تعلیم ☆ ترقی ☆ تعمیر

رہنمائے طلبۂ مدارس

شعبۂ دینی مدارس

sio

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

STUDENTS ISLAMIC ORGANIZATION OF INDIA

تعلیم ☆ ترقی ☆ تعمیر

(رہنمائے طلبۂ مدارس)

شعبہ دینی مدارس

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

نام	:	تعلیم ☆ ترقی ☆ تعمیر (رہنمائے طلبۂ مدارس)
صفحات	:	۱۷۶
سن اشاعت	:	۲۰۱۷ء
قیمت	:	۱۰۰ روپئے
باہتمام	:	شعبۂ دینی مدارس، ایس آئی او آف انڈیا
ناشر	:	وہائٹ ڈاٹ پبلیشرز D-300 ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلا نئی دہلی۔110025
مطبوعہ	:	زاویہ پرنٹ، نئی دہلی +91 9871124299

ملنے کے پتے

Maktaba Islami 2, Fatah Ali Complex, Near Chirayu Hospital, Malipura, Bhopal, MP - 462001 Ph-7552546552	**White Dot Publishers** D-300, Abul Fazl Enclave, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi -25 Ph: 011-26949817
Asad Book Depot 11-C, Yaqoot Ganj, Nakhas Kona, Dhal ke niche, Allahabad -211003 Ph: 9307408918	**SIO ZONAL OFFICE** 158/37, Darul Islam, Maulvi Ganj, Lucknow UP - 226018 Ph: 9628133093
Islamic Book Centre 02, Jamia Complex, Opp. City Jama Masjid, N. R. Road, Bangalore-560002 Ph-080-25928281	**Nejamia Book Centre** Courtest Samsi Book Centre Samsi, Malda, W.B. - 732139 Ph: 8145848138

☆ یہ کتاب www.sio-india.org پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

فہرست

پیش لفظ	عبدالودود	07
پیغام	نحاس مالا	11

باب اول: اقتباسات: علم و تعلیم

☆امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	14
☆مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	14
☆علّامہ حمید الدین فراہیؒ	15
☆علامہ شبلی نعمانیؒ	16
☆مولانا ابوالحسن علیؒ	17
☆علّامہ علامہ اقبالؒ	18
☆مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	18
☆مولانا محمد علی جوہرؒ	20
☆سر سید احمد خانؒ	20
☆ڈاکٹر ذاکر حسینؒ	21

باب دوم: زاویہ نظر

علوم شرعیہ اور اجتہاد	مولانا محی الدین غازی	22
سماج اور سماجی علوم	ڈاکٹر عمیر انس	26
سائنس کا اسلامی تناظر	ڈاکٹر محمد رفعت	32
ٹکنالوجی اور انجینئرنگ ایک اسلامی تجزیہ	انجینئر سید سعادت اللہ حسینی	39

اقتصادیات کا میدان اور ہماری ترجیحات	ڈاکٹر وقار انور	43
معاشی ترقی کے نئے محاذ	اتیچ عبدالرقیب	48
طالب علم: ملت کی امانت سے ملت کی امامت تک	خان یاسر	55

باب سوم: رہنما خطوط برائے کریئر کونسلنگ

جدول برائے کریئر	59
عصری علوم کے لئے درکار اہلیت	65
ملک کے چند معروف تعلیمی ادارے	65
بیرونِ ملک تعلیم کی راہیں	71
بیرون ملک کے چند معروف تعلیمی ادارے	72
فاصلاتی تعلیم	74
آن لائن ایجوکیشن	75

باب چہارم: ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

اسنادِ مدارس کی بنیاد پر دستیاب مواقع	76
سماجی علوم	
☆ تاریخ	80
☆ سیاسیات	83
☆ عمرانیات	85
☆ تعلیم	88
☆ صحافت	94
☆ قانون	96
☆ جغرافیہ	99

☆معاشیات	105
کامرس	110
سائنس	
☆ریاضیات اور شماریات	113
☆کیمیاء	115
☆حیاتیات	116
☆طبیعیات	120
طب	121
انجینئرنگ اور ٹکنالوجی	125
باب پنجم: مسابقاتی امتحانات: تعارف، اہلیت، مواقع	138
UPSC	141
Civil Services	143
SSC	146
NET	149
SET	150
GATE	151
CTET	152
TET	152
NEET	153
JEE	154
CET	155
باب ششم: اسکالرشپس فراہم کرنے والے ادارے	156

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد!

مدارس ملت اسلامیہ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ہندوستان میں مدارس اسلامیہ کی ایک روشن تاریخ رہی ہے اور اسلام کی نشرواشاعت میں ان کا کلیدی رول رہا ہے۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں اور اشاعت اسلام کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ اس وقت دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں مدارس قائم ہیں، جن سے لاکھوں کی تعداد میں طلبہ مستفید ہوتے ہیں اور فراغت کے بعد علم کی شمع سے دنیا کو منور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مدارس دینیہ کے قیام کا بنیادی مقصد کتاب وسنت اور ان سے ماخوذ علوم وفنون کی تعلیم وتعلّم، توضیح و تشریح، دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ ایسے افراد بھی تیار کرنا ہے جو الٰہی ہدایات کے مطابق معاشرے کی تشکیل نو کا فریضہ انجام دے سکیں، صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی رہ نمائی کر سکیں، انھیں حق و باطل کے فرق سے آگاہ کر سکیں اور جہنم سے بچا کر جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن سکیں۔

جب ہم مدارس کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی دور میں ان میں کوئی متعین نصاب تعلیم نہیں تھا، نہ ہی طلبہ کو کچھ مخصوص کتابوں کا مطالعہ کرایا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ بات بھی ہمارے سامنے آتی ہے کہ اس زمانے میں تعلیم کو دینی اور دنیاوی خانوں میں نہیں بانٹا گیا تھا، بلکہ طلبہ کو ان تمام علوم وفنون سے روشناس کرایا جاتا تھا جو اس دور میں رائج تھے۔ اس وقت کے مدارس کی یہی سب سے امتیازی خصوصیت تھی جس کی وجہ سے مسلمانوں نے تہذیب وتمدن کے میدان میں تمام قوموں کی امامت کی۔

ابتدائی دور کے جن فارغین مدارس نے اسلام کا علم بلند کیا وہ صرف قرآن اور حدیث کے علم تک محدود نہیں تھے، بلکہ تمام مروجہ علوم میں انھیں درک حاصل تھا۔ چنانچہ امام غزالیؒ نے فلسفۂ یونان کا تنقیدی

جائزہ لیا اور اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا اسی زبان میں مضبوط دلائل کے ساتھ جواب دیا۔ابن الہیثم، ابن النفیس، ابن رشد، بوعلی سینا، جابر بن حیان، ابوالقاسم الزہراوی وغیرہ کا تعلق ابتدائی دور کے مدارس سے تھا۔ان تمام لوگوں نے سائنسی علوم، علم طب، علم فلکیات، علم بصریات، ادب، فلسفہ، لسانیات اور منطق وغیرہ میں جو زبردست کارنامے انجام دیے ہیں وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

مدارس اسلامیہ کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس حقیقت کو بھی تسلیم کیا جانا چاہئے کہ موجودہ دور میں بہت سی کمیاں ان میں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ دینی مدارس کے نظام اور نصاب، دونوں میں ضرورتوں کی تکمیل کا تسلی بخش بندوبست نہیں ہے۔ بہت سے مدارس میں صرف نصابی سرگرمیاں حاوی ہیں، جس کی وجہ سے طلبہ میں تحقیقی رجحان کی کمی دکھائی دیتی ہے۔ کچھ مدارس میں غیر نصابی سرگرمیوں کا دائرہ تقریر کی مشق کی حد تک محدود ہے۔اس کے علاوہ طلبہ کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو مختلف وجوہات سے خود کو مسلکی اور گروہی زنجیروں میں قید کر لیتے ہیں۔ جو طلبہ خود مسلکی تعصب میں مبتلا ہوں، وہ عوام تک اتحاد کا پیغام کیسے پہنچائیں گے؟ مکمل دین کی اقامت کیسے کریں گے؟ پھر جو طلبہ واقعی دین کے علم کو اس دنیا میں بلند کرنا چاہتے ہیں، فراغت کے بعد معاشی مسائل ان کے لئے رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ ہر سال بڑی تعداد میں طلبہ مدارس سے فراغت حاصل کرتے ہیں لیکن معاشرے میں ان کا اثر و رسوخ بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ مدارس سے فراغت کے بعد طلبہ کی ایک بڑی تعداد مساجد کی امامت اور مدرسے میں تدریسی کام کے لیے رخ کرتی ہے۔ بلا شبہ مساجد کی امامت و خطابت ایک عظیم کام ہے، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر فارغین مدارس صرف مساجد اور مدارس کو ہی اپنا مرکز و محور بنا لیں گے تو معاشرے کے مختلف شعبوں کو کیا باطل طاقتوں کے حوالے چھوڑ دیا جائیگا؟ ان تمام مسائل پر اہل علم حضرات کو غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ دراصل مدارس کے پورے نظام و نصاب کے حقیقت پسندانہ تجزیہ کی اشد ضرورت ہے، تب کہیں جا کر مدارس محض پیشہ ورانہ درس گاہوں سے اوپر اٹھ کر دعوت نبوی کا علم بلند کر سکیں گے اور اعلیٰ اور اساسی اداروں کی حیثیت سے موجودہ دور میں اسلام کی نمائندگی اور الٰہی ہدایات کے مطابق سماج کی تشکیل نو کر سکیں گے۔

مدارس عصری تعلیم کے حصول سے بہت دوری اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آج بھی بہت سے ارباب مدارس عصری تعلیم کو فتنہ گردانتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ طلبہ کی اکثریت ان مضامین کو نہ صحیح طور سے جانتی ہے

اور نہ ہی انھیں اس بارے میں صحیح معلومات فراہم کی جاتی ہے۔آج یہ بات خود ارباب مدارس کے غور وفکر کرنے کی ہے کہ موجودہ دور میں مختلف سماجی وسائنسی علوم سے دوری طلبہ کے لئے نہ صرف معاشی بلکہ دعوتی اعتبار سے بھی خسارہ ثابت ہوسکتی ہے۔اگر وہ مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی نصاب میں داخل کریں تو نہ صرف یہ کہ وہ حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتر انداز میں دینی خدمات انجام دے سکیں گے، بلکہ معاشی طور پر بھی خوشحالی ان کے قدم چومے گی۔لہٰذا ضروری ہے طلبہ کی وقت پر صحیح رہنمائی کی جائے ،انھیں تعلیم کے مقصد حقیقی سے روشناس کرایا جائے اور Career Counselling کے ذریعہ انھیں اپنی دلچسپی کے میدان میں آگے بڑھانے میں مدد کی جائے۔

طلبۂ مدارس کے لیے عصری علوم حاصل کرنے میں کسی طرح کی رکاوٹ حائل نہیں ہے۔ اگر وہ یونیورسٹی کا رخ کرتے ہیں تو ان کے لیے کریئر بنانے کے کئی مواقع ہوتے ہیں،سماجی علوم یعنی تاریخ، سیاسیات،عمرانیات،تعلیم،صحافت،قانون،جغرافیہ،معاشیات،کامرس،سائنس یعنی ریاضیات اور شماریات، کیمیاء،حیاتیات،طبیعیات،طب،انجینئرنگ وغیرہ میں طلبۂ مدارس کے لیے بہترین مواقع ہیں۔

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا(SIO) اول روز سے ہی مدارس اسلامیہ کے لیے فکر مند رہی ہے۔تنظیم کی یہ کوشش رہی ہے کہ وہ طلبۂ مدارس کے اندر سماج اور سماجی مسائل کا شعور پیدا کرے،ان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھائے تاکہ وہ ملک وملت کی تعمیر میں اپنا مطلوبہ کردار ادا کرسکیں۔ مدارس کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے ایس آئی اوآف انڈیا نے ۲۰۱۴ میں ملکی سطح پر تقریباً ۵۰۰ مدارس کا ایک سروے کیا۔طلبۂ مدارس،ذمہ داران مدارس اور متعلقین مدارس سے مدارس کی صورت حال پر تفصیلی گفتگو کی۔اس صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ایس آئی اونے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ طلبۂ مدارس کے لیے ایک ’گائیڈ بک‘ تیار کی جائے،جس کے ذریعہ ان کی بہتر رہنمائی ہو۔طلبہ کو ان کے مقصد،مشن اور ذمہ داریوں سے واقف کرایا جائے اور مختلف میدانوں میں آگے بڑھنے کے لیے ان کی رہنمائی کی جائے۔تعلیم ☆ ترقی ☆ تعمیر (رہنمائے طلبۂ مدارس) ایس آئی اوآف انڈیا کی جانب سے طلبۂ مدارس کی رہنمائی کی ایک اہم کوشش ہے۔ ہم نے اس کتاب میں تعلیم کے مختلف میدانوں یعنی سائنس،کامرس اور آرٹس کی تفصیلی وضاحت کی ہے۔ ہر مضمون کا مختصر تعارف،اس کی اہمیت وافادیت، حصول تعلیم کے مراحل اور اس میدان میں کریئر کی کیا کیا صورتیں ہوسکتی ہیں،ان سبھی کا ذکر کیا ہے۔ساتھ

ہی اسکالرشپ فراہم کرنے والے کچھ اداروں کی تفصیلات بھی درج کی ہیں تاکہ معاشی مسائل طلبہ کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔طلبہ مدارس کے ساتھ ساتھ عصری علوم کے طلبا بھی اس سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

اس کتاب کے تیار کرنے میں جن مخلص احباب نے اپنا بیش قیمتی تعاون کیا ہے،ہم ان تمام کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔جزاھم اللہ۔اللہ ہمارا حامی وناصر ہو!

والسلام

عبدالودود

سکریٹری،ایس آئی او آف انڈیا

پیغام

نحاس مالا
صدر، اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

عزیز دوستو! اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اور ایک ایسے دین سے ہمیں سرفراز کیا ہے جو زندگی کے تمام گوشوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ پھر چاہے وہ سیاست کا میدان ہو یا معیشت کا، خاندانی زندگی ہو یا ذاتی ارتقاء ہر محاذ پر ہمیں وہ راہ دکھاتا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ صرف ان ہدایات کے مطابق عمل کرے بلکہ عمل کے ساتھ ساتھ اسلام کی ان اعلیٰ اخلاقی قدروں کو سماج میں نافذ کرنے کی جدوجہد بھی کرے جن سے ایک بہتر سماج کی تشکیل ممکن ہے۔

ذرا سوچئے!

آپ کو اس دنیا میں کیوں بھیجا گیا؟ مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ کی کیا ذمہ داری ہے؟ آپ کو اس دنیا میں کیا رول ادا کرنا ہے؟ کیا دنیا کے کروڑوں انسانوں کی طرح کچھ پڑھ لکھ لینا، کما لینا ہی آپ کا مقصد حقیقی ہے؟ یا کوئی عظیم نصب العین اور اعلیٰ وارفع مقصد آپ کے پیش نظر ہے؟

آپ معمار جہاں ہیں!

آپ خیر امت ہیں۔ آپ اللہ کے خلیفہ اور اس کے نائب ہیں۔ آپ قرآن حکیم کے علمبردار ہیں۔ آپ انبیاء کے وارث ہیں اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ اس دنیا کو اللہ کے احکام کی روشنی میں سلیقہ اور تہذیب عطا کرنا آپ کا مشن ہے۔ ظلم واستحصال، بدامنی اور ناانصافی کا خاتمہ آپ کا مقصد ہے۔ اسلام کی تعلیمات سے آپ کا براہ راست تعلق ہے۔ ایسے موقعہ پر دعوت دین کی عظیم ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ آپ نہ صرف اسلام کا صحیح شعور رکھتے ہیں بلکہ سماج کو صحیح شعور عطا کرنے کی قدرت بھی رکھتے ہیں۔ عصر حاضر کے تغیرات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ جہالت، انسانی حقوق کی پامالی، کرپشن، نفرت وفرقہ پرستی، بے حیائی وغیرہ جیسے غیر انسانی رجحانات آج کے دور کی معمولی باتیں بن

چکی ہیں۔ان حالات میں آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ حکمت اور دور اندیشی کے ساتھ ان مسائل کو سماج اور تعلیمی اداروں میں موضوع بحث بنائیں اور اپنی علمی و عملی کاوشوں کے ذریعہ انسانی سماج کو متاثر کریں۔

ایس آئی او کا تعارف:

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ دین اسلام کی دعوت وتبلیغ اور اس کے قیام میں ملت کے نوجوانوں اور طلباء پر امت مسلمہ کا جز ہونے کی بنا پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کے سلسلے میں وہ حسب استطاعت اس میں حصہ لے سکیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک صالح معاشرہ کے قیام اور ملک کی تعمیر و ترقی میں معاون و مددگار بننے کے لیے ان کی صلاحیتیں نشونما پائیں، ان کا شعور وا حساس بیدار ہو، اعلیٰ مقاصد کے لیے ایثار قربانی کا جذبہ ابھرے اور ان کی توانائیاں ملک سے برائیوں کو مٹانے اور بھلائیوں کو پروان چڑھانے کے لیے صرف ہوں اور ان کی کوششوں کا اصل محرک یہی ہو کہ پروردگار ہم سے راضی ہو جائے اور آخرت میں اس کی رضا وخوشنودی ہمیں نصیب ہو۔

مشن و مقاصد:

تنظیم کا مشن الٰہی ہدایات کے مطابق سماج کی تشکیل نو کے لئے طلبہ ونوجوانوں کو تیار کرنا ہے۔ اس کے لئے طلبہ ونوجوانوں کو اسلام کی دعوت دینا، طلبہ ونوجوانوں میں علم دین کی اشاعت اور دین کا شعور بیدار کرنا، طلبہ اور نوجوانوں کو آمادہ کرنا کہ اپنی انفرادی واجتماعی زندگی قرآن وسنت کے مطابق ڈھالیں، طلبہ اور نوجوانوں کو معروف کے فروغ اور منکر کے ازالہ کے لئے آمادہ کرنا، نظام تعلیم میں اخلاقی اقدار اور تعلیمی اداروں میں بہتر اخلاقی و تعلیمی ماحول کو فروغ ونشونما دینا، افراد تنظیم کی ہمہ جہت تربیت کرنا، ان کی صلاحیتوں کو نشونما دینا اور انھیں تحریک اسلامی کے لئے مفید تر بنانا وغیرہ شامل ہیں۔

طریقۂ کار:

تنظیم کی اصل رہنما اور اساس کار قرآن وسنت ہے۔ تنظیم اپنے کاموں میں اخلاقی حدود کی پابند ہوتی ہے۔ تنظیم اپنے اغراض ومقاصد کے لئے پرامن اور تعمیری طریقے اور تعلیم وتلقین اور نشر واشاعت کے معروف ذرائع اختیار کرتی ہے اور ان تمام امور سے اجتناب کرتی ہے جو صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت، طبقاتی کشمکش اور فساد فی الارض رونما ہوسکتا ہے۔

چنندہ تنظیمی پروگرام:

تعلیمی اداروں میں بہتر اخلاق کو فروغ دینا، اخلاقی برائیوں کے خلاف مہمات چلانا، طلبہ کی مدد کرنا اور انھیں اعلی سے اعلی تعلیم اچھے معیار کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے ممکنہ تعاون فراہم کرنا مختلف مذاہب کے طلبہ کے درمیان برادرانہ تعلقات استوار کرنا، بین المذہبی مذاکرات کا اہتمام کرنا اور اسلام کا پیغام اس کے حقیقی پس منظر میں پیش کرنا۔ طلبہ ونو جوانوں سے روابط قائم کرنا، لٹریچر کی تقسیم، درس قرآن، اجتماعات، لیکچرز، ووکیشنل کورسیز، مقابلہ جات، تحریر وصحافت وغیرہ کے ذریعہ ان کے اندر اسلام کا صحیح شعور اور جذبہ عمل پیدا کرنا۔ ہفتہ وار، ماہانہ، سالانہ خصوصی کمپنیوں اور اجتماعات کے ذریعہ کارکنان کی علمی، فکری روحانی، اخلاقی اور تنظیمی تربیت کرنا، ان کی صلاحیتوں کونشوونما دینا اور انھیں مستقبل میں ملک کی تعمیر میں اہم رول ادا کرنے کے لئے تیار کرنا۔ عوام میں تعلیمی بیداری لانے کے لئے کوشش کرنا اور منصوبہ بند طریقے سے تعلیمی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔ اخبارات ورسائل، نیوز لیٹر، ویب سائٹ وغیرہ جاری کرنا اور ان ذرائع کے استعمال سے طلبہ میں دعوت اسلامی کو فروغ دینا۔ طلبہ کے مسائل میں دلچسپی لینا اور ان کے حل کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا۔

امید ہے کہ ایس آئی او کے شعبہ مدارس کی جانب سے تیار کردہ یہ گائیڈ طلبہ مدارس کے دلوں کو گرمانے انہیں اپنی صلاحیتوں کی قدر کرنے اور اپنے مستقبل کے تئیں صحیح فیصلے لینے میں معاون ثابت ہوگی۔

اقتباسات

علم و تعلیم

امام شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

''علم تو میرا شوق اور جنون ہے۔ اس کا مقصد تو محض علماء اور دانشوروں سے استفادہ، معلومات کا حصول اور مسائل سے آگاہی ہے۔''

(ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم وتربیت: مناظر گیلانیؒ، جلد اوّل ص ۲۱۵)

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (بانیِ دارالعلوم دیوبند)

''اس دارالعلوم (دیوبند) کا تعلق عام مسلمانوں سے زائد سے زائد ہو، تاکہ یہ تعلق خود بخود مسلمانوں میں ایک نظم پیدا کرے، جو اِن کو اسلام اور مسلمانوں کی اصل شکل پر قائم رکھنے پر معین ہو۔'' (ماہنامہ الحق؛ اپریل ۱۹۹۰ ص ۵۷)

''اہلِ عقل پر روشن ہے کہ آج کل تعلیمِ علومِ جدیدہ بوجہِ کثرتِ مدارسِ سرکاری اس ترقی پر ہے کہ علومِ قدیمہ کو سلاطینِ زمانہ سابق میں بھی یہ ترقی ہوئی ہوگی۔ ایسے وقت میں رعایا کو مدارسِ علومِ جدیدہ کا بنانا تحصیل حاصل نظر آتا ہے۔ زمانِ واحد میں علومِ کثیرہ کی تحصیل سب علوم کے حق میں باعثِ نقصانِ استعداد ثابت ہوتی ہے، اس کے (یعنی دارالعلوم سے فراغت کے) بعد طلباءِ مدرسہِ ھٰذا، مدارسِ سرکاری میں جا کر علومِ جدیدہ کو حاصل کریں، تو ان کے کمال میں یہ بات زیادہ مفید ہوگی۔'' (ماہنامہ الحق؛ اپریل ۱۹۹۰ ص ۵۹)

علّامہ حمید الدین فراہیؒ (مفسر قرآن و سابق ناظم مدرسۃ الاصلاح)

''تعلیم حاصل کرنے کے لئے تفقہ فی الدین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں دین میں فہم و بصیرت حاصل کرنا اور تعلیم دینے کے لئے انذار کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں ڈرانے، ہوشیار کرنے اور خاص طور پر آخرت کی زندگی کی تیاریوں کے لئے بیدار کرنے کے ہیں۔ یہ دونوں لفظ اسلام میں تعلیم کا جو اصل مقصد ہے اس کے لحاظ سے استعمال ہوئے ہیں۔ اسلام میں تعلیم و تعلّم کا اصل مقصد دین میں بصیرت حاصل کرنا اور آخرت کی فلاح کے لئے اپنی اور دوسروں کی تربیت کرنا ہے۔ باقی چیزیں سب ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اور اسی نصب العین کے تابع ہیں۔'' (تدبّر قرآن، جلد سوم ص ۲۵۱)

''حقیقت یہ ہے کہ صدر اوّل کے مبارک دور کے بعد مسلمانوں نے اپنی سب زیادہ عزیز متاع جو کھوئی ہے وہ صحیح مذہبی تعلیم ہے۔ اگر ہم اس تعلیم پر قائم رہتے، تو ہمارے جیب و دامن ان ثمرات و برکات سے خالی نہ ہوتے جس سے دورِ اوّل کا گوشہ گوشہ معمور تھا۔ جب سطحِ ارضی ایک ہمہ گیر تاریخ میں روپوش تھی تو خدا نے قرآن ہی کے ذریعہ اس میں اُجالا کیا، اور آج بھی جب کہ اسلام غربتِ اولیٰ میں مبتلاء ہو گیا ہے، اور خدا کے بندوں پر خدا کی کھولی ہوئی راہ گُم ہو گئی ہے؛ تو قرآن ہی کی روشنی میں اس بند دروازے کو کھولا جا سکتا ہے۔ پس دینی تعلیم کی اصل راہِ عمل یہ ہے کہ قرآن کو اس کا اصل مقام دیا جائے، اور وہ یہ ہے کہ قرآن ہمارے تمام علم و عمل کا سر چشمہ ہو۔ سب سے پہلے ہم وہ جانیں جس کی ہمیں وہ تعلیم دیتا ہے اور ہم وہ کریں جس کا وہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ علم و عمل کی ہر شکل میں سب سے پہلے ہم یہی دروازہ کھٹکھٹائیں۔ وہ ہماری رہبری کرے گا۔ اگر اس کا کوئی اشارہ ہم پر مخفی رہ جائے تو ہم اس ذاتِ گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کی طرف رجوع کریں، جس کی پاک اور مقدّس سیرت، اس کی عملی شرح و تفسیر ہے۔ اگر یہاں بھی کوئی ابہام رہ جائے تو اس سیرتِ پاک کے مقدّس حاملین یعنی صحابہ کرام، تابعینِ عظّام، ائمہ انام کے اقوال و اعمال میں اپنے دل کی تشفی ڈھونڈیں کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا اور کیا اسی نورِ الٰہی اور نورِ نبوّت سے ماخوذ ہے۔ اس اصلِ عظیم کو پیشِ نظر رکھ کر آپ تمام دینی مدارس پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ کتابِ الٰہی ہر جگہ متروک اور مہجور ہے۔ نصابوں کی

جدولیں منطق وفلسفہ اورعلمِ کلام کی کتابوں سے اَٹی ہوئی ہیں، مگر سرچشمہ علم یعنی قرآن کا کہیں پتہ نہیں۔ اگر کچھ اعتناء ہے تو صرف اس قدر کہ جلالین اور بیضاوی کے چند پارے تبدیلِ ذائقہ کے لئے پڑھا دئے جاتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کی ذہنی حالت بالکل برباد ہوگئی۔ وحی الٰہی کا سررشتہ ہاتھوں سے چھوٹ گیا اور یہود کی طرح مسلمان بھی خدا کی کتاب کی بجائے یونانیات اور اسرائیلیات کے ٹونوں اور ٹوٹکوں میں پھنس گئے۔ کتابِ الٰہی مہیمن اور حکم تھی، اور اب بھی ہے۔ یہی وہ فرقان ومیزان ہے جس سے ہم کھرے کھوٹے کی تمیز کرسکتے تھے۔ اس سے لاپرواہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمیز اور معرفت برباد ہوگئی۔ اور پھر یہ ہوا کہ جس کے ہاتھ جو کتاب لگی وہ صحیفہ آسمانی بن گئی، الگ الگ فرقے قائم ہوگئے۔''

(مدرسۃ الاصلاح کا دستور؛ مطبوعہ ۱۹۸۵، ص ۱۳)

علّامہ شبلی نعمانیؒ (مصنف، مورخ)

''اگر خدانخواستہ مسلمان مغربی تعلیم میں ذرا بھی پیچھے رہ جائیں تو ان کی ملکی اور قومی زندگی دفعتاً برباد ہوجائیگی۔'' (مقالات شبلی؛ جلد سوم، ص ۱۴۶)

''لیکن ظاہر ہے کہ اس طریقہ تعلیم میں ہماری مذہبی اور قومی خصوصیات کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس میں نہ مذہبی تعلیم ہے نہ قومی تاریخ سے کچھ واقفیت ہوسکتی ہے، نہ اسلامی اخلاق اور مسائلِ اخلاق کا علم ہوسکتا ہے۔'' (مقالات شبلی؛ جلد سوم، ص ۱۵۶)

''یہ ہم نے بار بار کہا ہے، اور اب پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے لئے نہ صرف انگریزی مدرسوں کی تعلیم کافی ہے نہ قدیم عربی مدرسوں کی۔ ہمارے درد کا علاج معجونِ مرکب ہے جس کا ایک جز مشرقی ہے اور دوسرا مغربی۔'' (مقالات شبلی؛ جلد سوم، ص ۱۶۳)

''اب تجربہ کار لوگ تسلیم کرتے جاتے ہیں کہ اسلامی بورڈنگ بنانا زیادہ مفید ہے، جس میں اخلاقی اور مذہبی تربیت ہو۔ باقی تعلیم تو کسی اسکول میں حاصل کریں گے۔''

(مکاتیبِ شبلی؛ جلد اول، ص ۴۵)

’’اس بناء پر قومی ترقی اس وقت ہوسکتی ہے جب ترقی کے ساتھ مذہب بھی قائم رہے۔ ورنہ اگر مذہبی حالت درست نہ رہی تو یہ ترقی کسی اور قوم کی ترقی ہوگی، مسلمانوں کی نہ ہوگی۔ اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ ترقی کی اصل بنیاد تعلیم ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جدید تعلیم مذہب سے خالی ہے اور قدیم تعلیم دنیاوی ترقی کے لئے کارآمد نہیں۔‘‘

(روداد ندوہ؛ مارچ۔ ۱۹۰۷)

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ (داعیِ اسلام وسابق ناظمِ ندوۃ العلماء)

’’دین ایک ابدی حقیقت ہے جس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں، لیکن علم ایک پھلنے اور پھولنے والا درخت ہے جس کا نشوونما برابر جاری رہے گا۔‘‘

(ندوۃ العلماء: ایک جامع دبستانِ فکر ومکتبِ خیال؛ ص ۴)

’’اب نئے علوم ہیں، نئے مسائل ہیں، نئی تحقیقات ہیں۔ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے علماء ان نئی چیزوں سے واقف ہو کر اسلام کی نئی مشکلات کا حل نکالیں اور نئے شبہات کا تحقیقی جواب دیں۔ ندوۃ العلماء کا تخیل وہ معتدل متوازن تخیل ہے جو، اب بھی اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ دینی تعلیم کو زندگی کی ایک نئی قسط ادا کرے اور اس کے ذریعہ سے ملتِ قدیم وجدید کی اس کشمکش اور دو برسرِ پیکار طبقوں کی آویزش سے نجات پائے۔‘‘

(ندوۃ العلماء: ایک جامع دبستانِ فکر ومکتبِ خیال؛ ص ۶)

’’دارالعلوم ندوۃ العلماء کی بنیاد اس ابدی دین کے؛ جو نا قابلِ تبدیلی ہے، اور اس نمو پذیر علم کے اجتماع پر رکھی گئی تھی، جو جامد اور مُتحجّر نہیں ہوتا۔ یہاں عقیدہ کی پختگی میں فولاد کی صلابت اور علوم نافعہ کی تحصیل میں ریشم کی نرمی اور ملائمیت کو جمع کیا گیا تھا؛ کہ جس کے نتیجہ میں ایک عالمِ دین عقائد وعبادات کے سلسلے میں ایک اٹل پہاڑ، اور دوسری طرف علم وتحقیق اور پیش بینی میں ایک رواں دواں اور شیریں چشمہ ہو۔ وہ ایک طرف نصوصِ دین اور اسکی عزیمتوں کے لئے سرحد کا محافظ اور امانت کا نگراں ہو، تو دوسری جانب دین کی تفہیم وتبلیغ کے سلسلے میں

ایک پرجوش مجاہد اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس سپاہی ہو، عصرِ جدید کے جائز تقاضوں کو پورا کرنے میں کسی جمود اور بے جا عصبیت کا بھی شکار نہ ہو۔''

(ندوۃ العلماء: ایک جامع دبستانِ فکر ومکتبِ خیال؛ص ٦)

علاّمہ اقبالؒ (فلسفی، شاعرِ مشرق)

''علم سے میری مراد وہ علم ہے جس کا دارومدار حواس پر ہے۔ عام طور پر میں نے علم کا لفظ ان ہی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اس علم سے ایک طبعی قوت ہاتھ آتی ہے جس کو دین کے ماتحت رہنا چاہئے۔ اگر دین کے ماتحت نہ رہے تو محض شیطانیت ہے۔ یہ علم، علمِ حق کی ابتداء ہے۔

علم بے عشق است طاغوتیاں
علم با عشق است لاہوتیاں

(اقبال کا فلسفۂ تعلیم؛ص ٩٩)

''اگر آپ آج اسلام کا بہ نظرِ عمیق مطالعہ کریں اور اس کے دائمی قوت بخش نظریات سے احساس وجذبات اخذ کریں تو آپ دراصل اپنی بکھری ہوئی قوتوں کو مجتمع کریں گے، اپنی گم شدہ سالمیت پالیں گے اور اس طرح خود کو کامل تباہی سے بچالیں گے۔''

(صدارتی خطبہ؛ ١٩٠٣)

مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ (مصنف ومفکرِ اسلام)

''علم سے کیا مراد ہے، اور اس میں آگے بڑھنے اور پیچھے رہ جانے کا مفہوم کیا ہے، اس مسئلہ کا حل سمع، بصر اور فواد کے الفاظ میں پوشیدہ ہے۔ کلامِ الٰہی میں یہ تینوں لفظ مجرد سننے، دیکھنے اور سوچنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوئے ہیں بلکہ سمع سے مراد دوسروں کی فراہم کردہ معلومات حاصل کرنا ہے۔ بَصر سے مراد خود مشاہدہ کرکے واقفیت بہم پہنچانا ہے۔ اور فواد سے مراد ان دونوں ذرائع سے حاصل کی ہوئی معلومات کو مرتّب کرکے نتائج اخذ کرنا ہے۔ اِنہیں تین چیزوں سے مل کر وہ علم بنتا ہے جس کی قابلیت انسان کو دی گئی ہے۔ بر سبیلِ اطلاق

اگر دیکھا جائے تو تمام انسان ان تینوں قوتوں سے کام لے رہے ہیں اور اسی وجہ سے مخلوقاتِ ارضی پر خلیفانہ تسلّط ہر انسان کو حاصل ہے۔'' (تعلیمات، ص۶۹)

''مجھے کوئی قوم ایسی معلوم نہیں جس نے اپنا نظامِ تعلیم خالص معروضی بنیادوں پر قائم کیا ہو اور اپنی نسلوں کو بے رنگ تعلیم دینے کی کوشش کی ہو۔ اسی طرح مجھے ایسی بھی کوئی قوم معلوم نہیں ہے جو دوسروں سے اس کا نظامِ تعلیم جوں کا توں لے لیتی ہو اور اپنی تہذیب کا کوئی رنگ اس میں شامل کئے بغیر اس سانچے میں اپنی نئی نسلوں کو ڈھالتی چلی جاتی ہو۔''

(تعلیمات، ص ۲۴۲)

''اس نظامِ تعلیم کو کس نام سے یاد کروں جو پندرہ بیس سال کی مسلسل دماغی تربیت کے بعد بھی انسان کو اس قابل نہیں بناتا کہ وہ اپنی قوتوں اور قابلیتوں کا کوئی مصرف اور اپنی کوششوں کا کوئی مقصود معین کر سکے بلکہ زندگی کے لئے کسی نصب العین کی ضرورت ہی محسوس کر سکے۔ یہ انسانیت کو بنانے والی تعلیم ہے یا اس کو قتل کرنے والی؟ بے مقصد (Aimless) زندگی بسر کرنا تو حیوانات کا کام ہے۔ اگر آدمی بھی صرف اس لئے جئے کہ جینا ہے، اور اپنی قوتوں کا مصرف بقاء و تناسل کے سوا کچھ نہ سمجھے، تو آخر اس میں اور دوسرے حیوانات میں کیا فرق رہا؟'' (تعلیمات؛ خطبہ تقسیمِ اسناد)

''اگر نظامِ تعلیم افرادِ قوم کو مسلمان بنانے والی نہ ہو تو محض قانونی نظام کے نفاذ سے اسلامی معاشرے کی تشکیل کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا... اس بناء پر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری پوری معاشرتی زندگی اسلام کے مطابق ہو۔ ہماری حکومت کی نمایاں پالیسیاں اسلام کے مطابق ہوں اور حکومت کے سارے معاملات صحیح اسلامی خطوط پر انجام پائیں۔ اس مقصد کے لئے یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ سروس کی ٹریننگ کے تمام اداروں کا تعلیمی و تربیتی ڈھانچہ تبدیل کیا جائے۔'' (گفتار و افکار؛ بی بی سی سے انٹرویو، ص ۱۸۸)

مولانا محمد علی جوہرؒ (اولین شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ)

''ہمارا مطمحِ نظر ہمیشہ یہ رہا ہے کہ ہم اپنی درسگاہوں سے ایسے نوجوان تیار کریں جو نہ صرف حسبِ معیارِ زمانہ حال تعلیم وتربیت یافتہ شمار کئے جانے کے مستحق ہوں بلکہ صحیح معنوں میں ایسے مسلمان ہوں کہ جن میں اسلام کی روح سرایت کرگئی ہو اور جو اپنے مذہب کی تعلیمات سے اس قدر بہرہ اندوز ہوں کہ مبلغینِ اسلام کے دستوں میں دوسروں کی امداد سے مستغنی ہوں اور بے نیاز ہوکر اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔'' (روزنامہ ہمدرد: ۳۰/ اکتوبر ۱۹۲۵)

''طلبہ میں دینی جذبہ پیدا کیا جائے اور انہیں دین سے کماحقّہ واقفیت دلائی جائے۔ تعلیم کو زیادہ موئثر بنانے کے لئے ذریعہ تعلیم مادری زبان کو بنایا جائے۔ پیشہ ورانہ تعلیم کو تعلیمی اسکیم کا ایک جز بنایا جائے۔'' (روزنامہ ہمدرد: ۱۸/جنوری ۱۹۲۸)

سر سید احمد خانؒ (بانیِ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)

''میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انگلستان میں جب میں نے کوئی عمدہ چیز دیکھی، جب کبھی عالموں اور مہذب آدمیوں کو دیکھا، جب کبھی علمی مجلسیں دیکھیں، یہاں تک کہ جب کبھی کسی خوبصورت شخص کو دیکھا؛ مجھ کو ہمیشہ اپنا ملک اور اپنی قوم یاد آئی اور نہایت رنج ہوا کہ ہائے ہماری قوم ایسی کیوں نہیں؟ جہاں تک ہوسکا، ہر موقع پر میں نے قومی ترقی کی تدبیروں پر غور کیا۔ سب سے اوّل یہی تدبیر سوجھی کہ قوم کے لئے قوم ہی کے ہاتھ سے ایک مدرستہ العلوم قائم کیا جائے؛ جس کی بناء، آپ کے شہر میں اور آپ کے زیرِ سایہ پڑی ہے۔''

(لکچر، حیاتِ جاوید، ص ۱۸۷)

''مجھ کو اس بات کا رنج ہے کہ میں اپنی قوم میں ہزاروں نیکیاں دیکھتا ہوں پر ناشائستہ، ان میں نہایت دلیری اور جرأت پاتا ہوں پر خوفناک، ان میں نہایت قوی استقلال دیکھتا ہوں پر بے ڈھنگا، ان کو نہایت دانا اور عقلمند پاتا ہوں پر اکثر مکر وفریب اور زُور سے ملے ہوئے۔

ان میں صبر و قناعت بھی اعلیٰ درجے کی ہے مگر غیر مفید اور بے موقع۔ پس میرا دل جلتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر یہی ان کی عمدہ صفتیں عمدہ تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو جاویں تو دین اور دنیا، دونوں کے لئے کیسی کچھ مفید ہوں۔'' (تہذیب الاخلاق: یکم شوال ۱۲۸۹ھ)

''طلبہ کے اخلاق و مذہبی خیالات درست رکھنے کو، فرائضِ منصبی ادا کرنے کو، اس ماحول کے ساتھ ایک یا دو مقدس باوقار پاکیزہ صفت، پاکیزہ صورت، سمجھدار، مقدس عالم رکھنا چاہئے جن کا رعب لوگوں کے دلوں پر ہو، تاکہ اس کے فیضِ محبت سے ان کی طبیعتیں از خود نیکی و دین داری کی طرف مائل ہوں۔'' (حیاتِ جاوید؛ ص ۴۴۹)

ڈاکٹر ذاکر حسینؒ (سابق صدرِ جمہوریہ ہند)

''ہمارے ماہرینِ تعلیم اگر نیک نیتی سے ہندوستان کی تعلیم کا نظام بنائیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ مسلمانوں کی اس خواہش کو خوشی سے قبول کرلیں گے کہ وہ اپنی تعلیم کی بنیاد اپنے تمدّن پر رکھیں؛ کہ صحیح تعلیم اور صحیح سیاست دانوں کا یہی تقاضا ہے۔''

(کاشی ودیا پیٹھ کا خطبہ 'قومی تعلیم'، ۱۴/اگست ۱۹۳۵؛ تعلیمی خطبات)

''آپ مجھے معاف فرمائیں اگر اس معزّز مجمع کے سامنے میں صفائی سے یہ بات پیش کروں کہ مسلمانوں کو جو چیز متّحدہ ہندوستانی قومیت سے بار بار الگ کھینچتی ہے؛ اس میں جہاں شخصی خودغرضیاں، تنگ نظری اور دیس کے مستقبل کا صحیح تصوّر نہ قائم کرسکنے کو دخل ہے، وہاں اس شدید شبہے کا بھی بڑا حصّہ ہے کہ قومی حکومت کے تحت مسلمانوں کی تمدّنی ہستی کے فنا ہونے کا ڈر ہے اور مسلمان کسی حال میں یہ قیمت ادا کرنے پر راضی نہیں۔ اور میں بحیثیتِ مسلمان ہی نہیں، سچّے ہندوستانی کی حیثیت سے بھی اس پر خوش ہُوں کہ مسلمان اس قیمت کے ادا کرنے پر تیار نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مسلمانوں کو جو نقصان ہوگا، سو ہوگا، خود ہندوستان کا تمدّن پستی میں کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا۔''

(کاشی ودیا پیٹھ کا خطبہ 'قومی تعلیم'، ۱۴/اگست ۱۹۳۵؛ تعلیمی خطبات)

زاویہ نظر

علوم شرعیہ اور اجتہاد

مولانا محی الدین غازی
عمید کلیۃ القرآن، الجامعہ الاسلامیہ شانتاپورم، کیرالا

عصری درس گاہوں میں جو ذہین اور باہمت طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور اپنے علم کی دنیا میں اونچا مقام حاصل کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، ان کا اونچا نشانہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس علم میں اضافہ کرنے والے بن جائیں۔ دنیائے علم وسائنس کے بڑے بڑے انعامات واعترافات ان کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں جو علم وسائنس کے سفر کو آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کریں۔ عصری درس گاہوں میں ذہین اور باہمت طلبہ پر یہ حقیقت واضح رہتی ہے کہ علم اور سائنس کا سفر جاری ہے، اور اس سفر کو آگے بڑھانے والے انسانوں کے محسن اور قدر واحترام کے مانے جاتے ہیں۔

ہر نوجوان کی طرح دینی مدارس میں پڑھنے والے طلبہ بھی مستقبل میں کچھ بننے کا خواب دیکھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ کیا خواب دیکھتے ہیں؟ اس سوال پر جب ہم غور کریں تو پاتے ہیں کہ دینی درس گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے ذہنوں میں کسی طرح یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ وہ جس علم کے خوشہ چیں ہیں، اس علم میں اضافے کی اب کوئی گنجائش نہیں ہے، اور اس میں اضافہ کرنے کے لئے جس مجتہدانہ صلاحیت اور علمی مقام کی ضرورت ہے، اس صلاحیت کا حصول اور اس مقام تک رسائی بھی اب کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس تصور کے ذہنوں میں بیٹھ جانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کے سامنے حصول علم کے حوالے سے کوئی اعلی ہدف نہیں رہ جاتا، ماضی میں انجام پانے والی تحقیقات واجتہادات سے واقفیت

ہی ان کا سب سے بڑا ہدف قرار پاتا ہے جو ظاہر ہے کہ بہت بڑا اور بہت حوصلہ افزا ہدف نہیں ہے۔

علم کے میدان میں اترنے والے شخص کے سر میں جب تک یہ سودا نہیں سمائے کہ اسے اس میدان میں کچھ نئے کارنامے انجام دینے ہیں اور کچھ نئی فتوحات حاصل کرنی ہیں، اور اس سفر کو کچھ اور آگے بڑھانا ہے، اس وقت تک وہ اس میدان کا شہ سوار بن ہی نہیں سکتا ہے۔ نہ اس کے دل میں حوصلوں کی گرمی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ روح میں کچھ کر دکھانے کی تڑپ پیدا ہو سکتی ہے۔

ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا شرعی علوم میں اس قدر عبور حاصل کر لینا ممکن ہے کہ ایک طالب علم مجتہد کے مقام تک پہونچ جائے؟

اس سوال کے سلسلے میں عام خیال یہ ہے کہ اس زمانے میں مجتہد بن جانا ممکن نہیں ہے۔ یہی خیال علمی ترقی کے سفر کی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ عظیم مفکر و مفسر علامہ محمد رشید رضا کا خیال ہے کہ اس دور میں مجتہد بننا اسی طرح ممکن ہے جس طرح اس دور میں عصری علوم میں اونچا مقام حاصل کرنا ممکن ہے۔ وہ بڑی جرات کے ساتھ لکھتے ہیں: ''میں کہتا ہوں کہ جس اجتہاد کا ہمارے اہل علم تذکرہ کرتے ہیں، اور جس کے لئے متعدد علوم میں مہارت کو ضروری قرار دیتے ہیں اس اجتہاد کے مقام پر پہنچنا اور اس کے لئے مطلوبہ علوم پر عبور حاصل کرنا دشوار کام نہیں ہے، اور اس دور کی زندہ قوموں کے سائنس داں اور ماہرین علوم اپنے اپنے میدانوں میں اونچا مقام حاصل کرنے کے لئے جس قدر محنت کرتے ہیں، اس سے سخت محنت اجتہاد کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے درکار نہیں ہے۔ اس حقیقت کے باوجود تقلید کے علم بردار علماء نے اجتہاد کے مقام تک پہنچنے سے روک رکھا ہے۔ اس پابندی کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ کے دلوں میں اس مقام کے حصول کا شوق پیدا نہیں ہوتا، اور نہ اس کے حصول کا خیال آتا ہے''۔ (تفسیر المنار)

محسوس ہوتا ہے کہ امت میں عظیم لوگوں کی قدر کرانے کا رجحان اتنا زیادہ غالب ہے کہ خود عظیم بننے کا خواب دیکھنے کی نوبت نہیں آتی ہے۔ کم سنوں کے ذہنوں میں یہ نہیں بٹھایا جاتا کہ تم بزرگ جیسے بن سکتے ہو، اس کے بجائے یہ بٹھایا جاتا ہے کہ بزرگوں کا مقام اتنا بلند ہے کہ تم اس مقام تک کبھی نہیں پہنچ سکتے، اس لئے تمہاری معراج یہ ہے کہ بزرگوں کے مقام کی قدر کرتے رہو، اس قدر و عقیدت کے نتیجے میں جو برکت تمہیں حاصل ہو جائے وہی تمہاری اعلی ترین منزل ہے۔

ہمارے دینی مدارس میں طلبہ کو یہ ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ تم کسی بھی درجے میں مجتہد نہیں بن سکتے، تمہارے سامنے ایک ہی راستہ ہے، اور وہ یہ کہ مقلد عالم بن جاؤ، مقلد عالم نہیں بن سکو گے تو مقلد عامی رہ

جاؤ گے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ مقلد عالم بننے کی کوشش کرو۔ چنانچہ نصاب تعلیم سے لے کر نظام تربیت تک سب کچھ ایک مقلد عالم تیار کرتے ہیں، مجتہد بننے کا خواب کیا دکھایا جاتا، اس کے تو امکان ہی سے انکار کردیا جاتا ہے۔

دوسری طرف کچھ لوگ امت میں اجتہاد کا دروازہ کھولنے کے جوش میں اس زعم کے شکار ہوجاتے ہیں کہ اجتہاد کے لئے متعدد علوم سے گہری واقفیت ضروری نہیں ہے، اس طرح کی شرطیں غیر ضروری ہیں اور اجتہاد کا دروازہ بند کردینے والی ہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی علم میں اجتہاد اور اضافے کے مقام پر پہنچنے کے لئے بہت سے علوم سے گہری واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ جو لوگ علوم میں مہارت کے بغیر اجتہاد کرنے کی وکالت کرتے ہیں وہ نہ اجتہاد کی حقیقت سے واقف ہوتے ہیں اور نہ ہی علوم کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوتے ہیں۔ دراصل بہت سے علوم میں مہارت کی ضرورت کو تسلیم کرنے کے بعد یہ بھی ماننا چاہئے کہ ان علوم میں مطلوبہ مہارت اس دور میں بھی ممکن ہے۔ بڑی غلطی اس وقت ہوتی ہے جب تقلید کی وکالت کے جوش میں لوگ مذکورہ علوم میں مہارت کو ناممکن قرار دے دیتے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ اجتہاد کے لئے درکار علوم میں مہارت ضروری بھی ہے اور ممکن بھی ہے۔

شرعی علوم کے طلبہ کو اپنے میدان کی بلند ترین منزل نظر آنی چاہئے کہ وہ اجتہاد کے مقام پر پہنچنا ہے، اور انہیں اس کا راستہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ وہ ضروری اور مطلوبہ علوم پر عبور حاصل کریں۔ انہیں ترغیب دی جائے کہ وہ ان علوم کے حصول کے لئے کوشاں ہوجائیں، اور یہ بھی بتایا جائے کہ ان علوم میں مہارت ممکن ہے۔ یہ مہم دشوار تو ہے لیکن ناممکن نہیں ہے، اور نہیں بھولنا چاہئے کہ دشواریوں کا سامنا کرنے والے ہی عظیم فتوحات کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ بلند ہمت اور مضبوط ارادے والے دشواریوں کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے ہیں۔

یاد رہے کہ مجتہد وہ بھی ہے جو فقہ و شریعت کے بہت سے ابواب میں اجتہاد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اور مجتہد وہ بھی ہے جو کسی ایک موضوع پر مجتہدانہ رائے رکھنے کی صلاحیت حاصل کرچکا ہو۔ تخصص کے اس دور میں اس طرح کے مجتہدوں کی بھی بہت زیادہ اہمیت اور ضرورت ہے، جو علوم و معارف میں زبردست مہارت حاصل کرلینے کے بعد کسی ایک مسئلہ یا موضوع میں تخصص کا امتیازی مقام حاصل کرکے امت کی مناسب ترین اور بھرپور رہنمائی کرسکتے ہوں۔

علوم میں مہارت حاصل کرنے کی جانب مدارس کے طلبہ کی سست رفتاری ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ان کے

ذہنوں میں کہیں سے یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ شرعی علوم میں مہارت حاصل کرنے کے لئے ایک لمبی عمر درکار ہے، اور مدرسہ کی طالب علمی والی زندگی میں یہ مہارت حاصل کرلینا نہ ممکن ہے اور نہ ہی مطلوب ہے۔ یہ مہارت بس اسی شخص کے حصہ میں آسکتی ہے جو مدرسے سے فارغ ہونے کے بعد برسہا برس پڑھنے پڑھانے سے وابستہ رہے۔ اس غلط تصور کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مدرسہ میں آٹھ دس سال کا طویل عرصہ عبارتیں حل کرنے اور کتابیں پڑھنے میں تو گزرتا ہے، اور مسند تدریس کی رونق بھی قابل دید ہوتی ہے؛ لیکن اس عرصہ کے دوران علوم و معارف میں مہارت حاصل نہیں ہو پاتی۔ طلبہ خوشی خوشی سند فراغت لے لیتے ہیں اور اساتذہ اطمینان سے رخصت کردیتے ہیں۔ دونوں ہی یہ سوچتے ہیں کہ آگے چل کر اگر کسی طالب علم کو مزید کئی برس پڑھنے پڑھانے کا موقعہ ملا تو شاید وہ کچھ ماہر و فاضل بن سکے۔ زندگی کا سنہری دور بے نتیجہ گزر جانے کے بعد کس کو کتنے مواقع میسر آتے ہیں، یہ کون جانتا ہے؟

طلبہ اور اساتذہ کے سامنے یہ حقیقت بے نقاب ہوجانی چاہئے کہ مدرسے کی آٹھ دس سال پر مشتمل یہ طویل مدت علوم و معارف میں مہارت حاصل کرلینے کا اصل اور سنہری موقعہ ہے۔ علم میں کمال کے حصول کے لئے تو طویل زندگی بھی ناکافی ہے، لیکن مہارت حاصل کرنے کے لئے آٹھ دس سال کا عرصہ بہت ہوتا ہے، شرط یہ ہے کہ طلبہ اور اساتذہ کے ذریعہ اس مدت کا بہترین اور بھرپور استعمال ہو۔ طلبہ کے اندر مدرسہ کی زندگی میں قدرے مہارت حاصل ہوجائے گی تو مدرسہ کے بعد کی زندگی میں اجتہاد کے سفر کو طے کرنا آسان ہوجائے گا۔

مفسر قرآن علامہ مصطفی فراغی لکھتے ہیں: ''شرعی علوم کے تعلیمی اداروں کے شایان شان نہیں ہے اس طرح کی بات کہنا کہ ان اداروں میں لغت، منطق، کلام اور اصول کے جو سارے علوم پڑھائے جاتے ہیں، وہ نہ عربوں کے اسلوب خطاب کو سمجھنے کے لائق بناتے ہیں، اور نہ دلائل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر یہی امر واقعہ ہے تو پھر ان اداروں میں جو عمریں لگائی جارہی ہیں اور جو دولت صرف کی جارہی ہے وہ سب ضائع ہورہی ہے''۔

اونچی منزل کا شوق، دشوار راہوں سے گزرنے کا حوصلہ اور دن رات انتھک محنت کا جذبہ اگر طالب علم کے دل میں پیدا ہوجائے، تو آج بھی ایک مجتہد نہیں بلکہ مجتہدین کی بڑی جماعت وجود میں آسکتی ہے۔ اس وقت اسلامی امت اور اسلامی علوم کو مجتہدین کی ایک بڑی جماعت کی ضرورت ہے۔ علم و حکمت اور فکر و فقہ کے کسی میدان میں مجتہد بن جانا ہی ایک طالب علم کا سب سے شاندار کریئر ہوسکتا ہے۔

زاویہ نظر

سماج اور سماجی علوم

ڈاکٹر عمیر انس
ریسرچ فیلو، انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرس

قرآن مجید میں انبیاء کے تذکرہ کے ساتھ ہی ان کی مخصوص قوم، اس کے بتوں اور اس کی ثقافت کا بھی ذکر آیا ہے۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اللہ نے ہر قوم میں اپنے نبی بھیجے، جو اسے اس قوم کی اپنی زبان میں مخاطب کرتے۔ اللہ رب العزت نے ہر جگہ، مختلف کلچر اور زبان کے لیے الگ نبی یا رسول بھیجے۔ اسی طرح نبیوں کو درپیش مسائل اور موضوعات تبدیل ہوتے رہے: جیسے کہیں پر ناپ تول میں کمی کا مسئلہ درپیش رہا، کہیں پر مسافروں کو لوٹنے کی لعنت زیادہ توجہ طلب ہوتی، کہیں پر بدفعلی کی ممانعت تو کہیں لڑکیوں کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کی ضرورت پر زور ہوتا۔ غرض ایشوز مختلف ہوا کرتے ہیں اور اس اعتبار سے اندازِ تخاطب بھی۔ انبیا نے اپنی جدوجہد کی شروعات معاشرہ کو دھیان میں رکھ کر کی (انہیں بذریعہ وحی سمجھایا گیا کہ تم اس قوم میں جاؤ تو اس کے مسائل یہ ہیں)۔ اسی طرح اللہ کے رسولؐ نے معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تو ان سے کہا کہ وہاں کے لوگ فلاں رنگ کا کپڑا پہنتے ہیں، تم بھی خیال رکھنا اور اس رنگ کا کپڑا پہننا۔ بہت سے لوگوں کو بتایا کہ تم جس علاقے میں جارہے ہو، وہاں کے لوگ فلاں زبان استعمال کرتے ہیں، ان کی زبان کا خیال رکھنا۔ غرض مقامی صورتحال کا خیال رکھنے کی تاکید آپؐ کیا کرتے تھے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ باہر سے کسی مقام پر جائیں تو اپنی ثقافت زبردستی نہ تھوپیں۔ اسلام کی وسیع اشاعت کی وجہ یہ ہے کہ اسلام جس ملک میں بھی پہنچا وہیں کی مقامی زبان وثقافت کو باقی رکھا گیا (مخالفینِ اسلام یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام ایک Colonial یا سامراجی طاقت Imperial Power تھا؛ لیکن اتنا بڑا الزام ثابت کرنے کے لیے ان کے پاس درکار ثبوت نہیں ہے)۔

انڈونیشیا، ملیشیا کے کلچر میں بہت فرق ہے۔ اسی طرح ہندوستان، پاکستان اور سعودی عرب کے کلچر میں فرق پایا جاتا ہے۔ غرض خطۂ عرب کا کلچر جہاں سے اسلام شروع ہوا، اور مراقش، امریکہ، برطانیہ، جاپان، بھارت کوئی یکساں (Uniform) کلچر نہیں بناتے۔ وہ عقیدوں اور اساس میں یکساں (Uniform) ہیں لیکن جزئیات میں الگ الگ ہیں۔ کیونکہ اسلام میں اس بات کی گنجائش دی گئی ہے۔ اسلام کا سماجی سائنس کا نظریہ مغرب سے مختلف ہے۔ فرانس کی سامراجی طاقت کی طرح اسلام نے اپنا کلچر ہر حال میں نہیں تھوپا، کہ کھانے کے مخصوص کپڑے اور چمچے وغیرہ کے استعمال سے ہی آپ مذہبی لوگ کہلائیں گے۔ اس جیسی بے شمار مثالیں اسلام کے نظریہ سماجی سائنس کو واضح کرتی ہیں۔ 'سماجی سائنس' دو الفاظ سے بنی اصطلاح ہے۔ اوّلاً سائنس اور دوئم سماج۔ سوال یہ ہے کہ کیا اسلام سماج کو سائنس کی حیثیت میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے؟

سائنس کسی بھی چیز کو بہ ترتیب (Systematically) سمجھنے کا فن ہے؛ اس طرح کہ آپ کسی موضوع کا مواد (Evidences) جمع کریں، اس کی بنیاد پر ایک مفروضہ قائم کریں کہ فلاں عمل اس طرح کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلے گا۔ پھر آپ اس کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر ایک نتیجہ نکلتا ہے جس کی بنیاد پر آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی تحقیق میں یہ چیز معلوم کی ہے۔ یہ درست مشاہدہ ہوتا ہے۔ تو کیا اسلام میں اس طرح سماج کی سائنس کو سمجھتا ہے یا سماج کو جاننے کے لیے سائنسی طریقہ استعمال کرتا ہے؟

اسلام محض سوسائٹی ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کو دیکھنے کا نظریہ بتاتا ہے۔ قرآن پاک سے ملنے والی اصطلاحات اس پر گواہ ہیں، جیسے علم (جو لوگ عالم ہیں اور جو عالم نہیں، وہ برابر نہیں ہو سکتے)۔ 'معرفت' (کیا وہ اللہ کو نہیں جانتے؟) یا 'من عَرَفَ نفسہ عَرَفَ ربّہ' (ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو نہیں پہچانا اس نے اپنے رب کو نہیں پہچانا؛ الحدیث)۔ اسی طرح حکمت، تزکیہ، تدبر، تفکر وغیرہ الفاظ جو مخصوص حالات میں مقصد اور طریقہ کار کے لحاظ سے استعمال ہوتے ہیں، اسلام کے سائنسی انداز کا مظہر ہیں۔

اسلامی سماج و ثقافت کے ارتقا پر نظر ڈالیں تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مراقش میں دنیا کی سب سے بڑی لائبریری بنائی گئی۔ آج سے ۸۰۰ سال پہلے دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامعہ الازہر کے نام سے قائم کی گئی۔ مسلمانوں نے اپنے دور کے بہت ہی ماڈرن شہر بغداد، استنبول، تیونس جیسے عظیم شہر آباد کیے گئے۔ اگر آج بھی وہاں جائیں اور ان شہروں کے مکانوں کا سائز، ہوا آمد و رفت کی سہولیات کی تکنیک،

دھوپ کے آنے کا انتظام وغیرہ کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی سوسائٹی میں شہرکاری(Urbanisation) کے عوامل میں نہایت ہی سائنسی طریقہ اور غیر معمولی مشاہدے سے کام لیا گیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان معمار اپنی سوسائٹی کے بارے میں(Futuristic) ہوتے ہیں، اسکے اصل مقاصد کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ہم اس بابت یہ اندازہ بھی کرسکتے ہیں کہ آج سے ۵۰ سالوں کے بعد سوسائٹی کی صورتحال کیا ہوگی اور ضرورتیں کتنی بڑھ جائیں گی؟ وسائل کیسے تبدیل ہوں گے، اوران وسائل کا انسانی سماج پر کتنا اثر ہوگا؟

غرض اسلام کا سماج کو سمجھنے کا نظریہ (۱) سائنسی طریقہ (۲) حصول علم کے اصولی طریقے (Systematic Knowledge) کی حمایت کرتا ہے اور (۳) مستقبل کو پیش نظر رکھ کر حاصل کیے جانے والے علم(Futuristic Knowledge) کی بات کرتا ہے۔

شریعت اسلامی کے بنیادی مقاصد میں سماج کے حوالے سے جان، مال، آبرو، تعلیم، ترقی وغیرہ دس طرح کے مقاصد الگ الگ فقہائے کرام نے مختلف طریقوں سے بیان کیے ہیں۔سماج کو بنانے اور آگے بڑھانے کے لیے ان مقاصد کو نظر میں رکھتے ہوئے جب ہم اپنے سماج کا تجزیہ کریں تو واضح ہوگا کہ سماج کا صحیح رخ پر ارتقاء مشکل ہی سے ہو رہا ہے۔ کیونکہ آج اسلام کے علمبردار اپنے وسائل، علم، اپنا ذہن وغیرہ سماج کو دینے میں کم ہی مصروف نظر آتے ہیں۔ بالعموم رجحان یہ ہے کہ پیشہ ورانہ کورسس سیکھ کر دولت کمائی جائے اور پھر اسلام کی بات ہو۔ یہ صحیح ہے کہ قابل افراد اور امید افزاء پہل لمبے عرصے تک نظر نہیں آتے ہیں۔ ادھر موجودہ حکومت نے سماجی سائنس کے علوم میں ریسرچ کے لیے فنڈز کو گھٹایا ہے۔ کیونکہ وہاں چندتوہّم پرست لوگ عوام کوسماج کے تئیں زیادہ حساس ہونے سے روکنا چاہتے ہیں اور ایک مشینی انداز کے سماج کو پنپتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہیں اسلامی سماج مسلسل ترقی پذیر ہوتا ہے تبھی ہم اس میں حنفی، شافعی، حنبلی ومالکی مکاتب فکر اور کتابوں کے انبار دیکھتے ہیں۔اسی طرح ابن خلدون سے شاہ ولی اللہ تک مفکرین کی لمبی فہرست دیکھتے ہیں، اپنی شناخت پوشیدہ رکھ کر ''کتاب الہند'' کا عظیم الشان مصنف البیرونی دیکھتے ہیں۔سماج کو سمجھنے کے لئے اختلافِ مشاہدہ، اختلافِ نظریہ، اختلافِ طریقہِ کار اور اختلافِ رائے ہماری سمجھ میں ایک فطری لیکن قابلِ برداشت عمل ہے۔

نیچرل سائنس، کمپیوٹر سائنس، یا خلائی سائنس ہوں؛ یہ طبعی اصولوں اور حسابات کے ضابطوں کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔لیکن انسانی سائنس Humanities کا معاملہ مختلف ہے۔اس میں عوام کا مزاج چاہے وہ

آپسی رشتے کے تعلق سے ہو، یا الیکشن کے نتائج کے تعلق سے ہو، سمجھنا قابلِ قدر ہوتا ہے۔ اس میں نیچرل سائنس کی طرح متعین ضابطوں کے بجائے، سماجی سائنس کی مختلف اصطلاحات، تجزیاتی پیمانے اور نظریاتی اصول ہو سکتے ہیں۔ یہاں سماج کے بنیادی افعال، قابو کرنے والے ادارہ جات Controlling Agencies، معاشی عناصر وغیرہ کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سماجی حقائق کی بنیاد پر اسلام کے موقف کی وضاحت کے مواقع، جو بارہا ہم سے چھوٹ جاتے ہیں، ہمارے فہمِ سماج کی کمی کا مظہر ہے۔ جن اداروں نے ان پر خصوصی توجہ دی ہے وہ آج سماج میں نمایاں اور قابل قبول ہوتے ہیں۔ مثلاً Center for Society and Development Studies (CSDS) جیسے مختصر سے بجٹ پر چلنے والے ادارے نے گزشتہ کئی دہائیوں سے ہندوستانی سماج کا قریب سے مطالعہ کیا ہے۔ الیکشن کے نتائج کے بارے میں سب سے صحیح رائے اسی کی مانی جاتی ہے۔ بلا مبالغہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بھارتی سماج کے 'سیاسی انتخابات' کو سمجھنے کا سب سے اہم مواد اسی نے تیار کیا ہے۔ دوسری طرف اسلامی حلقوں اور مدرسوں کی صورتحال یہ ہے کہ کوئی خاطر خواہ لٹریچر (تحقیقی کتب و دستاویز وغیرہ) جو فہم سماج کے لیے کلیدی اہمیت رکھتے ہوں، تیار نہیں ہو سکے ہیں۔ اور اس کمی کا نقصان پوری ملّت اسلامیہ اور انکے اہلِ حل وعقد کو ہوا ہے۔

ہندوستان میں سماجی علوم کے مواقع

سوشل سائنس کے مختلف میدان حسب ذیل ہیں:

ا۔ علمِ سوسائٹی یا علوم سماجی (اس کی ضمنی شاخیں فلسفہ، سماجی خروج Social Exclusion، مذاہب کا تقابلی مطالعہ وغیرہ ہیں)۔

۲۔ پالیٹکل سائنس یا علوم سیاسی، جس کے مزید دو حصے ہیں؛

(ا) نظریہ سیاست Main Political Theory (اس میں ہندوستانی سیاسی نظام پر خصوصی توجہ دی جا سکتی ہے)۔

(ب) Studies in International Relations (اس میں بین الاقوامی تعلقات، خارجہ پالیسی، دفاع، سیکوریٹی وغیرہ پر توجہ دی جاتی ہے)۔

مواقع اور راہیں

اس سلسلے میں تین تجاویز ہیں؛

(ا) اول تو یہ کہ اگر کوئی پیشہ ورانہ سماجی رضا کار (Professional Social Worker) بننا

چاہے تو گریجویشن کے بعد Master in Social Works(MSW) میں داخلہ لے، اوراس کورس کی مناسبت سے بہترین اداروں میں داخلہ لے جیسے جامعہ ملیہ اسلامیہ، لکھنؤ یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس TISS وغیرہ۔ MSW کے مختلف سیکٹرس میں سے ایک دیہی ترقیات Rural Development سے متعلق ہے۔ حیدرآباد کے National Institute of Rural Development میں اس میدان کے کئی پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ہیں۔ B.A. کے فوراً بعد ان اداروں کی تیاری کی جانی چاہیے۔ ان کورسس کی تیاری میں توجیہ Reasoning، زباندانی Language (بالخصوص انگریزی)، Linguistic Reasoning اور عام معلومات اور حالاتِ حاضرہ Current Affairs GK پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

(۲) اس کے علاوہ علوم سیاسیات، سماجیات، فلسفہ، معیشت وغیرہ میں تخصص (M.A.) کیا جاسکتا ہے۔ M.A. کے لئے دلّی اسکول آف اکنامکس، جے این یو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، ایچ سی یو وغیرہ اس میدان میں بہترین ادارے ہیں۔ ان کورسس کی تیاری کے لیے حالات حاضرہ کے تناظر میں تفصیلی تجزیات پوچھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً انا ہزارے کی تحریک کے بارے میں پوچھنے پر آپ کو اس میں محض معلوماتی جواب نہیں لکھنے ہیں بلکہ اپنا مشاہدہ وتجزیہ بیان کرنا ہوگا۔ اس کے لیے ان شعبہ جات کے ماہرین (یوگیندر یادو، بلال احمد، رام چندر گوہا وغیرہ) کے مضامین جو بیشتر اخبارات کے ادارتی صفحوں پر ہوتے ہیں، کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ رسائل جیسے EPW وغیرہ اور مختلف ویب سائٹس جیسے The Quint, Scroll وغیرہ کا پابندی سے مطالعہ ہونا چاہیے۔ تخصص کے بعد کسی ریسرچ سینٹر سے جڑ جائیں اور اگر زبان وتحریر میں اچھے ہوں تو نیوز پیپرس یا جرنلس سے جڑ جائیں۔ یہاں آپ کی خدمات آپ کی اچھی خاصی آمدنی کا ذریعہ ہوگا۔ مزید جرمنی، برطانیہ یا امریکہ وغیرہ جیسے ممالک میں ریسرچ کے لیے فارن اسکالرشپ کے لیے درخواست دی جاسکتی ہے۔

(۳) ریسرچ: بالخصوص معاشیات میں پی ایچ ڈی کرنے والوں کے لیے بہترین مواقع ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ریسرچ کے بہتیرے میدان ہیں۔ تخصص (M.A.) کے بعد National Eligibility Test) NET یا JRF(Junior Research Fellowship) کے امتحانات کی تیاری کی جاسکتی ہے۔ کامیابی کی صورت میں ۲۰ تا ۲۵ ہزار کی اسکالرشپ کے ساتھ آپ باسانی پی ایچ ڈی کرسکتے ہیں۔ پی ایچ ڈی کے علاوہ ایم فل میں بھی داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ ہمیں ہندوستان کو سمجھنے والے

عناوین پر ریسرچ کرنا چاہیے، کیونکہ یہی ہمارا آئندہ کا میدان عمل ہوسکتا ہے۔ ہمیں جہیز کی لعنت، برسرِ روزگار عورتوں اور قبائیلیوں کے مسائل، خاندانی تحفظ و آمدنیوں کی مساویانہ ترقی کے مواقع پر مباحث وغیرہ جیسے عناوین پر گفتگو کو بڑھانا چاہیے، بجائے اس کے کہ محض اخباری مسائل پر گفتگو کی جائے۔ ان عناوین پر ریسرچ کرنے سے حکومتی ادارے بھی مجبور ہوں گے کہ آپ سے رائے حاصل کریں۔ مثال کے طور پر اگر سنسکرت زبان پر عبور حاصل کیا جائے تو ہندو ثقافت اور سناتن دھرم کی اصل بنیادوں سے ویدوں کو سمجھنے کے لیے لوگ آپ کی طرف رجوع کریں گے۔ تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی قدیم ثقافت سے دنیا کو البیرونی نے کتاب الہند کے ذریعہ متعارف کرایا۔ اس ملک میں مسلم ثقافتی اقلیت کا مسئلہ یہ ہے کہ ہم آسان اور مختصر راہ ڈھونڈھتے ہیں اور طویل المیعاد اور صبر آزما مقاصد سے پیچھے ہٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس مزاج کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

پچھلے سو سالوں میں دنیا میں بہت تیزی سے سیاسی، سماجی و معاشی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ آج نیشن اسٹیٹ کے زمانے میں ہر ملک کی اپنی سرحد ہے اور نظام معیشت کو حکومتی سطح پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ممالک کے سرکاری اداروں کے درمیان بات چیت ہوتی ہے اور وسائل کی تقسیم اسی طرز کی مذاکرات کی سطح پر ہوتی ہے۔ اس کے اثرات انسانی سماج پر ہوتے ہیں، اور سماجی علوم کے بغیر ان کو سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ اب بھی بہت سے لوگ مسلمانوں کے تئیں تعصب کا رونا روتے ہیں۔ مگر یہ آنسو ایک فیصد بھی حل نہیں ہیں، اور جس قدر صبر و تشکر سے ممکن ہو، آگے بڑھ کر علم و تحقیق کے ذریعے جدوجہد کرنا ہی خوش آئند متبادل ہے۔

زاویہ نظر

سائنس کا اسلامی تناظر

ڈاکٹر محمد رفعت
پروفیسر، جامعہ ملیہ اسلامیہ

معلومات انسان کی ضرورت ہے۔ ہر فرد کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے وسائلِ حیات سے واقفیت درکار ہوتی ہے۔ یہی بات معاشرے اور سماج پر بھی صادق آتی ہے۔ یعنی کسی گروہ کو اپنی اجتماعی زندگی کو منظم کرنے کے لیے بھی معلومات درکار ہوتی ہیں۔ علم اور معلومات کی یہ وہ اہمیت ہے جس کا تعلق ہر فرد سے ہے خواہ اُس کی ذہنی سطح بلند ہو یا معمولی۔ اسی طرح ہر سماج، معلومات کا محتاج ہے خواہ اُس کا تمدنی معیار اونچا ہو یا ابتدائی۔ اس کُلّیے کو تسلیم کرنے کے بعد جب ہم انسانوں اور انسانی گروہوں پر زیادہ گہری نظر ڈالتے ہیں تو ایک اور حقیقت سامنے آتی ہے۔ اُس کا تعلق اُن اشخاص اور گروہوں سے ہے جو محض زندگی گزارنا نہیں چاہتے بلکہ کوئی مقصد اور نصب العین بھی سامنے رکھتے ہیں۔ ایسے افراد اور گروہ، علم کے کہیں زیادہ ضرورت مند ہیں۔ علم کے بغیر، وہ خود اپنے نصب العین کا صحیح ادراک نہیں کر سکتے اور اُس صورت میں اُن کا معنوی وجود ہی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ نصب العین کے فہم کے بعد اُس کے حصول کے لیے جو سعی و کوشش کرنی ہے، اُس کے انجام دینے کے لیے بھی علم درکار ہے۔ چنانچہ عام انسانوں کے مقابلے میں، کسی مشن کے علمبرداروں کے لیے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ وہ علم اور معلومات سے مالا مال ہوں اور اس ذخیرے میں مسلسل اضافے کے لیے کوشش کرتے رہیں۔

مسلمانوں کو علم کی ضرورت

ہر وہ شخص جو اسلام سے واقف ہے، وہ یہ بھی جانتا ہے کہ مسلمان محض ایک جماعت یا گروہ نہیں ہیں بلکہ ایک نصب العین کے حامل گروہ ہیں۔ مسلمانوں کے اس مقصد کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس سے

غافل ہوجائیں تو اُن کا تشخص ہی ختم ہوجائے گا۔ اس نصب العین کی بنیادی خصوصیت، اس کا انسانوں سے متعلق ہونا ہے۔

''تم خیر امت ہو جس کو انسانوں کے لیے برپا کیا گیا ہے۔ تم معروف کا حکم دیتے ہو، منکر سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۱۰)

معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے کا منصب مسلمانوں کو ایک آفاقی گروہ بناتا ہے۔ یہ آفاقیت زمانی و مکانی پہلو رکھتی ہے یعنی مسلمانوں کو اپنا فرضِ منصبی ہر زمانے میں، ہر قسم کے احوال میں اور انسانوں کے تمام گروہوں کے درمیان انجام دینا ہے۔ آفاقی ہونے کے علاوہ یہ منصب، مسلمانوں سے بے لوث ہونے کا تقاضا بھی کرتا ہے اس لیے کہ اس کے تقاضوں کی انجام دہی کی بنیاد اللہ پر ایمان ہے اور سعی و کوشش کا محرک، رضائے الٰہی کے حصول کی آرزو ہے۔

مسلمانوں کے مقام و منصب کی عظمت، وسعت اور آفاقیت، تقاضا کرتی ہے کہ مسلمان، وسیع علم حاصل کریں۔ اس علم کے چند بنیادی اجزاء کی نشاندہی اس طرح کی جاسکتی ہے؛

(الف) مسلمانوں کو دینِ حق سے اور اُس کی تعلیمات و طرزِ استدلال سے واقف ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ دینی ہدایات، ایمان باللہ ہی کی تشریح ہیں اور ایمان باللہ، مسلمانوں کے نصب العین کی اساس ہے۔

(ب) مسلمانوں کو انسانی دنیا سے، اس کے ماضی و حال سے اور اُس میں ہونے والے تغیرات سے اچھی طرح واقف ہونا چاہیے، اس لیے کہ اسی انسانی دنیا سے انہیں گفتگو کرنی ہے، اُن کو معروف کا حکم دینا ہے اور منکر سے روکنا ہے۔

(ج) مسلمانوں کو ان تمام مادی ذرائع و وسائل کے استعمال پر قادر ہونا چاہیے جن کے ذریعے، انسانوں سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے اور اُن تک پیغام صداقت پہنچایا جاسکتا ہے۔

علمی زوال کی وجوہ

علم کے ان پہلوؤں کی طرف مسلمان عوام اور علماء ہمیشہ متوجہ رہے ہیں البتہ ان کی علمی کاوشوں میں اتار چڑھاؤ دیکھا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کی علمی و تعلیمی سرگرمیاں کبھی عروج پر نظر آتی ہیں اور اسی طرح تاریخ کے بعض ادوار میں وہ مدھم دکھائی دیتی ہیں۔ اس صورتحال کے اسباب کی جستجو کی جائے تو علمی ذوق میں اضمحلال کی وجوہ یہ معلوم ہوں گی؛

(الف) ایک وجہ دینی و اخلاقی انحطاط ہے۔ مسلمانوں کی ہر سرگرمی کے لیے قوت، اُن کے دینی جذبات فراہم کرتے ہیں؛ اور مضبوط صالح کردار، کوششوں کو قائم و برقرار رکھتا ہے۔ جب بھی مسلمانوں میں دین سے تعلق کمزور ہوا ہے اور اُن کی سیرت میں کمزوریاں آئی ہیں، اسی دور میں اُن کی علمی کاوشیں بھی مضمحل ہوگئی ہیں۔

(ب) علمی ترقی نہ ہونے کا دوسرا سبب، مسلمانوں کے ذہن و شعور پر غیر اسلامی افکار و فلسفوں کے اثرات ہیں۔ جب مسلمان کا دماغ، اسلام اور کفر دونوں کے اثرات قبول کرتا ہے تو انتشارِ فکر کی فضا سماج میں پھیل جاتی ہے۔ اس کیفیت میں سماج، خود اعتمادی کھونے لگتا ہے اور خود اعتمادی سے محروم گروہ، علمی ترقی نہیں کرسکتا۔

(ج) علمی زوال کا ایک اور سبب، محکومی و غلامی ہے۔ سیاسی آزادی سے محروم سماج، اپنے تصوراتِ زندگی کے مطابق منصوبہ بندی نہیں کرسکتا۔ اُس پر مسلط عناصر، ایک اجنبی طرزِ زندگی اُس پر بہ جبر نافذ کردیتے ہیں اور جبر و اکراہ کی اس کیفیت سے دوچار سماج، علمی پیش رفت سے قاصر رہتا ہے۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کو مندرجہ بالا تینوں مشکلات کا سامنا ہے۔ اُن کے اندر دینی و اخلاقی پہلو سے زوال آیا ہے جس نے علمی ترقی کو متاثر کیا ہے۔ اُن پر مغرب کے جاہلی افکار کے اثرات پڑے ہیں جس نے اُن کے ذہن و شعور کو اسلام کے حقائق کی درست معرفت کے قابل نہیں رہنے دیا ہے۔ اسی طرح تیسرا سبب بھی موجود ہے یعنی عالمِ اسلام کا بڑا حصہ (بالواسطہ یا بلاواسطہ) سیاسی طور پر محکوم ہے اور مسلم حکومتیں، آزاد نہیں ہیں کہ اپنے ملک میں مسلم عوام کے جذبات اور امنگوں سے ہم آہنگ منصوبہ بندی اور تعمیرِ نو کرسکیں۔ ان تینوں وجوہِ زوال کی موجودگی نے مسلمانوں کو علمی انحطاط سے دوچار کردیا ہے۔

وجوہ و اسباب کے اس تذکرے سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہ ہوگا کہ مسلمانوں کو ان مشکلات کے دور ہونے کا انتظار کرنا چاہیے اور ان دشواریوں کے دور ہوجانے کے بعد ہی علمی ارتقاء ممکن ہوسکے گا۔ ایسا نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کو ان مشکلات کا صحیح ادراک ہوجائے اور ان کے درمیان، اسبابِ زوال کے مقابلے کے لیے سنجیدہ تحریک کا آغاز ہوجائے تب بھی اُن کی رُکی ہوئی علمی ترقی دوبارہ شروع ہوجائے گی۔ جس اعتبار سے اُن کی خود اعتمادی اور شعور میں اضافہ ہوگا، اسی اعتبار سے، بیرونی زنجیروں کی موجودگی کے باوجود وہ علم کے حصول و فروغ میں آگے بڑھنے لگیں گے۔ بڑھتا ہوا ہر قدم، طوق و سلاسل کی کسی نہ کسی کڑی کو توڑے گا اور ہر ٹوٹی ہوئی کڑی، اگلا قدم رکھنے کی دشواری کو کم کرے گی۔ اس لیے ضرورت صحیح سمت میں سفر کے آغاز

کی ہے، نئے عزم کے ساتھ۔ احوالِ امت میں انقلابی تغیر کے لیے پیش قدمی کا یہ تقاضا بہرحال ہے کہ پہلے مسلمانوں کی موجودہ علمی و تعلیمی کیفیت کا جائزہ لیا جائے پھر اسلام کے ان اصولوں کو بھی ذہن میں تازہ کرلیا جائے جو علم اور تعلیم کے سلسلے میں اہلِ ایمان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

دورنگی یا تخصص

عالم اسلام میں دو طرح کے تعلیمی ادارے پائے جاتے ہیں جن سے مسلمان استفادہ کرتے ہیں۔ ایک قسم کو عصری تعلیمی ادارے کہا جاتا ہے اور دوسری قسم کا نام دینی مدارس ہے۔ ان دو طرح کے اداروں کے سلسلے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کے درمیان جو فرق ہے وہ نقطہ نظر اور تصورِ تعلیم کا ہے، یا تخصص (Specialization) کا ہے۔ اگر تاریخی تناظر میں اس سوال کا جواب دیا جائے تو پہلا جواب درست ہوگا یعنی ان دو طرح کے اداروں میں نقطہ نظر اور تصورِ تعلیم مختلف ہے۔ عصری تعلیمی ادارے، مغربی تصورات کے تابع ہیں اور ان اداروں کی ناقص نقل ہیں جو مغرب کی 'سیکولر' دنیا نے اپنے تصورِ تعلیم کے تحت قائم کیے ہیں۔ مسلمانوں نے ان اداروں میں عام طور پر محض اتنی تبدیلی کی ہے کہ پڑھنے والوں کے لیے اسلامیات یا دینیات کے ایک مضمون کا اضافہ کرلیا ہے۔ ان عصری اداروں کے بالمقابل، دینی مدارس، مسلمانوں کے قدیم نظامِ تعلیم کا تسلسل ہیں جو اصولی طور پر دینی اساس پر تعلیم دینے کا قائل ہے۔ اس طرح تاریخی حقیقت تو یہ ہے کہ تعلیم دینے والے ان دو طرح کے اداروں کا اختلاف، فکری (Conceptual) اختلاف ہے۔

اس تاریخی پس منظر کے باوجود، اس وقت مصلحت کا تقاضا یہ ہے، کہ موجود دونوں طرح کے تعلیمی اداروں کے بارے میں، ازسرِنو سوچا جائے۔ ان کے جداگانہ وجود کو مٹا کر ایک ہی قسم کے تعلیمی اداروں کو منظم کرنے کی تجاویز اکثر بہت سے احباب پیش کرتے رہتے ہیں لیکن یہ تجاویز غیر عملی ہیں۔ ان کے بجائے جن دو اقدامات کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں؛

(الف) تعلیمی اداروں کو چلانے والے انتظامیہ کے افراد اور تعلیم دینے والے اساتذہ، سب کھلے دل سے اِس بات کو تسلیم کرلیں کہ ہمارے سارے اداروں کی اساس، اسلامی ہونی چاہئے (چاہے اُن کا نام مدرسہ ہو یا اسکول، کالج ہو یا یونیورسٹی)۔ تصورِ تعلیم، مقصد و منہج، نصاب اور تعلیمی و غیر نصابی سرگرمیوں کو دینی بنیادوں پر منظم کرنا چاہیے۔ اسی طرح اساتذہ و استانیوں کی تربیت اسلامی طرز پر کی جائے، اور تعلیمی ادارے کی ثقافتی فضا میں اسلامی تہذیب کی جلوہ گری نظر آئے۔ یہ کام فکری اجتہاد اور عملی محنت چاہتا ہے،

لیکن عزمِ صادق ہوتو اس کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

(ب) نقطہ نظر اور تصورِ تعلیم میں یکسانیت کا اہتمام کرنے اور اسلامی بنیادوں پر انہیں استوار کرنے کے بعد، تخصص (Specialization) کے اعتبار سے تعلیمی اداروں کا رنگ مختلف ہوسکتا ہے۔ مغربی دنیا میں بھی تخصص کی روایت موجود ہے۔ بعض تعلیمی ادارے، سائنس اور ٹکنالوجی کی تعلیم کے لیے مخصوص ہیں اور بعض ایسے ہیں جن میں محض سماجی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ چنانچہ عالمِ اسلام میں بھی یہ ممکن ہے کہ (بطورِ مثال) بعض تعلیم گاہیں ایسی ہوں جہاں تفسیر، حدیث اور علمِ فقہ کی تعلیم دی جائے وہیں بعض ادارے ایسے ہوں جہاں مختلف زبانوں میں مہارت پیدا کی جائے اور عربی زبان کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ اسی طرح ایسے تعلیمی ادارے بھی ہوں جہاں سائنس اور ٹکنالوجی کی تعلیم دی جائے اور کچھ وہ ہوں جہاں سماجی علوم پڑھائے جائیں۔ لیکن جو وصف ان مختلف مضامین میں تخصص پیدا کرنے والے اداروں میں مشترک ہوگا وہ یہ ہے کہ ان سب مضامین کو اسلامی تصورِ حیات و کائنات کے تناظر میں پڑھایا جائے گا اور اداروں کی ثقافتی وتہذیبی فضا، اسلامی قدروں کی آئینہ دار ہوگی۔ نقطہ نظر کی اس یکسانیت کے ساتھ، مضامین کے اعتبار سے اداروں کے مابین تنوع میں کوئی حرج نہیں۔

مدارس کے فارغین کی تحقیقی کاوشیں

اپنی تاریخ میں مسلمانوں نے دین کو سمجھنے اور اس کی تشریح کرنے کے لیے جو تحقیقات کی ہیں ان کے نتیجے میں متعدد علوم وجود میں آچکے ہیں؛ جو مسلمانوں کی علمی روایت کا حصہ ہیں۔ مدارس کہلانے والے تعلیمی اداروں سے بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان علوم کی معیاری تدریس کا اہتمام کریں گے تاکہ مدارس کے فارغین، ماضی کے علماء و محققین کے علمی کارناموں سے واقف ہوں اور اُن کے تحقیقی کام کو مزید آگے بڑھاسکیں۔ مدارس کا جو اصل کردار ہے وہ یہی ہے۔ دینی علوم کی کامیاب منتقلی کو مدارس کے تشخص سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

یہ توقع درست ہوگی کہ دینی مدارس کے فارغین تعلیمی مراحل کی تکمیل کے بعد، کسی اہم شعبے میں مسلمان معاشرے کی کوئی نہ کوئی خدمت انجام دیں گے۔ مثلاً دینی ورفاہی اداروں وانجمنوں کی خدمت، دعوتی جدوجہد، درس وتدریس، صحافت اور امامت وخطابت۔ ان خدمات کی اہلیت پیدا کرنے کے لیے مدارس کو اپنے نصاب میں ضروری اجزاء شامل کرنے ہوں گے۔ مثلاً زبانوں پر عبور، حساب سے واقفیت، انٹرنیٹ سے استفادے کی تربیت اور سماجی وسائنسی علوم کے اساسی امور وفلسفے سے واقفیت۔

مندرجہ بالا متنوع خدمات کے علاوہ فارغین مدارس کی ایک تعداد ایسی بھی ہونی چاہیے جو تحقیقی کاوشوں کو اپنی سعی کا مرکز اور زندگی کا مشغلہ بنائے۔ عالم اسلام کو اعلیٰ معیار کے تحقیقی اداروں کی ضرورت ہے جہاں دینی علوم، سائنس و ٹکنالوجی اور سماجی علوم پر تحقیق کی جائے۔ ان اداروں کو وسائل فراہم کرنا؛ مسلمانوں کی حکومتوں، دینی جماعتوں اور اہلِ خیر افراد کی ذمہ داری ہے۔ اس تحقیقی کاورش کے بغیر، تعلیمی اداروں کو اسلامی تصورِ تعلیم کے مطابق منظم کرنا ممکن نہیں ہے۔

تحقیقی اداروں میں کارِ تحقیق انجام دینے والے افراد۔ دینی مدارس کے فارغین بھی ہو سکتے ہیں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں سے تعلیم مکمل کرنے والے بھی۔ تحقیقی سرگرمیوں کی انجام دہی کے لیے، ہر شعبہ علم میں اسلامی نقطہ نظم کا تعین یعنی Identification ضروری ہے۔ جو محققین، تحقیق کی راہ میں قدم آگے بڑھائیں گے وہ اسلامی نقطہ نظر کی اجمالی تفہیم سے اپنے کام کا آغاز کر سکتے ہیں۔ ان کی علمی سعی کا ایک پہلو یہ ہوگا کہ اسلامی نقطہ نظر کی تفصیل مرتب کریں۔ لیکن اُن کا اصل کام یہ ہوگا کہ اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق، اس خاص شعبہ علم میں نئی تحقیق کریں، نئے حقائق دریافت کریں، معلوم باتوں کا وسیع تر انطباق کریں اور نئی تعبیرات ڈھونڈیں۔ فارغین مدارس میں جو سائنس اور فلسفہ سائنس کے شعبے میں تحقیق کرنا چاہیں، اُن کی آسانی کے لیے اس موضوع سے متعلق اسلامی نقطۂ نظر پیش ہے۔

سائنس کے سلسلے میں اسلامی نقطۂ نظر

(۱) حقائق کے دو بڑے دائرے ہیں۔ ایک عالمِ غیب ہے جو انسانی ذرائع کی گرفت میں نہیں آتا۔ اس کے بارے میں ضروری علم، اللہ نے انسان کو اپنی کتابوں اور اپنے نبیوں کے ذریعے دیا ہے۔ انسان کو اُس پر اکتفا کرنا چاہیے۔

(۲) حقائق کا دوسرا بڑا دائرہ عالمِ شہادت ہے۔ اس عالم کی موجودات اور اُن کے خصائص کا علم، انسان (ایک حد تک) اپنے حواس اور عقل کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔

> ''کسی ایسی بات کے پیچھے نہ لگو، جس کا تمہیں علم نہیں۔ بے شک کان، آنکھ اور دماغ سب کے بارے میں اُس (انسان) سے پوچھا جائے گا۔''
>
> (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: ۳۶)

(۳) وحیِ الٰہی سے حاصل ہونے والے علم اور حواس و عقل کے درست استعمال سے فراہم کردہ معلومات میں ٹکراؤ نہیں ہوسکتا۔ اگر بظاہر تضاد نظر آئے تو وحیِ الٰہی کا مفہوم دوبارہ سمجھنے کی کوشش کرنی

چاہیے اور مشاہدے کی جانچ کرنی چاہیے۔

(۴) اللہ نے موجوداتِ عالم کے ایک حصے زمینی مخلوقات پر، انسان کو فوقیت عطا کی ہے اس لیے کہ اُس نے انسان کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

> ''یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔'' (سورۃ بقرہ، آیت: ۳۰)

اس لیے۔حدودِ الٰہی کے اندر، انسان زمینی مخلوقات سے خدمت لے سکتا ہے۔

(۵) اللہ نے اشیاء کے اندر خاصیتیں رکھی ہیں مثلاً لوہے میں زور ہے اور شہد میں شفا ہے؛ چنانچہ انسان اشیاء کی خاصیتوں کا علم حاصل کرسکتا ہے۔اشیاء اور اُن کے خواص کے بارے میں علم کا نام سائنس ہے۔

(٦) اشیاء کا مفید استعمال سیکھنے کے بعد انسان کو چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے۔

> ''سلیمان علیہ السلام کے لیے جن وہ کچھ بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا۔اونچی عمارتیں (قلعے)، تصویریں، لگن جیسے تالاب، چولہوں پر جمی ہوئی دیگیں۔ پس اے آلِ داؤد، کام کرو، اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے۔ میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہیں۔'' (سورۃ سبا، آیت: ۱۳)

زاویہ نظر

ٹکنالوجی اور انجینئرنگ ایک اسلامی تجزیہ

انجینئر سید سعادت اللہ حسینی
نائب امیر جماعتِ اسلامی ہند

ٹکنالوجی ، اس علم کا نام ہے جس کے ذریعہ ہم اللہ کے پیدا کئے ہوئے وسائل ،قوتوں اور اشیاء کو انسانوں کے فائدے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس دنیا اور اس کے وسائل کو انسانوں کے لئے مسخر کیا۔(وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ) آدم علیہ السلام کو جو علوم دیئے (وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا)،ان میں اشیا کے خواص کا علم بھی شامل تھا۔اللہ نے اپنے پیغمبروں اور دیگر محبوب بندوں کو جو علوم دیئے تھے،ان میں سے بھی بعض کا تذکرہ قرآن نے کیا ہے۔داود علیہ السلام کو لوہے کی صنعت کا علم دیا تھا۔(وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّنْ مبَأْسِكُمْ) ذوالقرنین کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے مقامی لیبر اور انہی کے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے ایسی دیوار تعمیر کی جس سے قوم یاجوج ماجوج کے شر سے محفوظ ہوگئی (فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا)۔یعنی قوم اس فن سے واقف نہیں تھی اور ذوالقرنین کے پاس آئیڈیا اور ٹکنالوجی تھی۔

ٹکنالوجی ہمیشہ انسانی تمدن کا اہم مظہر رہی ہے۔قوموں کی ترقی اوران کی طاقت کو ہر زمانہ میں جن امور سے وابستہ سمجھا گیا ہے،ان میں ٹکنالوجی نمایاں طور پر شامل ہے۔اس دنیا میں امامت وقیادت کے سلسلہ میں اللہ تعالی کی سنت یہ ہے کہ اس کا گہرا تعلق نافعیت یعنی انسانوں کا فائدہ پہنچانے کی صلاحیت سے ہے۔یہ صلاحیت اصلاً اخلاقی قوت سے پیدا ہوتی ہے لیکن دوسرے درجہ میں جو خصوصیات اس

صلاحیت کی تشکیل کرتے ہیں، ان میں علوم وفنون اور خاص طور پر ٹکنا لوجی سرفہرست ہے۔اس لئے مسلمان اگر اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دنیا کی اور انسانی تہذیب کی قیادت و رہنمائی کرنا چاہتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ وہ ٹکنا لوجی اور تکنیکی علوم پر بھی توجہ دیں اور ان علوم میں بھی مجتہدانہ مقام حاصل کریں۔

ٹکنا لوجی اصلاً، اس تہذیب کی خادم ہوتی ہے، جس میں وہ جنم لیتی ہے۔جدید ٹکنالوجی مغرب کی مادہ پرست تہذیب کی پیداوار ہے۔اس لئے جہاں اس نے انسانوں کو بہت سے فائدے پہنچائے ہیں، وہیں اس کے درج ذیل بڑے نقصانات بھی سامنے آئے ہیں۔

ا۔جدید مغربی تہذیب نے فطرت سے جنگ، یا فطرت پر فتح کے مقصد کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا۔اس کے نتیجہ میں ٹکنالوجی فطرت سے ہم آہنگ نہیں رہ سکی۔فطرت کو بری طرح پامال کیا گیا۔جس کے نتیجہ میں بے نظیر ماحولیاتی بحران پیدا ہوا اور اس کے نتیجہ میں آج بنی نوع انسان کے وجود ہی پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

۲۔اس مادہ پرست تہذیب نے عیاشی اور اسراف کا جو مزاج پیدا کیا اسکی وجہ سے قدرتی وسائل کی بے پناہ لوٹ مچی۔دولت مند افراد اور ممالک نے باقی دنیا کی پرواہ کئے بغیر ،ٹکنالوجی کے ذریعہ اپنے آرام اور تعیش کا سامان پیدا کیا اور اس کا بھی نتیجہ ہے کہ آج ہوا، پانی ،توانائی جیسی بنیادی ضروریات کا شدید بحران پیدا ہو گیا ہے۔

۳۔جدید ٹکنالوجی کا جب جدید قوم پرستانہ نظریات اور استعماری عزائم کے ساتھ ملاپ ہوا تو بھیانک ہتھیار وجود میں آئے اور ایسی صورت حال پیدا ہوگئی کہ کبھی بھی چند وحشی قوم پرست درندے، اپنے بھیانک ہتھیاروں کے ذریعہ پوری دنیا کو یرغمال بنا سکتے ہیں۔

۴۔جن اخلاقی تصورات کے زیر سایہ جدید ٹکنالوجی پروان چڑھی، اس کا نتیجہ ہے کہ آج فحاشی کا فروغ دینے والی انٹرٹینمنٹ ٹکنالوجی جدید دنیا کی اہم ٹکنالوجی ہے۔تولیدی ٹکنالوجیز ،کلوننگ، جینیاتی ٹکنالوجی کی کئی قسمیں، ان سب نے جنسی اخلاقیات کی بنیادوں ہی کو منہدم کر دیا۔اب ایسے نیم انسانوں کی افزائش کے منصوبے بن رہے ہیں جو انسانی جذبات سے محروم ہوں گے اور کارخانوں میں بے تکان کام کریں گے۔انسانی اعضا کی فروخت کے لئے بے جان انسانی جسم پیدا کئے جائیں گے۔وغیرہ

۵۔سب سے اہم بحران وہ ہے جسے آپ ترجیحات کا بحران کہہ سکتے ہیں۔سرمایہ دارانہ مغربی تہذیب

کی غلامی میں اس ٹکنالوجی کی ترجیح صرف بڑی بڑی تجارتوں اور سرمایہ داروں کا مفاد ہے۔ دفاعی ٹکنالوجیز پر دنیا کے بہترین دماغ لگے ہوئے ہیں، اس لئے کہ یہ سب سے زیادہ نفع بخش صنعت ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں دنیا کی بہترین صلاحیتیں انفارمیشن ٹکنالوجی میں صرف ہوئیں اس لئے کہ اس سے بڑی تجارتوں کا مفاد وابستہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کے غریب عوام کی ضرورتوں پر توجہ بالکل نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام جو عقائد اور جو اخلاقی تصورات دیتا ہے، ان کے زیر سایہ پروان چڑھنے والی ٹکنالوجی بھی مختلف ہوگی۔ یہ ٹکنالوجی فطرت سے ہم آہنگ ہوگی۔ انسانی سماج کی حقیقی ضرورتوں کی اس سے تکمیل ہوگی۔ یہ اسلام کے اخلاقی تصورات کے ذریعہ کنٹرول ہوگی۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ دین کا علم اور فہم رکھنے والے اور اسلام کے مزاج شناس لوگ، ہر شعبہ کی طرح ٹکنالوجی کے شعبہ میں بھی آگے بڑھیں۔ ان میں سے کچھ لوگ تمام ٹکنالوجیز کا بنیادی علم حاصل کریں اور ٹکنالوجی پالیسی کی بحث میں حصہ لیں۔ اسلام کا نقطہ نظر واضح کریں اور ترجیحات کو درست کرنے کی کوشش کریں اور کچھ لوگ ہر ٹکنالوجی کا گہرا علم بھی حاصل کریں تا کہ ان ترجیحات کے مطابق ٹکنالوجی ترقی پا سکے۔

اسلام کا شعور رکھنے والے اگر ٹکنالوجی کے میدان میں آئیں گے تو وہ ایسی ٹکنالوجیز کو فروغ دیں گے جو اسلام کے مقاصد کے مطابق، ظلم و استحصال کو کم کرنے والی اور مساوات کو فروغ دینے والی ہوں گی۔ غریبوں کے صحت کے مسائل کو آج بھی وہ اہمیت نہیں مل سکی ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ ایسی ٹکنالوجیز جن کے ذریعہ حکومتوں کا کام زیادہ شفاف ہوجائے یا ظالم کے لئے ظلم کرنا مشکل ہوجائے، ابھی بھی صرف ناولوں ہی میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ٹکنالوجیز جو کم قیمت پر غریبوں کی زندگی کو آسان بنائے اور دیہی معیشت کے لئے سہولتیں پیدا کرے یا کم قیمت پر صاف پانی، اور آسان اور ارزاں توانائی فراہم کرے، یہ سب خواب ہنوز تکمیل طلب ہیں اور اہل اسلام کے اقدام کے منتظر ہیں۔

اس وقت کمپیوٹر ٹکنالوجی میں مصنوعی ذہانت Artificial Intelligence، بگ ڈاٹا Big Data، اضافہ حقیقت Augmented Reality، حیاتیات میں مصنوعی حیاتیات Synthetic Biology، جینیاتی انجینئرنگ Genetic Engineering وغیرہ ایسی کئی انقلاب آفریں ٹکنالوجیز پر کام ہورہا ہے جو انسانی دنیا کو مکمل طور پر بدل دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان سب ٹکنالوجیز کو بڑے بنیادی اخلاقی اور تہذیبی سوالات کا سامنا ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ٹکنالوجیز کو

صحیح رخ دینے کی کوشش کریں اورکوشش کریں کہ یہ فنون اس طرح ترقی پائیں کہ ان سے انسانوں کو فائدہ ہو۔ ان میں سے بعض ٹکنالوجیز ایسی ہیں جو طاقتور اور دولت مند لوگوں کے لئے دنیا کے غریب عوام کے استحصال کوانتہائی آسان بنادیں گی۔ بعض ٹکنالوجیز انسانی نسل اور جنسی اخلاقیات کے تانے بانے بکھیر دیں گی۔ بعض کے نتیجہ میں انسان مشینوں کا غلام بن جائے گا۔ اسلامی نقطہ نظر سے ان سب کا جائزہ لینے، انہیں مناسب رخ دینے اورضرورت ہوتوان کا متبادل تجویز کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودٹکنالوجیزکوصحیح رخ دینے کے علاوہ، اس بحث کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ہرتہذیب اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اختراع وایجاد کی ضرورت مند ہوتی ہے۔ کسی تہذیب کا محل بھی صرف مانگے کے دیوں سے روشن نہیں ہوسکتا۔ اسلامی حدود میں فلم سازی، ٹی وی کا استعمال اور (اگر اسے جائز سمجھیں تو) موسیقی کا استعمال آج ہم کرنا چاہیں توضرور کریں لیکن یہ نہ بھولیں کہ یہ سب اس مخصوص تہذیب کی پیداوار ہیں جو بے مقصد تفریح پر حد سے زیادہ اصرار کرتی ہے۔ جدید مغربی تہذیب کوناچ گانے، اور بے مقصد تفریحات سے جودلچسپی ہے، اسی کے نتیجہ میں آج دسیوں ٹکنالوجیز وجود میں آئی ہیں۔ شاید یہ ٹکنالوجیز اسلامی تہذیب کے زیر سایہ وجود میں نہیں آتیں۔ لیکن دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایسی بہت سی ٹکنالوجیز ہوسکتی ہیں جو اسلامی تہذیب کی ضرورت ہوتیں اور چونکہ مسلمان کئی صدیوں سے ٹکنالوجی میں پیچھے ہیں اس لئے وہ وجود میں ہی نہیں آئیں۔ اسلام کے تہذیبی مقاصد اس کے اپنے تہذیبی ذرائع چاہتے ہیں۔ اوران ذرائع کی کھوج، ذہانت اوراپج اوراختراعی صلاحیتوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ کام وہی لوگ کرسکتے ہیں جواسلام کے بھی مزاج شناس ہوں اورٹکنالوجی بھی جانتے ہوں۔ ایسے لوگ تقلید جامد کی فضا سے نکل کر اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تو ایسی سیکڑوں نئی چیزیں، نئے فنون اور نئی ٹکنالوجیز ایجاد ہوسکتی ہیں جو اسلام کے تہذیبی مقاصد کی تکمیل بھی کریں اوراس کے مذاق سے ہم آہنگ بھی ہوں۔

زاویہ نظر

اقتصادیات کا میدان اور ہماری ترجیحات

ڈاکٹر وقار انور
Cost Accountant

اقتصادیات کے شعبہ میں دینی مدارس کے فارغین طلباء کے لیے علمی کاوش کے حوالے سے درج ذیل راہیں موجود ہیں:

(الف) شعبہ بیع وتجارت (کامرس)

(ب) شعبہ تمویل بشمول بنکاری، تکافل اور مالیات (بینکنگ، انشورنس اور فائنانس)

(ج) شعبہ معاشیات (اکونومکس)

کامرس کے شعبہ میں فارغین مدارسِ دینیہ ایم کام اور پی ایچ ڈی کر کے تعلیمی اداروں میں معلم ولیکچرر کی حیثیت سے اپنی جگہ بنا سکتے ہیں اور ان خصوصی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر جو دینی مدارس کی تعلیم کی مرہون منت ہیں، تحقیق، تصنیف وتالیف کے میدان کو اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ طلباء پروفیشنل کورسس یعنی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، اکاؤنٹنٹ یا کمپنی سکریٹری میں کامیاب ہو کر اپنی حلال روزی کے حصول کے ساتھ ملک وملت اور اپنے دین کی بیش بہا خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ ان سب میدانوں میں افراد کمیاب ہیں جبکہ ان کے دروازے خواص وعوام سب کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔

شعبہ تمویل یعنی اسلامی بنکاری، تکافل (انشورنس) اور مالیات کے میدان میں شریعہ ماہرین کی بہت ضرورت ہے۔ ایسے شریعہ ماہرین تیار ہونے چاہئیں جو امورِ مالیہ کی جدید ترین ٹکنالوجی سے راست واقفیت رکھتے ہوں۔ اس کے لیے فارغین دینی مدارس عصری تعلیم گاہوں سے گریجویٹ بننے کے بعد

فائنانس میں ایم بی اے کر سکتے ہیں۔فوری طور پر اس میدان میں ملک عزیز کے مخصوص ماحول میں روزگار کے زیادہ مواقع نہیں ہیں لیکن ان مواقع کے یکا یک بڑے پیمانے پر مہیا ہو جانے کے امکانات بھی ہیں۔ ضرورت ایسے ماہرین کی ہے جو متعلقہ عصری و دینی علوم پر راست نگاہ رکھتے ہوں۔

تمویل کے میدان میں موجود شریعہ ماہرین میں زیادہ تر افراد جدید دنیا کے مالیاتی امور و وسائل سے کماحقہ واقف نہیں ہیں۔ وہ یہ صلاحیت تو رکھتے ہیں کہ جب عصری علوم کے ماہرین کوئی اسکیم پیش کریں تو ان کی شرعی حیثیت متعین کر سکیں لیکن خود اسلامی ترجیحات کے پیش نظر اسکیم تیار کرنے سے وہ قاصر ہیں۔ اس کے لیے جس بصیرت، تفقہ اور ہمعصر عہد سے واقفیت کی ضرورت ہے وہ کمیاب ہے۔اس لیے فارغین دینی مدارس کے لیے موقع ہے کہ اس خلا کو پُر کرنے کی سعی کریں۔

سب سے زیادہ کمی کا احساس معاشیات کے شعبہ میں ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بیع، تجارت اور تمویل معاشیات کے ذیلی شعبہ جات ہیں جو اس کے چند پہلوؤں کی عملی صورت گری کرتے ہیں۔ معاشیات ایک کُل ہے جب کہ تجارت و تمویل اس کل کے اجزاء ہیں۔ یہ بات افسوس ناک ہے کہ معاشیات کے مسلم ماہرین اور دینِ اسلام کے وہ علمائے کرام جو اقتصادیات کی طرف مائل ہوئے ان سب نے، چند ایک استثناء کے ساتھ، معاشیات کے اس چھوٹے سے جز تمویل کو اپنی کاوشوں کا مرکز بنالیا جس کے نتیجہ میں معاشیات کی طرف سے ان کی توجہ ہٹ گئی۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی تک یہ سب لوگ اسلامی معاشیات کو اپنا موضوع بنائے ہوئے تھے لیکن اس کے بعد اسلامی تمویل کا ایک غلغلہ بلند ہوا اور نگاہیں اصل الاصول سے بھٹک گئیں اور فروعات نے نگاہوں کو خیرہ کر دیا۔

اس مضمون میں جن کمیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے اس کی غرض یہ ہے کہ ان علوم کی طرف طلباء متوجہ ہوں اور انہیں یہ باور کرایا جائے کہ اصل ضرورت کہاں ہے تا کہ وہ پوری یکسوئی کے ساتھ ان کمیوں کے ازالہ کی سعی کریں۔

معاشیات کے شعبہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے پہلے طلباء کو اس سبجیکٹ میں گریجویٹ بننا چاہیے تا کہ آگے کا علمی سفر جاری رہ سکے۔مزید برآں حساب (Mathematics) کو بھی اپنا موضوع بنانا مفید ہوگا۔کیوں کہ علم معاشیات کا ایک بڑا حصہ حساب و شماریات (Statistics) پر مشتمل ہے۔

فارغین مدارس دینیہ کے لیے ایک سہولت یہ ہے کہ معاشیات کے مضامین میں بہت سے ایسے مباحث سے ان کا واسطہ پڑے گا جن سے وہ مانوس ہیں، بلکہ جن کی دقیق بحثیں ان کے سامنے مدارس کی تعلیم کے دوران آ چکی ہوں گی۔فرق صرف اصطلاحوں اور ماحول کا ہوگا۔ ہمارے دینی مدارس میں یہ مباحث ماضیِ

بعید کے جس ماحول کی مرہونِ منت ہیں وہ اب بدل چکی ہیں۔ ڈھیر ساری عربی اصطلاحات کا محرف بدل چکا ہے اور وہ اب نئے انگریزی نام سے جانی جاتی ہیں۔ دینی مدارس کے ذہین فارغین جس ذہنی سطح کے ہوتے ہیں وہ تھوڑی سی توجہ اور لگن سے نئے ماحول، نئے عرف اور مباحث کے نئے رخ سے مانوس ہوسکتے ہیں۔

انگریزی زبان میں مہارت پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ دینی مدارس کے فارغین دورِ طالب علمی میں جس محنت شاقہ کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں اس کے استعمال سے بہت جلد سیکھ لیتے ہیں۔ ہندوستان میں ہندی زبان کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ عصری علوم کی اس ملک میں علمی زبان آج بھی انگریزی ہی ہے۔ مستقبل قریب میں بھی اس صورتحال کے تبدیل ہوجانے کا امکان نہیں ہے۔

نئی اصطلاحوں اور عرف سے واقفیت ضروری ہے۔ مدارسِ دینیہ کے طلباء اس تاریخی واقعہ سے واقف ہوں گے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نامور شاگردِ رشید امام محمد بن الحسن شیبانیؒ معاشیات سے متعلق اپنی کتاب کے ابواب لکھنے سے قبل ہر دن بازار آ کر دیر تک رہتے تھے جب کہ انہیں کسی بیع وشرع سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا تھا۔ وہ صرف وہاں کے طور طریقوں، بولی جانے والی زبان، اشارہ وکنائے، اصطلاحات اور عرف سے واقف ہونے کے لیے آیا کرتے تھے۔ علم اسی وقت معتبر اور مفید ہوسکتا ہے جب اس کا اظہار اپنے ماحول سے مطابقت رکھے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ مدارسِ دینیہ اور عصری علوم کے ماحول میں بہت زیادہ فرق ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ دونوں تعلیمی ادارے دو الگ زمانے میں جی رہے ہیں۔ فارغین مدارس دینیہ تھوڑی سی توجہ اور محنت سے ادوار کے اس گھاٹی کو پاٹ سکتے ہیں ؎

عشق کی ایک جست نے طے کردیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں

معاصر دنیا میں معاشیات کے نام سے جو سبجیکٹ پڑھایا جاتا ہے اس کی تاریخ تین صدیوں سے زیادہ پرانی نہیں ہے، جب کہ مسلمانوں کے علمی ورثہ میں یہ موضوعات اس مخصوص نام سے گفتگو کا موضوع نہیں رہے ہیں۔ اس کے سبب مغربی دنیا میں بے شرمی کے ساتھ یہ بات مشہور کی گئی ہے کہ اس موضوع کے لحاظ سے اسلام کا دور عروج تاریکی کا دور رہا ہے۔ آدم اسمتھ جو معاصر علم معاشیات کا پہلا مصنف ہے کو اس علم کا

آدم ازلی (باوا آدم) کہا جانے لگا۔صحیح صورت حال یہ ہے کہ اسلام کا دور عروج تمام علوم کی ترقی پر محیط رہا ہے اور اس سے یہ مخصوص علم بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ فقہ کی کتابوں میں یہ مباحث معاملات مالیہ اور عقود کے تحت بیان ہوتے رہے ہیں۔اپنے عہد کی تمامی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے اور تیز رفتار عمومی ترقی اور عوامی فلاح کے ضامن علمی کام ہوتے رہے ہیں۔البتہ دورِ زوال میں مسلم علماء تقلید جامد کا شکار ہوئے اور نتیجتاً قوموں کے عروج وزوال سے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت کے مطابق زمانے کی زمام کاران لوگوں کے ہاتھ میں چلی گئی جو نئے تقاضوں کے تحت علم وتحقیق کا کام کرتے رہے۔

زمانے کی زمام کار مغربی دنیا کے ہاتھ میں گئی اور اس دور میں بلاشبہ تیز رفتار مادی ترقی ہوئی۔البتہ یہ نئی تہذیب جس فکری بگاڑ میں مبتلا تھی اس کے نتیجہ میں ظلم اور بربریت کا دور دورہ ہوگیا اور ترقی کے فائدہ سے آبادی کا بڑا حصہ محروم ہوگیا۔دراصل ہمہ جہت ترقی کا نسخہ کیمیا جس امت کے پاس تھا وہ خوابِ غفلت میں پڑی تھی جس کی وجہ سے دیگر تہذیبوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔

اب صورتِ حال یہ ہے کہ ادیان باطلہ ایک ایک کرکے ناکامی کا منہ دیکھنے لگے ہیں۔دوسری طرف بیسویں صدی کے نصف آخر سے مسلمانوں میں بیداری کی لہریں اٹھنے لگیں اور دیگر علوم کی طرح علم معاشیات میں بھی مسلم ماہرین نے کام شروع کیا۔ان مسلم ماہرین میں عصری علوم سے وابستہ افراد بھی تھے اور علمائے کرام بھی اور ایسے لوگ بھی جو دونوں علوم سے یکساں طور پر استفادہ کی صلاحیت رکھتے تھے۔اب تک اسلامی معاشیات میں جو کام ہوا ہے اس کے سلسلہ میں پورے یقین سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تمام متعلقہ امور میں اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت کی جاچکی ہے اور ایک متبادل نظامِ معیشت کے خدوخال واضح کیے جاچکے ہیں۔دوسری طرف یہ بات بھی حقیقت ہے کہ پیش کردہ اسلامی متبادل کی عملی صورت گری (Applications) ہنوز باقی ہے۔

سود اور قمار پر مبنی مروجہ نظام معاشیات نے بظاہر ترقی کی چکا چوندھ پیدا کردی ہے۔لیکن بحیثیت مجموعی انسانیت کرب سے بلبلا رہی ہے۔معاشی مسائل کو حل کرنے کی جتنی بھی کوشش کی جارہی ہے ان سے مسائل اور زیادہ الجھ رہے ہیں۔مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کا مصداق بن گیا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ بڑے پیمانے پر غیر سودی اور غیر قماری نظام معاشیات کے مختلف علمی اور عملی پہلوؤں کو پیش کرنے کے لیے ایسے ماہرین موجود ہوں جو ماخذ شریعت، قرآن وسنت پر نگاہ رکھتے ہوں اور موجودہ دنیا کے مسائل حیات کے پیش نظر مجتہدانہ بصیرت کے حامل ہوں۔دراصل بیسویں صدی کے چھٹی اور ساتویں

دہائی میں یہ کام شروع ہوگیا تھا لیکن اسلامی تمویل کے نام پر مروجہ طریقِ معیشت کے زیر سایہ فقہی گنجائشوں اور حیلوں کی بنیاد پر درمیانی مدت کے لیے تجاویز آنے لگیں اور ہمارے دینی اور عصری علوم دونوں کے ماہرین نے اپنا رخ اس کی طرف کرلیا۔ مسئلہ پوری معیشت کا تھا، صرف اس کے ایک جز تمویل کا نہیں تھا، لیکن ہمارے ارباب حل وعقد کی سانس پھول گئی اور وہ اپنا اصل کام بھول کر سہل راہ کی طرف چل پڑے۔ اس تناظر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ باہمت طلباء سامنے آئیں اور مروجہ معاشیات کی کنہیات پر مہارت حاصل کریں اور اسلامی متبادل آج کے زبان، اسلوب اور معیار پر پیش کریں۔ ایسے ماہرین کی حاجت ہے جو اس موضوع کے عصری تقاضوں سے واقف ہوں اور علوم دینی کی روشنی میں تفصیلات مرتب کرسکیں۔ عصری علوم سے فارغ طلباء کے لیے علوم دینیہ کی مہارت حاصل کرنے کے مقابلہ میں دینی علوم کے فارغین طلباء کی عصری علوم سے آگہی زیادہ قابلِ توجہ ہے۔ سنجیدہ فارغین دینی مدارس سے استدعا ہے کہ اس میدان کو اپنی علمی اور عملی کاوشوں کا مرکز توجہ بنائیں۔

زاویہ نظر

معاشی ترقی کے نئے محاذ

ایچ عبدالرقیب
جنرل سکریٹری، انڈین سنٹر فار اسلامک فائنانس CIF

مدارسِ اسلامیہ سے فارغ علماء سماج کی تبدیلی اور ان میں بہتری کے لیے کن نئے محاذوں میں اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں یہ ایک اہم سوال ہے جس پر سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کر کے ایک مفید اور مثبت و مؤثر لائحہ عمل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ عموماً دیکھا یہ جاتا ہے کہ مدارس سے عالمیت اور فضیلت کے بعد یہ نوجوان مسجد و منبر سے اپنے آپ کو وابستہ کرتے ہیں، کچھ آگے بڑھ کر مکتب اور مدرسہ قائم کر کے اپنا کام آگے بڑھاتے ہیں جس کی وجہ سے قال اللہ اور قال الرسول کی گونج ہماری سوسائٹی میں سنائی دیتی ہے۔ ان میں سے چند افتاء کا کورس کر کے فتاویٰ کے مسند پر براجمان ہو جاتے ہیں۔ مفتی اور قاضی بن کر وراثت اور وصیت کے مسائل، نکاح وطلاق اور فسخ کے معاملات میں امت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کو بلادِ عرب کے جامعات میں داخلہ مل جاتا ہے اور واپس آکر وہ مبعوث کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور ان میں سے چند مترجم کی حیثیت سے غیر ملکی سفارت خانوں میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ آج کل یہ رجحان بھی سامنے آیا ہے کہ وہ کالج اور یونیورسٹیز میں عربی اور اردو کے شعبہ جات میں داخلہ لے کر آگے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کالجز میں لکچررس اور پروفیسرس مقرر ہو جاتے ہیں۔

بدلے ہوئے حالات اور بدلتے ہوئے Scenario میں ٹھہر کر فارغین مدارس کو اپنی صلاحیتوں کو بہتر اور بھرپور انداز سے استعمال کر کے خود کو تبدیل کرنے اور شریعت اسلامی کے دائرے میں رہتے ہوئے

سماج اور سوسائٹی میں مفید اور مؤثر خدمات ادا کرنے پر یہاں متوجہ کرایا جارہا ہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اسلام کی پانچ بنیادوں میں سے چار یعنی کلمہ شہادت، نماز، روزہ اور حج پر امت مسلمہ ہند کی اور علماء کی توجہ الحمدللہ موجود ہے۔ کلمہ پر بھی محنت ہورہی ہے۔ نماز کی اقامت اور اس کی ادائیگی کا اہتمام ہورہا ہے۔ نہ صرف فرائض وسنن بلکہ نوافل میں اشراق، چاشت، اوابین، قیام اللیل اور صلوٰۃ التسبیح وتراویح پر بھی محنت ہورہی ہے۔ رمضان کے روزوں کے رکھنے، یہاں تک کہ شوال کے چھ روزے، عاشورہ کا روزہ اور دیگر نفلی روزوں کی بھی برحق ترغیب دی جاتی ہے۔ مالی عبادات میں حج کا شوق کافی بڑھا ہوا ہے اور عمرے کا بھی بڑا اہتمام ہورہا ہے۔ کئی ایک علماء کرام ان حج وعمرہ ٹراولز کی رہنمائی کا کام بھی انجام دے رہے ہیں۔ لیکن زکوٰۃ جو اسلام کے بنیادوں میں سے تیسرا اہم جز ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے مالداروں کے مال کی بدولت حکومت اور معاشرہ کے ذمہ داروں کے ذریعہ فقراء ومساکین کے حقوق کی ضمانت دی ہے، اس کی طرف علماء اور خاص طور پر فارغین مدارس کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

دورِ نبویؐ میں زکوٰۃ کی وصولی کے لیے باقاعدہ ایک نظم قائم کیا گیا تھا جس کے چار اہم شعبے تھے؛

(۱) عمال الصدقات یا عاملین صدقات	:	زکوٰۃ وصول کرنے والے افسران
(۲) کاتبین صدقات	:	حساب کتاب کے انچارج
(۳) خارصین	:	باغات میں پھلوں کی پیداوار کا تخمینہ لگانے والے
(۴) عمال علی الحمیٰ	:	مویشیوں کی چراگاہ سے محصول وصول کرنے والے

عاملین صدقات کے لیے آپؐ نے بڑے بڑے صحابہ جن میں امانت ودیانت، احساس ذمہ داری اور اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں ہوتی تھیں انھیں منتخب فرما کر مختلف قبیلوں کی طرف بھیجا۔ جن میں حضرت عمرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، عمر بن عاصؓ، عدی بن حاتمؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ شامل تھے۔

مالی نظام کا باقاعدہ حساب کا شعبہ زبیر بن عوامؓ کے سپرد تھا ان کی غیر موجودگی میں جہیم بن صلتؓ اور حذیفہ بن الیمانؓ صدقات کی آمدنی کے ذمہ دار تھے۔ عہدِ نبوی میں خارصین (Estimators) پیداوار کا تخمینہ لگانے والے اصحاب بھی موجود تھے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہر خراص تھے اور عبداللہ بن رواحہؓ کا شمار بھی انھیں میں سے ہوتا تھا۔ اسی طرح مویشیوں کے چراہ گاہوں سے وصولیابی

کے لیے بھی عمال مقرر تھے جن میں سعد ابن وقاصؓ، بلال بن حارثؓ اور ابو رافعؓ مشہور ہیں۔

خلیفہ راشد حضرت عمرؓ کے دور میں بھی اجتماعی نظم زکوٰۃ کی تفصیلات موجود ہیں۔عمر بن عبدالعزیز کے دور میں جب صدقہ و زکوٰۃ کی رقم لینے والا کوئی نہ تھا تو آپ نے فرمان جاری کیا کہ اس رقم سے غلاموں کو خرید کر آزاد کرو، شاہراہوں پر مسافروں کے لیے آرام گاہیں تعمیر کرو، اور ان نوجوان مرد و عورتوں کی مالی امداد کرو جن کا نکاح نہیں ہوا۔

آج ملیشیاء اور جنوبی افریقہ میں اور خود ہمارے ملک کے چند شہروں میں زکوٰۃ کا اجتماعی نظم چھوٹے بڑے پیمانہ پر ہوتا ہے۔اس کے لیے Socio-economic سروے کرایا جاتا ہے، جس کی بنیادوں پر مختلف طبقات میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم ہوتی ہے۔(تفصیلات کے لیے راقم کا کتابچہ: اجتماعی نظمِ زکوٰۃ ملاحظہ فرمائیں)

ان تفصیلات کے ذریعہ یہ بات واضح ہوسکتی ہے کہ صرف زکوٰۃ کے نظام کو قائم کرنے کے نتیجہ میں کتنے نئے شعبے علم کے حصول اور کام کے ذرائع کے ہمارے سامنے کھلتے ہیں۔اکاؤنٹ، کامرس اور آڈیٹنگ، سروے اور ضروریات کی صحیح معلومات کے لیے شماریات (Statistics)، وصولیات کے فن اور طریقوں کے لیے Public Relations(PR) اور علم نفسیات (Psychology)، غربت اور پسماندگی کی معلومات کے لیے عمرانیات (Sociology)، ابن سبیل (مسافروں) کے لیے آرام گاہیں تعمیر کرنی ہوں تو تعمیرات پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

انتہائی غربت اور بھوک و فاقہ کے خاتمہ کے لیے ۲۰۰۰ء میں اقوام متحدہ نے دنیا بھر کے حکمرانوں کے ساتھ مل کر ایک اعلامیہ Millenium Development Goals کے نام سے پندرہ سالہ ایک گلوبل منصوبہ بنایا تھا۔ پھر ۲۰۱۵ء میں آئندہ پندرہ سالوں کے لیے Sustainable Development Goals تیار کیا جس کے پیش نظر بھی غربت کا خاتمہ، صحت، تعلیم، صاف پینے کے پانی کی فراہمی، صحت و صفائی، ماحولیات کی حفاظت وغیرہ مشتمل ہے۔زکوٰۃ کے نظام کے قیام کو بھی اس SDG سے جوڑا ہے۔اب جبکہ دنیا نے زکوٰۃ کے سسٹم کو گلوبل منصوبہ سے جوڑا ہے۔ملت اسلامیہ ہند کا اور خاص طور پر علماء کرام اور فارغین مدارس پر فرض ہے کہ وہ نماز، روزہ اور حج کے اہتمام کے طرح زکوٰۃ کے اجتماعی نظم وانصرام کے لیے علوم وفنون کے ان میدانوں کو اپنے کیریر کا حصہ بنائیں جس سے دین کے گم کردہ اور کم توجہ فرض کی طرف لوگ متوجہ ہوں اور مقاصد شریعت کے حصول کا باعث بنیں۔اس سے امید ہے کہ

دنیا میں غربت اور فاقہ کا خاتمہ ہوگا اور خوشحالی میں اضافہ ہوگا اور آخرت میں رضائے الٰہی کا باعث بھی۔

تجارت اور انٹرپرینورشپ:

علماء وفضلاءِ مدارس کے لیے معاشی ترقی کا ایک اہم ترین ذریعہ تجارت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو جائز رزق عطا فرمایا ہے اس میں دس میں سے نو حصے تجارت کے ذریعے عطا فرمائے ہیں۔ تسعة اعشار الرزق من التجارة۔ تجارت میں محض روایتی تجارت یعنی سادہ کاروبار ہی شامل نہیں ہے بلکہ ہر سرگرمی شامل ہے جس میں انسان اپنی ذاتی محنت سے روزی حاصل کرتا ہے اس میں صنعت بھی شامل ہے۔ دستکاری بھی اور وہ تمام معاملات شامل ہیں جو انسان خطرہ مول لے کر کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت سے پہلے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کا سامان لے کر تجارتی سفر کیا تھا اور ایک مثالی تاجر کی حیثیت سے ابھرے تھے۔ ہجرت کے بعد آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد اپنا گھر بنانے سے پہلے سوق المدینۃ Medina Market قائم کیا اور یہودیوں کی اجارہ داری اور استحصال کے خلاف عملی اقدام کر کے گویا اس بات کا اعلان کیا کہ سماج کی خوش حالی کے لیے رزق حلال کی طلب اور معاشی سرگرمی میں حصہ داری ضروری ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: الجالب الی سوقنا کالمجاهد فی سبیل الله جو ہمارے مارکٹ میں خرید وفروخت کرے گا وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مدینہ مارکٹ سیرت نبویؐ کا ایک گم نام گوشہ ہے جس کی تفصیلات ہمارے علماء وفضلاء کو جاننے کی ضرورت ہے۔

مدینہ میں صحابہ کرام کا مشغلہ کیا تھا؟ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ وہ خود تو اصحاب صفہ میں سے تھے، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہوتے تھے لیکن مہاجرین بازاروں میں مشغول اور انصار کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سے تمام ہی اصحاب تاجر پیشہ تھے لیکن ان میں سے چار صحابہ حضرت عثمان غنیؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، زبیر بن العوامؓ اور طلحہ بن عبید اللہؓ کی دولت کا اندازہ کیا جائے تو اس کا مقابلہ موجودہ دور کے کھرب پتیوں سے کیا جاسکتا ہے۔

اکیسویں صدی کی اس دنیا میں معاشی ترقی کا دارومدار صرف قدرتی وسائل کی کثرت پر نہیں بلکہ انسانوں کی فکری اپج (Creativity)، فنی ایجادات (Technical Innovation)، ہنرمندی (Skill Development) اور کاروبار کی آزادی پر ہے۔ مثال کے طور پر جاپان میں کاشت کاری کے لیے زمین موجود نہیں ہے تو وہ چھوٹے بڑے جہازوں میں اپنی غذا اگانے کی کامیاب کوشش کر رہے ہیں۔ آج سرمایہ کاری کے لیے دنیا بھر میں انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنے منصوبے اور کاروباری پراجکٹس کو لوگوں کے

سامنے پیش کر کے سرمایہ حاصل کیا جارہا ہے جسے Crowd Funding کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

آج کاروبار میں مسابقت کی دوڑ ہورہی ہے اور جو تکنیک یا مصنوعات کو نئے انداز اور بہتر فائدہ مندی کی صورت میں مارکیٹ میں نہیں لایا جاتا اس کو لوگوں میں مقبول عام نہیں بنایا جاسکتا۔ ارشاد نبوی ہے: من صنع منکم شیئاً فلیحنہ تم میں سے اگر کوئی شخص کوئی چیز بنائے اس کو بہت خوبصورت اور بہتر انداز سے بنائے اور پرفیکشن کے ساتھ بنائے۔ اس طرح ایک مسلمان تاجر اپنی مصنوعات بہترین طریقہ سے تیار کرتا ہے تو ایک طرف مارکیٹ میں اس کے ذریعہ مسابقت ہی نہیں کرتا بلکہ ہدایت نبویؐ کی تعمیل بھی کرتا ہے۔ بعض اوقات تاجر کچھ نئے طریقہ اور نئے انداز سے ایسے products اپنی مہارت سے پیدا کردیتے ہیں کہ اس میں ویلیو ایڈ (Value add) ہو کر ایسی چیز تیار ہوگئی جو مارکیٹ میں نئی ہو اور اس کی مانگ بھی۔

آجکل انٹر پرینورشپ کے نام کا بڑا چرچا ہے جس کی طرف بھی ہمارے علماء وفضلاء کی توجہ ہونی چاہئے۔ جو دراصل نئے بزنس کو شروع کرنے کا دوسرا نام ہے۔ اپنی اختراع سے نئے مصنوعات یا نئے انداز کے سرویس کے طور طریقوں کو رائج کرنا، خطرات کو انگیز کرنا، اس کی توسیع وترقی کے لیے نئے مواقع کی تلاش کرنا اور پیداواری عمل میں ندرت اور مارکٹنگ کے انداز میں نئے انداز کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔

Startups کا نام بھی ہر جگہ لیا جارہا ہے اور Flipkart, Snapdeal, Ola,Paytm وغیرہ جیسے تقریباً چار ہزار نئے کام شروع ہوچکے ہیں اور اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ۲۰۲۰ء تک اس کی تعداد بارہ ہزار ہوجائے گی۔

ایک اور نئے قسم کا کاروبار جو پوری دنیا میں تیزی سے ابھر رہا ہے وہ حلال بزنس کے نام سے موسوم ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا بھر میں حلال ٹورس اور مہمان نوازی، حلال ماکولات ومشروبات، حلال ادویات، حلال فیشن کے اشیاء (Cosmetics) اور حلال میڈیا اور تفریحات پر مشتمل ہے۔ ان تمام صنعتوں اور تجارتی اداروں میں شریعہ سرٹیفکٹ دینے کے لیے بھی علماء وفضلا کی ضرورت ہے جو شریعت کے علم کے علاوہ ان کاروباری سرگرمیوں اور مصنوعات کے بارے میں بھی بخوبی آگاہی اور خصوصی علم حاصل کی ہوں۔ یہ حلال انڈسٹریز مستقبل قریب میں اربوں ڈالر کا کاروبار ہوگا اور دنیا بھر میں شریعت کے جاننے والوں کی مانگ ہوگی۔ یہ جان کر حیرت ہوگی کہ گجرات کی دو غیر مسلم خواتین جو امریکہ میں تھیں واپس آکر IBA کے نام سے Halal Care Productcs کا اجرا کیا ہے۔ تجارت کے پیچ وخم کو سیکھنے، اس میں

ماہرانہ کمال حاصل کرنے کے لیے Business Administration, Skill Development Management اور Market Strategies کے کورس میں داخلہ لے کر فارغین مدارس اس میدان میں قدم رکھ کر اپنے کیریر کو شاندار بنا سکتے ہیں اور ملک وملت کی ترقی میں حصہ دار بھی بن سکتے ہیں۔

اسلامی بینکنگ اور سرمایہ کاری:

ملک عزیز کا بینکاری نظام سود کی بنیادوں پر قائم ہے اور کوشش ہو رہی ہے کہ بلاسودی عدل وقسط اور اخلاقی اقدار پر مبنی اسلامی سرمایہ کاری اور بنکاری کا اجرا ہو یا کم از کم بلاسودی دریچے Interest Free Windows مروجہ بینکوں میں کھولے جائیں (جس کی سفارش ریزو بینک آف انڈیا کی ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی نے کی ہے، لیکن مرکزی حکومت اسے روبعمل لانے میں پس وپیش کر رہی ہے)۔ لیکن دیر یا سویر یہ نظام رحمت ملک میں آ کر رہے گا انشاء اللہ۔ اس قسم کے بینکوں کو صحیح رخ پر شریعت کے خطوط پر چلانے کے لیے علماء کرام اور فضلاء کو فقہ المعاملات کے اپنے علم کو موجودہ بنکاری کے قوانین پر انطباق کر کے صحیح رخ پر چلانا ہوگا اور ان کے آئندہ کے کاموں کا ایک وسیع وعریض میدان شامل ہوگا۔ فی الوقت کوآپریٹیو سوسائٹیز کے تحت مختلف میکروفائنانس اور چھوٹے کاروباریوں کے لیے بلاسودی سرمایہ کاری کا کام ہو رہا ہے اس میں بھی فارغین مدارس کے لیے مواقع فراہم ہیں۔

سرمایہ کاری کے لیے جوائنٹ اسٹاک کی کمپنیاں ہیں جن میں شریعت کے دائرے میں آنے والے (Shariah Compliant) اسٹاکس کی نشاندہی کے لیے افراد اور اداروں کی ضرورت ہے۔ اسٹاک کے مارکیٹ میں نفع مندی کے ساتھ ہی شریعت کے اخلاقی اقدار پر پورے اترنے والے اسٹاکس کی جانچ کا کام کرنے کے لیے شریعت کے امور ومسائل سے جانکاری کے حامل فارغین مدارس کی ضرورت ہے۔

اسی طرح روایتی انشورنس کے بجائے تعاونی اور اسلامی اصولوں پر مبنی انشورنس یعنی تکافل کا بھی ایک میدان ہے اور بڑے بڑے Infrastructure کے development کے لیے صکوک (Sukuk) کے اجرا اور اس پر مسلسل نگہبانی کے لیے شریعۃ اسکالرس درکار ہیں فارغین مدارس ملک اور بیرونِ ملک جا کر ان جدید سرمایہ کاری کے مختلف کورسس میں داخلہ لے کر تخصیص (Specialisation) حاصل کریں یہ آج کی ضرورت ہے اور مستقبل قریب میں نہ صرف ملک میں بلکہ پوری دنیا میں اس کے بہترین مواقع فارغین مدارس کو حاصل ہوں گے۔

آج مارکیٹ میں بہت ساری پونزی اسکیمیں (Ponzi Schemes) اسلامی سرمایہ کاری کے خوشنما

ناموں سے بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہیں اور مارکیٹ کے معروف نفع کی شرح سے بہت زیادہ رقم investors کو دے رہی ہیں معلوم ہوا کہ اس کی پشت پناہی علماء کرام بھی کررہے ہیں اور فضلاء وفارغین مدارس بھی بڑے پیمانے پر اس میں اپنا سرمایہ لگا رہے ہیں، جو دراصل ایک دھوکہ کا سودا ہے جس میں اسکیم چلانے والے اپنے انوسٹرس کو منافع نئے انوسٹرس کے سرمایہ سے دیتے ہیں نہ کہ ان investments کے حقیقی نفع سے۔ اگر علماء وفضلاء تجارت اور سرمایہ کاری کے اسلامی اصولوں اور ضوابط سے کما حقہ واقف ہوں گے۔ اکاؤنٹنگ اور آڈیٹنگ کے طریقوں سے آگاہ ہوں گے تو ان پونزی اسکیمیں کا پول کھل جائے گا اور وہ لوگوں کے بے وقوف بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے اور لوگ حلال اور طیب تجارتوں کی طرف متوجہ ہوں گے۔

آخر میں یہ بات عرض کرنی ہے کہ ان تینوں امور یعنی زکوٰۃ کے اجتماعی نظم، تجارت وانٹر پرینور شپ اور اسلامی سرمایہ کاری میں جہاں مرد علماء وفارغین کو بھرپور حصہ لینا ہے اور اس کے لیے خصوصی تعلیم و تربیت کے ذریعہ اپنا رول ادا کرنا ہے، وہیں خواتین عالمہ اور فاضلہ بھی شریعت کے حدود میں رہ کر اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں اور انھیں بھی معاشی ترقی کے لیے تجارت اور سرمایہ کاری کے میدان میں آگے بڑھنا چاہیے۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ اور نبی کریم کے قائم کردہ مدینہ مارکیٹ میں خواتین تاجرات کی موجودگی اور ان کے کاموں کی نگرانی کے لیے خواتین محاسبوں کا تقرر مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ کیا ہم All Women Market (صرف خواتین کے لیے مخصوص مارکیٹ) اور گھر بیٹھے (Networking) کے مراکز قائم کرکے اس کا آغاز کرسکتے ہیں؟

زاویہ نظر

طالب علم
ملت کی امانت سے ملت کی امامت تک

خان یاسر
اکیڈمک سپروائزر، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

یعقوب انتہائی سمجھدار، سنجیدہ اور نیک لڑکا تھا۔ علم سے دلچسپی نہیں، عشق تھا مگر کیا کریں گھریلو حالات اچھے نہ تھے۔ والد صاحب روز محنت مزدوری کرتے تبھی گھر کا گزارہ ہو پاتا تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ لڑکا ہاتھ بٹائے۔ یہ خواہش غلط بھی نہیں تھی، آخر بیٹے کا یہ فرض ہے کہ وہ والدین کا سہارا بنے۔ لیکن یعقوب کو وقت کے مروجہ پیشوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ کاہل نہ تھا مگر محنت علم کے میدان میں کرنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر وہ ایسا کرے گا تب بھی اپنے حصے کا رزق اسے مل کر رہے گا۔ لہذا وہ ایک فرمانبردار بیٹے کی طرح والد کا کہا مانتے ہوئے کچھ پیشہ تو سیکھتا لیکن وہاں سے فارغ ہوتے ہی، اپنے آرام کا خیال چھوڑ کر، علم کی پیاس بجھانے میں مشغول ہوجاتا۔ کام کے بعد بیٹے کو گھر میں نہ دیکھ کر والد ناراض ہوتے۔ انہیں پتہ تھا کہ ان کا بیٹا بازاروں میں آوارہ گردی کرنے والا نہیں ہے، وہ ضرور بڑے مولانا کے درس میں شریک ہونے گیا ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوتا۔ بیٹے کی اس ضد سے پریشان والد ایک دن بیچ درس میں آدھمکے اور یعقوب کو گھر لے گئے؛ سمجھایا کہ: بیٹا! یہ جو درس دے رہے ہیں انہیں مال کمانے کی فکر نہیں کرنی ہے، مگر تم غریب ہو، تمہیں فکر معاش پر زیادہ دھیان دینا ہوگا۔ یعقوب نے والد صاحب کی بات تو سن لی مگر جانتا تھا کہ اس کی اڑان اس فکر معاش سے کہیں بلند ہے۔ چنانچہ اس نے تمام تر رکاوٹوں کے باوجود وقت

کے بڑے بڑے علماء وفقہاء سے تعلیم حاصل کی۔خصوصاً حدیث وفقہ میں درک حاصل کیا اور ایک عالمِ دین، فقیہ اور پھر سلطنت عباسیہ کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کی حیثیت سے اپنی الگ پہچان بنائی۔ اس غریب لڑکے کی محنت اور لگن کا اجر اس دنیا میں بھی اللہ نے بھرپور دیا۔آج تاریخ اس غریب لڑکے کو امام ابو یوسفؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

یہ سوچ کر علم کے قدردانوں کی روح کانپ اٹھتی ہے کہ امام ابو یوسفؒ اپنی جائز مجبوریوں کے آگے ہتھیار ڈال کر اگر اپنے علمی سفر کو ترک کر دیتے تو کیا ہوتا؟

....

دنیا میں انسان کے پاس اصل سرمایہ صرف اس کی زندگی ہے۔اس زندگی یا بالفاظ دیگر 'مہلتِ عمل' میں وہ کیا، کیسے اور کس قدر کام کرتا ہے اسی پر اس کی کامیابی کا دار و مدار ہے۔ عام طور پر انسان ہوش سنبھالتے ہی (بسا اوقات اس سے قبل ہی) اپنے آپ کو کسی نہ کسی تعلیم گاہ میں پاتا ہے۔یہیں بچپن اور لڑکپن کا زمانہ گزرتا ہے؛ فکر کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں؛ عمر کے ساتھ ساتھ حوصلے اور عزائم بھی جوان ہوتے ہیں اور ایک مرحلہ فراغت کا سامنے آتا ہے۔کم ہمت طالب علم یہیں ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور جواں عزم طلبہ اسی نقطے سے بلندیوں کو چھو لینے کے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ابتدائی تعلیم کا زمانہ ان کے لئے اس تیز رفتار دوڑ کے مترادف ہوتا ہے جو کسی بھی ہوائی جہاز کو 'ٹیک آف' سے پہلے ائیر پورٹ کے رن وے پر لگانی پڑتی ہے۔'ٹیک آف' کا یہ مرحلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ہوئی جہاز کا پائلٹ اگر اس لمحے میں خطا کر جائے تو عموماً کفِ افسوس ملنے کے لئے باقی نہیں بچتا۔لیکن وہ زندگی ... ہماری ذاتی زندگی... جس کے ہم خود پائلٹ ہیں وہ اگر 'ٹیک آف' کے اس مرحلہ پر غلطیوں سے دوچار ہو جائے تو زندگی بھر کا افسوس ہمارے حصے میں آتا ہے اور قومی زندگی ایک ایسی شخصیت سے محروم ہو جاتی ہے جس میں بالقوئ طور پر ابوالہیثم یا ابو یوسف بن کر چمکنے کی صلاحیت موجود تھی۔

اگر آپ اس سال تعلیم کے ایک مرحلے سے فارغ ہو رہے ہیں تو آپ کے سامنے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا آپ اللہ کی بخشی ہوئی سب سے بڑی نعمت اور امانت... یعنی اپنی زندگی... کا یہ بڑا فیصلہ جیسے تیسے لیں گے یا سنجیدگی سے اس طرح لیں گے جیسے ملت کے مقدر کے ایک ستارے کو لینا چاہیئے؟؟؟

فیصلہ آپ کا اور صرف آپ کا ہے۔اگر آپ کا رجحان ''جیسے تیسے'' کی طرف ہے تو آپ درج ذیل خطوط پر سوچیں گے:

(۱) جہاں میرا لنگوٹ یار داخلہ لے رہا ہے، میں وہیں داخلہ لوں گا۔

(۲) جس میدان میں پیسہ کمانے کا امکان زیادہ ہے، اسی میں آگے بڑھوں گا۔

(۳) جس کورس میں محنت کم کرنی پڑتی ہے اور ڈگری بھی مل جاتی ہے، بس اسی میں داخلہ لے لیتا ہوں۔

(۴) جو تعلیمی ادارہ گھر سے قریب ہے، اسی میں داخلہ لینا مناسب ہے۔

(۵) دلچسپی تو نہیں ہے لیکن دنیا کیا کہے گی؟ چنانچہ اسی کورس میں داخلہ لے لیتا ہوں جس میں خاندان کے سب لوگ داخلہ لیتے ہیں۔

لیکن اگر آپ 'چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی' والے طریقے پر عمل نہیں کرنا چاہتے ہیں اور اپنے کریئر کے سلسلے میں سنجیدہ ہیں تو سب سے پہلے اس مادہ پرست دنیا میں پیدا ہونے کے باوجود عقلِ سلیم وقلبِ صمیم کا استعمال کر پانے کے لئے مبارکباد قبول کیجئے اور درج ذیل مشوروں پر عمل کیجئے:

(۱) **میں کہاں کھڑا ہوں**؟ اپنی قابلیت، صلاحیت اور دلچسپیوں کا صحیح اور حقیقت پسندانہ اندازہ لگائیے۔ اپنی شخصیت کی کمزوریوں اور طاقتوں پر غور کیجئے۔ خصوصاً اس بات پر کہ کن موضوعات پر پڑھتے اور غور وفکر کرتے ہوئے وقت کے گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔

(۲) **مجھے کس مقام کو پانا ہے**؟ یہ متعین کرتے وقت مقصد بھی مستحضر رہے کہ آپ کے پیشِ نظر اصلاً مال و دولت، شہرت وشوکت کا حصول نہیں ہے؛ رضائے الٰہی کا حصول ہے اور دیگر اغراض اگر کچھ ہیں تو اس کے تابع ہیں۔ آپ کی منزل ہی راستے کا تعین کرے گی اور اس بات کا بھی کہ آپ اس راستے پر چلیں گے کیسے۔ اپنے کریئر کے سلسلے میں اپنی قابلیت، صلاحیت اور دلچسپیوں کا اندازہ لگانے کے بعد سنجیدہ دوستوں، والدین اور خصوصاً اساتذہ سے مشورہ کیجئے۔ طے کیجئے کہ اپنی فطرت و استعداد کے مطابق آپ کس میدان میں بہتر خدمات پیش کر سکتے ہیں۔ اس اہم مرحلے میں متعدد متبادلوں پر کھلے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ چھاننے، پھٹکنے، تبادلہ خیال اور مستقل غور وفکر کے بعد ہی اپنی اہلیت اور دلچسپی کی مناسبت سے کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کیجئے۔

(۳) **اب آگے کیا کرنا ہے**؟ جب آپ اپنے کریئر کا ایک نصب العین متعین کر لیں تو اس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے لائحہ عمل کیا ہو۔ مثلاً ذاتی طور پر کتنی اور کس قسم کی محنت کی ضرورت ہے؛ خود میں کن صلاحیتوں کو فروغ دینے یا کن صلاحیتوں کو پیدا کرنے کی حاجت ہے؛ کس طرح کے علوم کو پڑھنا اور کن میدانوں میں تحقیق و تخصص سود مند ہوگا۔ اس سب میں کتنے سال کا

وقت صرف ہوگا وغیرہ۔

(۴) **پہلا قدم کیسے لوں؟** یہ طے ہونے پر کہ مجھے کیا کرنا ہے، عملاً اس راستے پر چل پڑنا ہے۔ شیخ چلی کی طرح بس خواب نہیں بُننے ہیں۔ خیال رہے کہ اگر آپ کہیں داخلہ لے رہے ہیں تو ذہن میں یہ واضح ہونا چاہئے کہ منزل کے حصول میں یہ پڑاؤ محض وقت گزاری نہ ہو۔ آپ کو فوراً اپنے مقصد کی مناسبت سے بہترین تعلیمی کورسز، ان کورسز کی پیشکش کرنے والے بہترین تعلیم گاہوں کی فہرست تیار کر لینی ہے۔ داخلے کے طریقہ کار، اہم تاریخیں، داخلہ امتحانات، درکار اسناد وغیرہ کی تفصیلات سے کماحقہ آگاہ رہنا ہے۔ ایک سے زائد جگہوں پر کوششیں کرنی ہیں اور اپنی ترجیحات کے اعتبار سے داخلے کا حتمی فیصلہ لینا ہے۔

(۵) ہر مرحلے میں اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگئے کہ آپ صحیح کریئر کے انتخاب میں کامیاب ہوں اور عزم مصمم کیجئے کہ: ''مجھ کو زندگی میں..................مقام پر پہنچنا ہے جس کے لئے فی الحال مجھے ....ادارے کے ....کورس میں داخلہ لینا ہے۔ یہ شعوری فیصلہ میں اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے لے رہا ہوں کہ میں صرف اپنے کریئر کا نہیں بلکہ جنت کے حصول کے ایک راستے انتخاب کر رہا ہوں۔ وہ راستہ جس پر مجھے ذوق وشوق کے ساتھ انشاء اللہ پوری زندگی چلنا ہے۔''

جی ہاں! جنت کے حصول کا راستہ۔ کیونکہ جنت کا حصول اس بات پر منحصر ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا کیا کیا؟ اور زندگی کے ساتھ آپ کیا کرنے والے ہیں اس کا فیصلہ بہت حد تک اس بات پر منحصر ہے کہ آپ اپنے لئے کیسا کریئر چنتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق انسان اپنی نوکری یا بزنس میں اپنے وقت کا ستر سے پچھتر فیصدی حصہ صرف کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کریئر کے انتخاب کے بعد اگر کوئی فرد پچاس برس زندہ رہا تو اسے ان میں سے تقریباً ساڑھے سینتیس سال اس انتخاب کی نذر کرنے ہوں گے۔ جو فیصلہ آپ لینے والے ہیں اس کی اہمیت کا شاید اس سے بہتر اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

ہزاروں لاکھوں طلبہ، ہر سال ملت کے مختلف اداروں سے فارغ ہوتے ہیں، وہ اگر بھیڑ چال چلنے کے بجائے ایک شعوری فیصلہ کر کے اپنے کریئر اور زندگی کو آگے بڑھائیں تو وہ نئے نئے میدانوں کو سر کریں گے اور ہر میدان میں اسلام کی نمائندگی کا فریضہ انجام دے سکیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ دن دور نہیں جب اسلام کا انقلاب آفریں پیغام خوشبو کی طرح اس ملک کے گوشے گوشے میں پھیل جائے گا کیونکہ اُس وقت لوگوں کو اسلام صرف تقریروں اور تحریروں ہی میں نہیں بلکہ اپنے ساتھ مختلف میدانوں میں کام کرنے والوں کی زندگیوں میں نظر آئے گا... اور دنیا کی کوئی بھی طاقت کردار کی خوشبو اور اس کی قوت تسخیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

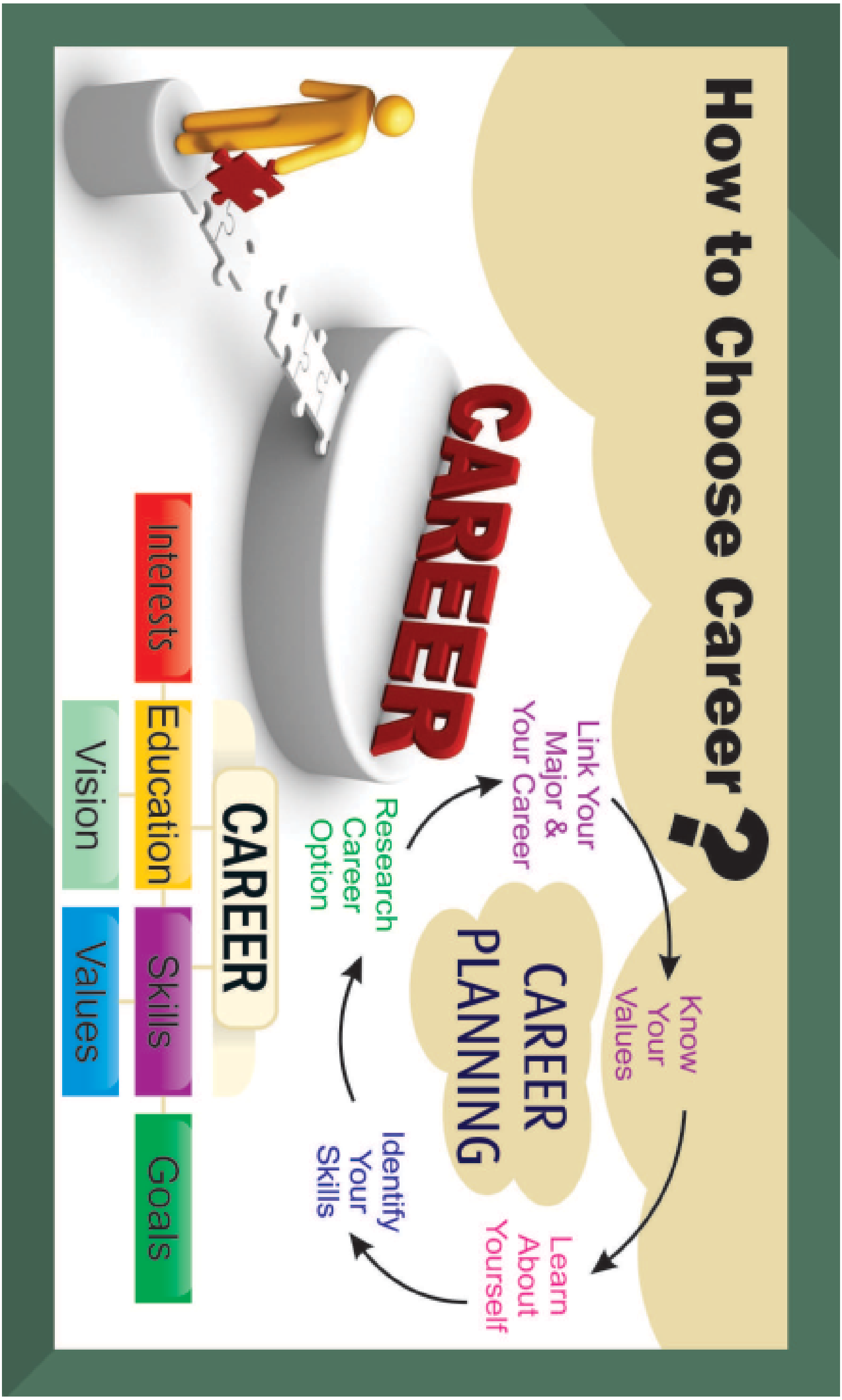
How to Choose Career?
CAREER
CAREER PLANNING
Know Your Values
Learn About Yourself
Identify Your Skills
Research Career Option
Link Your Major & Your Career
CAREER
Interests
Education
Skills
Goals
Vision
Values

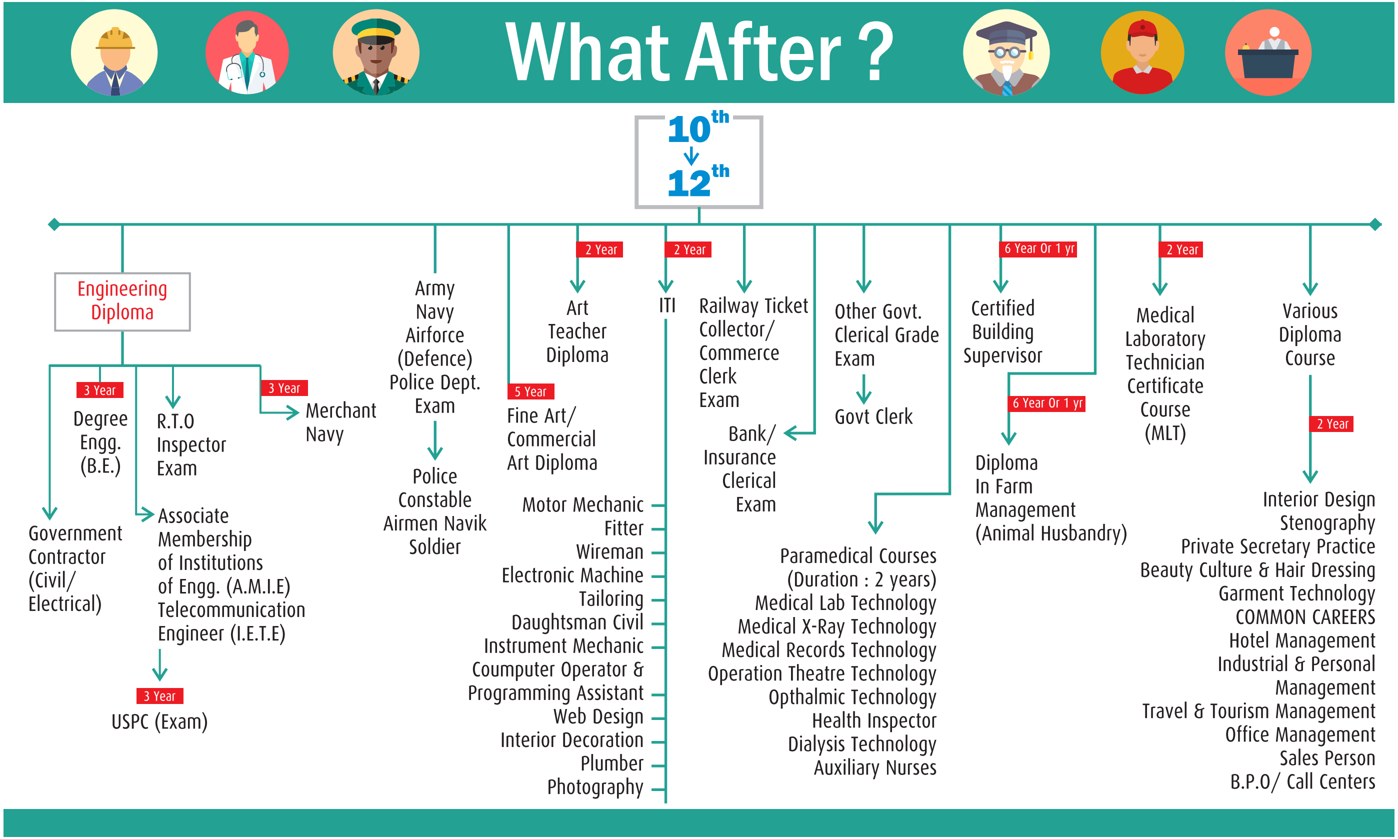
What After ?
10th
12th
Engineering Diploma
3 Year
Degree Engg. (B.E.)
Government Contractor (Civil/ Electrical)
R.T.O Inspector Exam
Associate Membership of Institutions of Engg. (A.M.I.E) Telecommunication Engineer (I.E.T.E)
3 Year
USPC (Exam)
3 Year
Merchant Navy
Army Navy Airforce (Defence) Police Dept. Exam
Police Constable Airmen Navik Soldier
5 Year
Fine Art/ Commercial Art Diploma
2 Year
Art Teacher Diploma
2 Year
ITI
Motor Mechanic
Fitter
Wireman
Electronic Machine
Tailoring
Daughtsman Civil
Instrument Mechanic
Coumputer Operator & Programming Assistant
Web Design
Interior Decoration
Plumber
Photography
Railway Ticket Collector/ Commerce Clerk Exam
Bank/ Insurance Clerical Exam
Other Govt. Clerical Grade Exam
Govt Clerk
Paramedical Courses (Duration : 2 years)
Medical Lab Technology
Medical X-Ray Technology
Medical Records Technology
Operation Theatre Technology
Opthalmic Technology
Health Inspector
Dialysis Technology
Auxiliary Nurses
6 Year Or 1 yr
Certified Building Supervisor
6 Year Or 1 yr
Diploma In Farm Management (Animal Husbandry)
2 Year
Medical Laboratory Technician Certificate Course (MLT)
Various Diploma Course
2 Year
Interior Design
Stenography
Private Secretary Practice
Beauty Culture & Hair Dressing
Garment Technology
COMMON CAREERS
Hotel Management
Industrial & Personal Management
Travel & Tourism Management
Office Management
Sales Person
B.P.O/ Call Centers

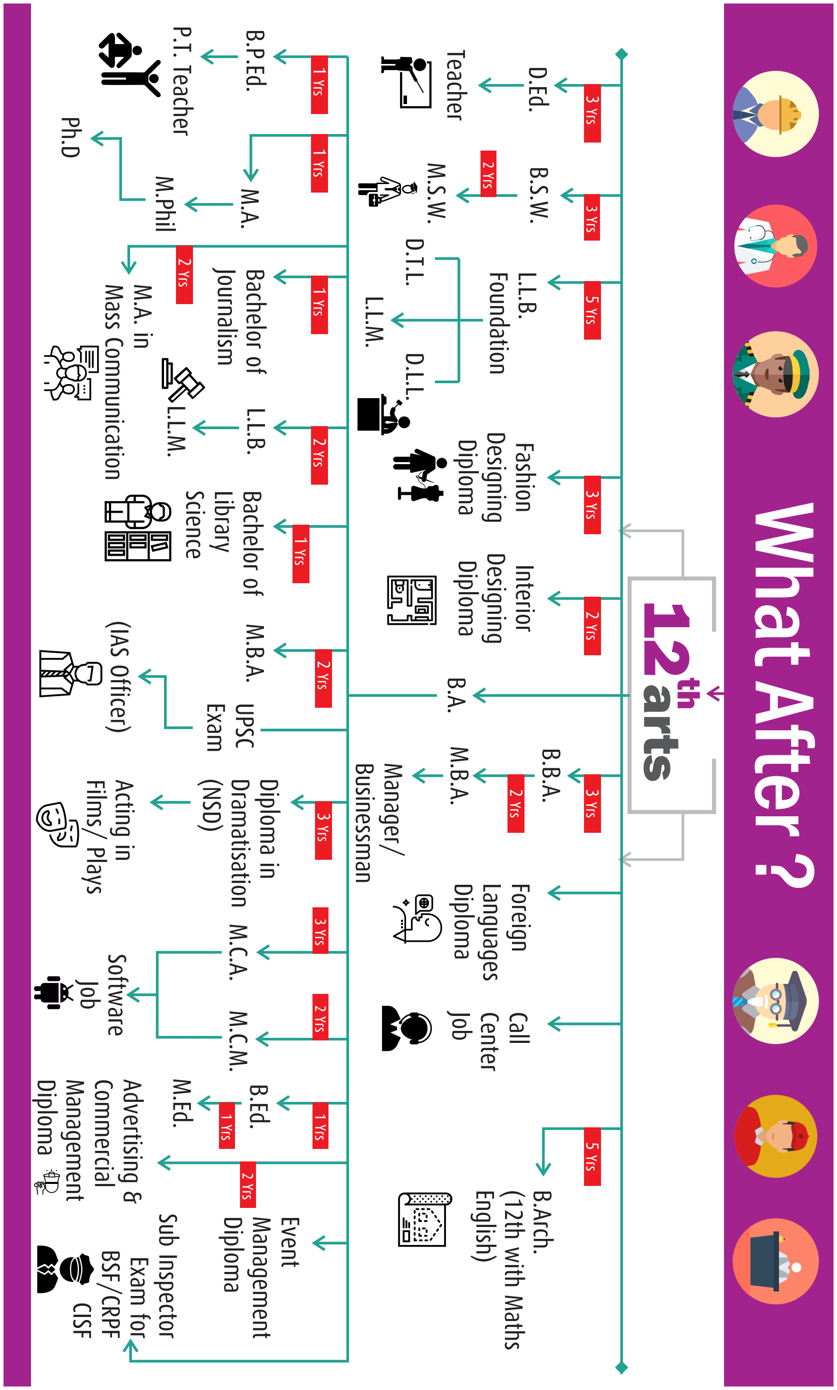
What After ?
12th arts
3 Yrs
D.Ed.
Teacher
3 Yrs
B.S.W.
2 Yrs
M.S.W.
5 Yrs
L.L.B.
Foundation
D.T.L.
L.L.M.
D.L.L.
3 Yrs
Fashion
Designing
Diploma
2 Yrs
Interior
Designing
Diploma
B.A.
3 Yrs
B.B.A.
2 Yrs
M.B.A.
Manager/
Businessman
Foreign
Languages
Diploma
Call
Center
Job
5 Yrs
B.Arch.
(12th with Maths
English)
1 Yrs
B.P.Ed.
P.T. Teacher
1 Yrs
M.A.
M.Phil
Ph.D
1 Yrs
Bachelor of
Journalism
2 Yrs
M.A. in
Mass Communication
2 Yrs
L.L.B.
L.L.M.
1 Yrs
Bachelor of
Library
Science
2 Yrs
M.B.A.
UPSC
Exam
(IAS Officer)
3 Yrs
Diploma in
Dramatisation
(NSD)
Acting in
Films/ Plays
3 Yrs
M.C.A.
2 Yrs
M.C.M.
Software
Job
1 Yrs
B.Ed.
1 Yrs
M.Ed.
2 Yrs
Advertising &
Commercial
Management
Diploma
Event
Management
Diploma
Sub Inspector
Exam for
BSF/CRPF
CISF

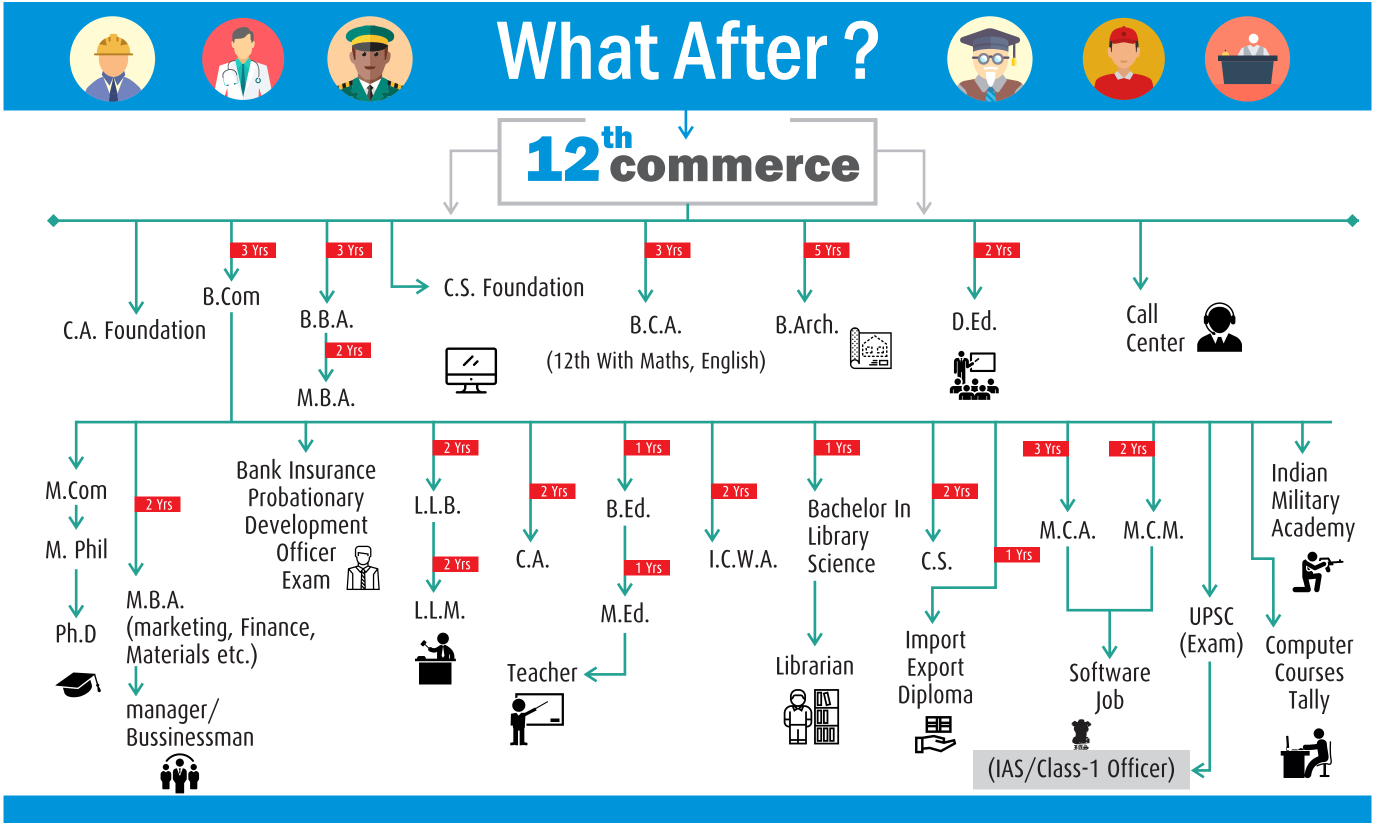
What After ?
12th commerce
C.A. Foundation
3 Yrs
B.Com
3 Yrs
B.B.A.
2 Yrs
M.B.A.
C.S. Foundation
3 Yrs
B.C.A.
(12th With Maths, English)
5 Yrs
B.Arch.
2 Yrs
D.Ed.
Call Center
M.Com
M. Phil
Ph.D
2 Yrs
M.B.A.
(marketing, Finance, Materials etc.)
manager/ Bussinessman
Bank Insurance Probationary Development Officer Exam
2 Yrs
L.L.B.
2 Yrs
L.L.M.
2 Yrs
C.A.
1 Yrs
B.Ed.
1 Yrs
M.Ed.
Teacher
2 Yrs
I.C.W.A.
1 Yrs
Bachelor In Library Science
Librarian
2 Yrs
C.S.
1 Yrs
Import Export Diploma
3 Yrs
M.C.A.
2 Yrs
M.C.M.
Software Job
UPSC (Exam)
(IAS/Class-1 Officer)
Indian Military Academy
Computer Courses Tally

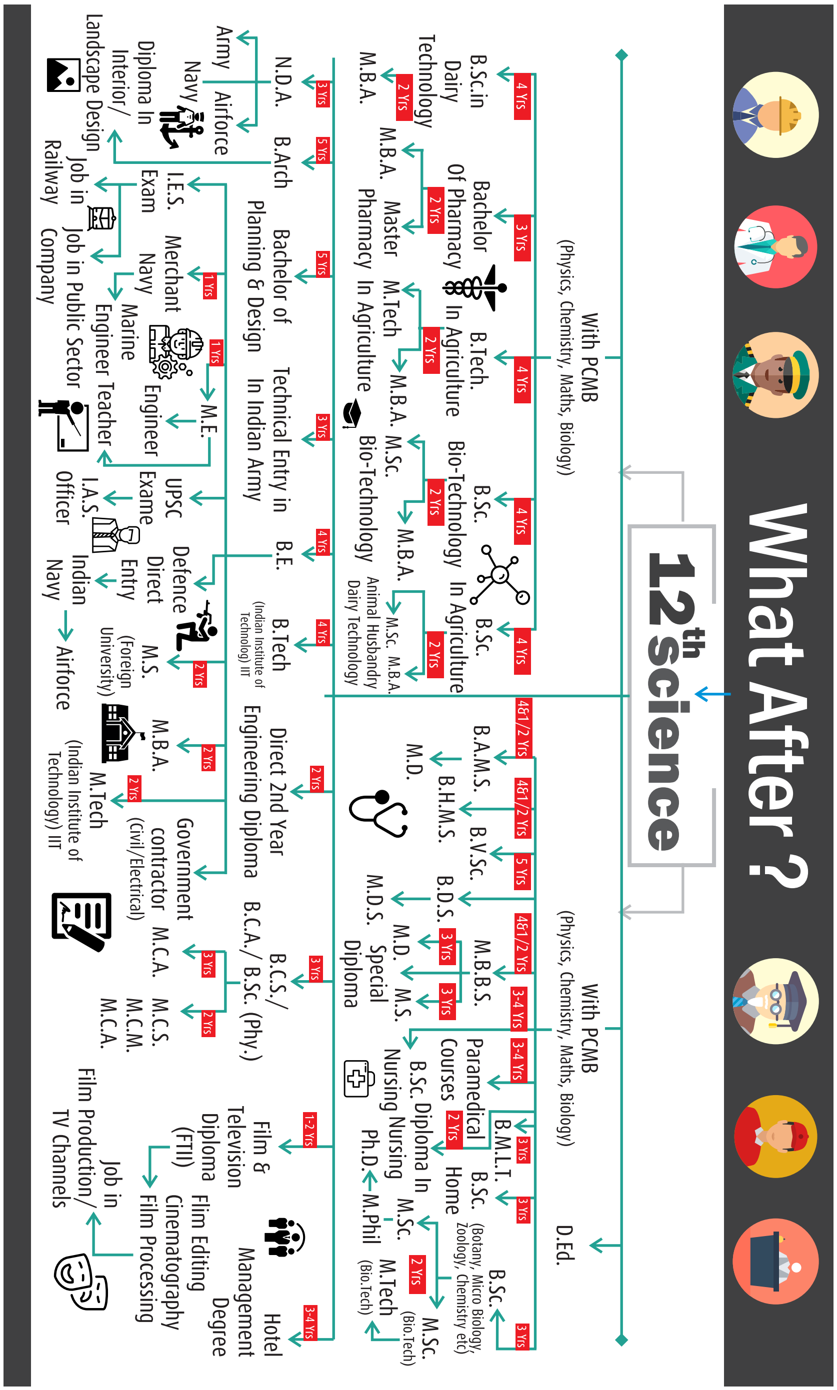
What After ?
12th Science
With PCMB (Physics, Chemistry, Maths, Biology)
With PCMB (Physics, Chemistry, Maths, Biology)
D.Ed.
4 Yrs B.Sc. in Dairy Technology
2 Yrs M.B.A.
3 Yrs Bachelor of Pharmacy
2 Yrs M.B.A. Master Pharmacy
4 Yrs B.Tech. In Agriculture
2 Yrs M.Tech M.B.A.
4 Yrs B.Sc. Bio-Technology
2 Yrs M.Sc. M.B.A.
4 Yrs B.Sc. In Agriculture
2 Yrs M.Sc. M.B.A. Animal Husbandry Dairy Technology
4&1/2 Yrs B.A.M.S.
M.D.
4&1/2 Yrs B.H.M.S.
5 Yrs B.V.Sc.
B.D.S.
M.D.S.
4&1/2 Yrs M.B.B.S.
3 Yrs M.D.
3 Yrs M.S.
Special Diploma
3-4 Yrs Paramedical Courses
3-4 Yrs B.Sc. Nursing
2 Yrs Diploma In Nursing
3 Yrs B.M.L.T.
3 Yrs B.Sc. Home
3 Yrs B.Sc. (Botany, Micro Biology, Zoology, Chemistry etc)
2 Yrs M.Sc.
M.Sc. (Bio.Tech)
M.Tech (Bio.Tech)
Ph.D. M.Phil
3 Yrs N.D.A.
Army
Navy
Airforce
5 Yrs B.Arch
Diploma In Interior/ Landscape Design
5 Yrs Bachelor of Planning & Design
I.E.S. Exam
Job in Railway
1 Yrs Merchant Navy
Marine Engineer
Job in Public Sector Company
3 Yrs Technical Entry in Indian Army
1 Yrs M.E.
Teacher
4 Yrs B.E.
UPSC Exame
I.A.S. Officer
Defence Direct Entry
Indian Navy
Airforce
4 Yrs B.Tech (Indian Institute of Technolog) IIT
2 Yrs M.S. (Foreign University)
2 Yrs M.B.A.
2 Yrs M.Tech (Indian Institute of Technology) IIT
2 Yrs Direct 2nd Year Engineering Diploma
Government contractor (Civil/Electrical)
3 Yrs B.C.S./ B.C.A./ B.Sc. (Phy.)
3 Yrs M.C.A.
2 Yrs M.C.S. M.C.M. M.C.A.
1-2 Yrs Film & Television Diploma (FTII)
Flim Editing Cinematography Film Processing
Job in Film Production/ TV Channels
3-4 Yrs Hotel Management Degree

List of Abbreviations

B.Sc : BACHELOR OF SCIENCE
B.Com : BACHELOR OF COMMERCE
M.Com : MASTER IN COMMERCE
PH.D : DOCTOR IN PHILOSOPHY
B.Ed : BACHELOR OF EDUCATION
B.P.Ed : BACHELOR OF PHYSICAL EDUCATION
M.E : MASTER IN ENGINEERING
M.Tech : MASTER IN TECHNOLOGY
I.E.S. : INDIAN ENGINEERING SERVICE EXAM
M.B.B.S. : BACHELOR OF MEDICINE AND SURGERY
B.A.M.S. : BACHELOR OF AYURVEDIC MEDICINE AND SURGERY
B.M.L.T. : BACHELOR OF DEGREE IN MEDICAL LAB TECHNOLOGY
M.S : MASTER IN SURGERY
M.D.S : MASTER IN DENTAL SURGERY
B.C.A. : BACHELOR OF COMPUTER APPLICATION
N.D.A. : NATIONAL DEFENCE ACADEMY
L.L.B. : BACHELOR OF LAW
D.T.L : DIPLOMA IN TAXATION LAW
C.S : COMPANY SECRETARY
I.C.W.A : INSTITUTE OF COST AND WORKS ACCOUNTANT
M.S.W. : MASTER IN SOCIAL WORK

MSc : MASTER IN SCIENCE
B.A : BACHELOR OF ARTS
M.A : MASTER IN ARTS
D.Ed : DIPLOMA IN EDUCATION
M.Ed : MASTER IN EDUCATION
B.E : BACHELOR OF ENGINEERING
B.Tech : BACHELOR OF TECHNOLOGY
M.S. : MASTER IN SCIENCE
IIT : INDIAN INSTITUTE OF TECHNOLOGY
BHMS : BACHELOR OF HOMEOPATHY MEDICINE AND SURGERY
B.D.S. : BACHELOR OF DENTAL SURGERY
B.V.Sc : BACHELOR OF VETERINARY SCIENCE
M.D : DOCTOR OF MEDICINE
B.B.A. : BACHELOR OF BUSINESS ADMINISTRATION
M.C.M : MASTER IN COMPUTER MANAGEMENT
B.Arch : BACHELOR OF ARCHITECTURE
D.L.L : DIPLOMA IN LABOUR LAWS
L.L.M. : MASTER IN LAW
C.A : CHARTED ACCOUNTANT
B.S.W BACHELOR OF SOCIAL WORK

عصری علوم کے لئے درکار اہلیت

مدارس میں زیر تعلیم طلبہ مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں ۔طلبہ کی ایک بڑی تعداد ان مدارس میں تعلیم حاصل کرتی ہے جو حکومت یا چند یونیورسٹیز سے تسلیم شدہ ہوتے ہیں،ایسے طلبہ منظور شدہ مقامات پر بآسانی عرضی داخل کر سکتے ہیں ۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ غیر منظور شدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبہ بھی کچھ کم نہیں ہیں، چنانچہ ان طلبہ کیلئے مناسب ہے کہ ریاستی سطح پر موجود مدرسہ بورڈ سے سند حاصل کرلیں یا مدارس میں رہتے ہوئے ہی قومی یا صوبائی سطح پر موجود مختلف بورڈس سے دسویں اور بارہویں کے امتحانات پاس کریں ۔یہ امتحانات فاصلاتی تعلیم کے ذریعہ بھی پاس کر سکتے ہیں ۔

ملک کے چند معروف تعلیمی ادارے

طلبۂ مدارس عصری علوم میں دلچسپی تو ضرور رکھتے ہیں اور مرکزی یا ریاستی یونیورسٹیز میں داخلہ لے کر اپنی علمی صلاحیتوں کو نکھارنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں،لیکن اس سلسلے میں ضروری معلومات فراہم نہ ہونے کے سبب وہ ان یونیورسٹیز سے منسلک نہیں ہو پاتے ۔ ذیل میں ہندوستان کے چند معروف تعلیمی اداروں کے نام اوران کی ویب سائٹس درج کی گئی ہیں ۔امید ہے کہ اس کاوش سے طلبۂ مدارس رہنمائی حاصل کریں گے اور اپنی دلچسپی کے مطابق مختلف شعبۂ جات میں داخلہ لے کر اپنے علمی سفر کو جاری رکھ سکیں گے ۔

List of Central Universities in India

Sr. No.	Name of Universites	State	Website
1	Jawaharlal Nehru University	Delhi	http://www.jnu.ac.in/
2	University of Delhi	Delhi	http://www.du.ac.in/
3	Assam University	Silchar, Assam	http://www.aus.ac.in/
4	Aligarh Muslim University	Aligarh, Uttar Pradesh	www.amu.ac.in
5	Jamia Millia Islamia	Delhi	http//:www.jmi.ac.in/
6	Maulana Azad National Urdu University	Hyderabad, Telangana	http//:www.manuu.ac.in/
7	University of Hyderabad	Hyderabad, Telangana	http//:www.uohyd.ac.in/
8	Guru Ghasidas University	Bilaspur, Chhattisgarh	http//:www.ggu.ac.in/
9	Visva-Bharati University	Santiniketan, West Bengal	http//:www.visvabharati.ac.in/
10	Mahatma Gandhi Central University	Motihari, Bihar	http//:www.mgcub.ac.in/
11	Rajiv Gandhi University	Itanagar, Arunachal Pradesh	http//:www.rgu.ac.in/
12	South Asian University	Delhi	http//:sau.int/
13	Tezpur University	Tezpur, Assam	http//:www.tezu.ernet.in/
14	Central University of Gujarat	Gandhinagar, Gujarat	http//:www.cug.ac.in/
15	Central University of Haryana	Mahendragarh, Haryana	http//:www.cuh.ac.in//
16	Central University of Himachal Pradesh	Dharamsala,Himachal Pradesh	http//:cuhimachal.ac.in/
17	Central University of Jammu	Jammu, J&K	http//:www.cujammu.ac.in//
18	Central University of Kashmir	Srinagar, J&K	http//:www.cukashmir.ac.in/
19	Central University of Jharkhand	Ranchi, Jharkhand	http//:www.cuj.ac.in/
20	Central University of Karnataka	Gulbarga,Karnataka	http//:www.cuk.ac.in/
21	Central University of Kerala	Kasaragod, Kerala	http//:www.cukerala.ac.in/
22	Dr. Hari Singh Gour University	Sagar, Madhya Pradesh	http//:www.dhsgsu.ac.in/

23	Indira Gandhi National Tribal University	Amarkantak,Madhya Pradesh	http//:igntu.ac.in/
24	Mahatma Gandhi Antarrashtriya Hindi Vishwavidyalaya	Wardha, Maharashtra	http//:hindivishwa.org/
25	Central Agricultural University	Imphal, Manipur	http//:www.cau.ac.in/
26	Manipur University	Imphal,Manipur	http//:www.manipuruniv.ac.in/
27	North Eastern Hill University	Shillong, Meghalaya	http//:www.nehu.ac.in/
28	Mizoram University	Aizawl, Mizoram	http//:www.mzu.edu.in/
29	Nagaland University	Lumami, Nagaland	http//:www.nagalanduniversity.ac.in/
30	Central University of Orissa	Koraput, Odisha	http//:www.cuo.ac.in/
31	Pondicherry University	Pondicherry, Puducherry	http//:www.pondiuni.edu.in/
32	Central University of Punjab	Bathinda, Punjab	http//:www.cup.ac.in/
33	Central University of Rajasthan	Ajmer, Rajasthan	http//:www.curaj.ac.in/
34	Sikkim University	Gangtok,Sikkim	http//:www.cus.ac.in/
35	Central University of Tamil Nadu	Tiruvarur, Tamil Nadu	http//:cutn.ac.in/
36	Indian Maritime University	Chennai,Tamil Nadu	http//:www.imu.edu.in/
37	English and Foreign Languages University	Hyderabad, Telangana	http//:www.efluniversity.ac.in/
38	Nalanda University	Rajgir,Nalanda, Bihar	http//:nalandauniv.edu.in/
39	Indira Gandhi National Open University	Delhi	http//:www.ignou.ac.in/
40	Tripura University	Agartala, Tripura	http//:tripurauniv.in
41	Central University of South Bihar	Gaya,Bihar	http//:cusb.ac.in/
42	University of Allahabad	Allahabad, Uttar Pradesh	http//:www.allduniv.ac.in/
43	Babasaheb Bhimrao Ambedkar University	Lucknow, Uttar Pradesh	http//:www.bbau.ac.in/
44	Banaras Hindu University	Varanasi, Uttar Pradesh	http//:bhu.ac.in
45	Rajiv Gandhi National Aviation University	Raebareli, Uttar Pradesh	http//:rajivgandhiacademyforaviatio ntechnology.org/
46	Rani Lakshmi Bai Central Agricultural University	Jhansi, Uttar Pradesh	http//:www.rlbcau.ac.in/
47	Hemwati Nandan Bahuguna Garhwal University	Srinagar, Uttarakhand	http//:hnbgu.ac.in/

Notable Universities in India

Arts and Humanities Degree

St. Stephens College	University Enclave, New Delhi	http//:ststephens.edu/
Loyola College	Sterling Road, Nungambakkam, Chennai	http//:loyolacollege.edu/
Christ College	Hosur Road, Bangalore	http//:christuniversity.in
Hansraj College	Mahatma Hansraj Marg, Malkaganj, Delhi, India	http//:www.hansrajcollege.ac.in/
Shri Ram College of Commerce	University of Delhi North Campus, Maurice Nagar, Delhi	http//:www.srcc.edu/
Hindu College	University of Delhi, University Enclave, Delhi	http//:hinducollege.org/
Ramjas College	Ramjas College, University Enclave, Delhi, India	http//:ramjascollege.edu/
Madras Christian College(MCC)	Velachery Main Road, East Tambaram, Chennai	http//:mcc.edu.in

Engineering Technology

IIT Delhi	Hauz Khas, New Delhi, Delhi 110016	http//:www.iitd.ac.in/
IIT Bombay	Powai, Mumbai, Maharashtra	http//:www.iitb.ac.in/
IISc Bangalore	CV Raman Rd, Bengaluru, Karnataka	http//:www.iisc.ac.in/
IIT Madras	Adyar, Chennai, Tamil Nadu	https//:www.iitm.ac.in/
IIT Kanpur	Kalyanpur, Kanpur, Uttar Pradesh	http//:www.iitk.ac.in/

IIt Kharagpur	Kharagpur, West Bengal 721302	http//:www.iitkgp.ac.in/
IIT Roorkee	Roorkee, Uttarakhand	https//:www.iitr.ac.in/
IIT Guwahati	Amingaon, Guwahati, Assam	http//:www.iitg.ac.in/
DU	New Delhi, Delhi	http//:www.du.ac.in/du/
Anna University	Guindy, Chennai, Tamil Nadu	https//:www.annauniv.edu/

Life Science and Medicine

All India Institute of Medical Sciences(AIIMS)	Ansari Nagar, Delhi	http//:www.aiims.edu/en.html
Christian Medical College, Vellore(CMC, Vellore)	Vellore, Tamil Nadu	http//:www.cmch-vellore.edu/
Maulana Azad Medical College(MAMC)	Bahadur Shah Zafar Marg, Delhi	http//:www.mamc.ac.in/
Armed Forces Medical College(AFMC)	Sholapur Road, Pune	http//:www.afmc.nic.in/
Kasturba Medical College(KMC)	Madhav Nagar, Manipal, Karnataka	http//:manipal.edu/mu.html
Lady Hardinge Medical College(LHMC)	Shaheed Bhagat Singh Marg, Delhi	http//:www.lhmc-hosp.gov.in/
Grant Medical College	Off Jijabhoy Road, Mumbai	http//:www.gmcjjh.org/
University College of Medical Sciences, GTB Hospital	Dilshad Garden,Delhi-110095	http//:www.ucms.ac.in/d_medicine.html
King George's Medical University	Chowk, Lucknow, Uttar Pradesh	http//:kgmu.org/ info@kgmcindia.edu
Sri Ramachandra Medical College Research Institute	Porur, Chennai	http//:www.sriramachandra.edu.in/

Natural Science

IISc Bangalore	CV Raman Rd, Bengaluru, Karnataka	http//:www.iisc.ac.in/

IIT Bombay	Powai, Mumbai, Maharashtra	http//:www.iitb.ac.in/
IIT Madras	Adyar, Chennai, Tamil Nadu	https//:www.iitm.ac.in/
IIT Delhi	Hauz Khas, New Delhi, Delhi	http//:www.iitd.ac.in/
IIT Kanpur	Kalyanpur, Kanpur, Uttar Pradesh	http//:www.iitk.ac.in/
University of Delhi	New Delhi, Delhi	http//:www.du.ac.in/du/
Tata Inst. Of Fundamental Research	Colaba, Mumbai, Maharashtra	http//:www.tifr.res.in/
IIt Kharagpur	Kharagpur, West Bengal 721302	http//:www.iitkgp.ac.in/
IIT Guwahati	Amingaon, Guwahati, Assam	http//:www.iitg.ac.in/
IIT Roorkee	Roorkee, Uttarakhand	https//:www.iitr.ac.in/
Punjab University	Chandigarh, India	http//:puchd.ac.in/

Social Science

University of Delhi	New Delhi, Delhi	http//:www.du.ac.in/du/
IIT Delhi	Hauz Khas, New Delhi, Delhi	http//:www.iitd.ac.in/
IIT Bombay	Powai, Mumbai, Maharashtra	http//:www.iitb.ac.in/
IIM Bangalore	Bengaluru, Karnataka	http//:www.iimb.ac.in/
JNU	Munirka, New Delhi, Delhi	https//:www.jnu.ac.in/
IIM Ahmedabad	Vastrapur, Ahmedabad, Gujarat	https//:www.iima.ac.in/web/iima
IIT Madras	Adyar, Chennai, Tamil Nadu	https//:www.iitm.ac.in/

بیرونِ ملک تعلیم کی راہیں

بین الاقوامی جامعات:

☆ان میں دنیا کی اعلیٰ ترین اور نمایاں جامعات شامل ہیں، جہاں کے ماہرینِ علم اپنی دسترس اور قابلیت کے لئے نامور ہیں۔

☆یہاں تعلیم حاصل کرنے سے روزگار کے مواقع بھی خوب پائے جاتے ہیں اور تعلیمی معیار اور شخصیت میں نکھار بھی آتا ہے۔

درجِ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

☆ایک سے زائد جامعات سے ربط کریں۔ان میں سے ہر ایک سے درخواست فارم طلب کریں اور اپنے مضمون میں مزید داخلہ جاتی معلومات برائے بین الاقوامی طلبہ بھی لیں۔

☆وقت پر درخواست فارم روانہ کریں۔کئی جگہ ای۔میل کے ساتھ کاغذی درخواست بھی روانہ کرنی ہوسکتی ہے،جس کے لئے بین الاقوامی ڈاک کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔

☆داخلہ جاتی امتحان پاس کریں۔اس کے لئے تقریباً چھ ماہ قبل سے تیاری شروع کرنی ضروری ہے۔اس بارے میں ہر سال جامعات میں داخلوں کا دورانیہ ذہن میں رکھیں۔

☆امتحان کی کامیابی پر آپ کو قبولیت کا خط روانہ کیا جاتا ہے۔لیکن یہ داخلہ کی ضمانت نہیں ہے۔ پہلے آپ کو اپنی تعلیم کے اخراجات کی سکت ثابت کرنی ہوگی۔

اپنی تعلیمی فیس جمع کروائیں، یا کسی اسکالرشپ کے لئے درخواست دی ہو اور منظور ہو جائے تو اس کی تفصیلات جامعہ کو روانہ کریں۔

ان دستاویز کی ضرورت ہو گی:

☆ دسویں، بارہویں اور ڈگری کی تصدیق شدہ سندوں کی فوٹو کاپیاں۔

☆Statement of Purpose یا مقاصد کی وضاحت (تحریری شکل میں)۔

☆ تجاویزی خطوط (Letters of Recommendation) یعنی آپ کے سابقہ اساتذہ میں سے کسی دو کی آپ کے حق میں تحریری سفارشات۔

☆ اگر آپ پیشہ ورانہ تجربہ رکھتے ہوں تو سابق مینیجر یا مالکانِ کمپنی کی جانب سے آپ کی پیشہ ورانہ صلاحیت کے تصدیق نامے۔

☆ بائیوڈاٹا (CV or Resume)

☆TOEFL/IELTS/GRE/GMAT وغیرہ کے امتحانات میں حاصل شدہ نمبرات کارڈ کی فوٹو کاپیاں۔

☆ اخراجات کی پُرتی کے دستاویزی ثبوت۔ اگر آپ نے کوئی بین الاقوامی تعلیم کے لئے کوئی اسکالرشپ حاصل کی ہو تو جامعہ کو اس کی تفصیل سے آگاہ کریں۔

اسکالرشپس کی تفصیلات کے لئے اسی کتابچہ میں اسکالرشپس کا حصہ تلاش کریں۔

Top Universities in the World for Arts & humanities & Social science

University of Oxford	www.ox.ac.uk
University of Cambridge	www.cam.ac.uk
Harvard	www.harvard.edu
London School of Economics and Political Sc .	www.lse.ac.uk
University of California-Berkeley	www.berkeley.edu
Stanford University	www.stanford.edu
Massachusetts Institute of Technology	www.mit.edu

Top Universities in the World for Natural Science

Massachusetts Institute of Technology	www.mit.edu
University of Cambridge	www.cam.ac.uk
Harvard	www.harvard.edu
Stanford University	www.stanford.edu

University of Oxford	www.ox.ac.uk
University of California-Berkeley	www.berkeley.edu

Top Universities in the World for MBA

University of Chicago	www.uchicago.edu
Harvard	www.harvard.edu
Northwestern University	www.northwestern.edu
University of Pennsylvania	www.upenn.edu
University of Michigan	www.umich.edu

Top Universities in the World for Engineering

Massachusetts Institute of Technology	www.mit.edu
Stanford University	www.stanford.edu
University of California-Berkeley	www.berkeley.edu
California Institute of Technology	www.caltech.edu
University of Illinois at Urbana-Champaign	www.illinois.edu

Top Universities in the World for Economics

Stanford University	www.stanford.edu
London School of Economics	www.lse.ac.uk
Harvard University	www.harvard.edu
University of Wisconsin-Madison	www.wisc.edu
University of Minnesota	www.twin-cities.umn.edu

Top Universities in the World for Medicine

Harvard University	www.harvard.edu
University of Cambridge	www.cam.ac.uk
University of Oxford	www.ox.ac.uk
Stanford University	www.stanford.edu
Johns Hopkins University	www.jhu.edu

Top Universities in the World for Journalism

Syracuse University	www.syracuse.edu
University of Illinois	www.illinois.edu
University of Georgia	www.uga.edu
New York University	www.nyu.edu
Columbia University	www.columbia.edu

فاصلاتی تعلیم

(Distance Education)

فاصلاتی تعلیم کا نظام ان طلبہ کے لئے بنایا گیا ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے روز بروز اسکول، کالجز میں جا کر درس حاصل نہیں کر سکتے۔ ایسے طلبہ پرائیویٹ یا فاصلاتی تعلیم کے ذریعہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ جس میں وہ بہت معمولی خرچ میں اپنے گھر سے یا جہاں وہ درس وتدریس یا کسی پیشہ سے جڑے ہوئے ہوں وہاں رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

نجی تعلیم اور یومیہ بلا ناغہ طرزِ تعلیم کی ہی طرح فاصلاتی تعلیم کے لیے آپ نہ صرف آرٹس یا سماجی علوم کے مضامین اختیار کر سکتے ہیں، بلکہ سائنسی علوم ونفسیات بھی سیکھ سکتے ہیں۔ ملک کے مختلف مقامات پر اس کے مراکز موجود ہیں جہاں طلبہ داخلہ لے کر درسی کتب حاصل کر سکتے ہیں اور مقررہ وقت پر امتحانات میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اس کے لیے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (دہلی) اور یو جی سی سے منظور شدہ تعلیمی اداروں سے BA, MA کی ڈگری حاصل کر کے NET یا SET امتحان کی اہلیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ NET/SET جیسے تدریسی امتحانات کامیاب کر کے نہ صرف آپ M.Phil اور Ph.D. یعنی ریسرچ کے میدان میں جا کر تحقیقات کر سکتے ہیں بلکہ کسی یونیورسٹی یا اعلیٰ تعلیمی ادارے میں مختلف مناصب پر فائز ہو سکتے ہیں۔

آن لائن ایجوکیشن
(Online Education)

ٹیکنالوجی کے اس ترقی یافتہ دور نے علم کا شوق رکھنے والوں کے لئے کافی آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی نے لوگوں کو آن لائن ایجوکیشن سے متعارف کرایا ہے۔ یہ درحقیقت فاصلاتی تعلیم ہی کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے، جس کے ذریعہ طلبہ کہیں سے بھی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ فاصلاتی تعلیم کی اس نئی مشینری نے ملک کے دور دراز بنجر علاقوں میں تعلیم کی نہریں نکال دی ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بے شمار لوگ وسیع پیمانے پر اس سے فائدہ اٹھانے لگے ہیں۔ روز بروز آن لائن تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ پچھلے چند سالوں میں ایم آئی ٹی، ہارورڈ، اسٹینفورڈ اور پرنسٹن سمیت بہت سی دیگر معروف یونیورسٹیز نے انٹرنیٹ پر بہت سے فری کورسز کی پیش کش کی ہے اور پوری دنیا سے دس لاکھ سے زیادہ لوگوں نے آن لائن کورسز کیلئے اپنا نام درج کرایا ہے۔ بڑے پیمانے پر آن لائن فاصلاتی تعلیم کے کورسز (Massive Open Online Courses) نے لوگوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل کی ہے۔ اور ایسے بے شمار طلباء کو معیاری کالج کی تعلیم فراہم کی ہے جو عام حالات میں اس تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ ان میں وہ طلباء بھی شامل ہیں جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں یا اپنے کیریئر کے وسط میں ہیں۔ کورسیرا Coursera اسی نہج کی مزید ایک جہت ہے۔ یہ انٹرنیٹ کی لگ بھگ مفت تعلیمی کمپنی ہے۔ یہ اب تک شماریات سے لے کر عمرانیات تک کے تقریباً 200 کورسز آن لائن مہیا کرچکی ہے۔ اب تک پرنسٹن یونیورسٹی؛ Penn یونیورسٹی؛ اسٹینفورڈ یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف مشیگن جیسی عالمی معیار کی جامعات اس سے جڑ چکی ہیں۔ آن لائن ایجوکیشن کی طرف طلبہ کے بڑھتے رجحان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں طلبہ کو کافی سہولتیں فراہم ہوتی ہیں۔ یونیفارم، وقت، جگہ وغیرہ کی قید نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی روایتی تعلیم کے مقابلہ اس میں خرچ بھی کم ہوتا ہے۔

آن لائن ایجوکیشن کے طریقے:

بنیادی طور پر آن لائن ایجوکیشن میں تدریس کے دو طریقے معروف ہیں۔

Asynchronous learning (1

Synchronous learning (2

Asynchronous learning (1: اس طریقۂ تدریس میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی۔طلبہ کو نصاب کا تمام تر مواد E-mail کے ذریعہ حاصل ہو جاتا ہے جسے وہ جب اور جہاں چاہے پڑھ سکتے ہیں۔اگر کوئی پروجیکٹ یا اسائنمنٹ طلبہ کو دیا جائے تو اسے بھی E-mail ہی کے ذریعہ جمع کرایا جاتا ہے۔

Synchronous learning(2: اس میں کلاسز اٹینڈ کرنے کے لئے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے جس میں مدرس اور طلبہ بیک وقت آن لائن پلیٹ فارم کے ذریعہ آمنے سامنے ہوتے ہیں۔اس میں طالب علم ٹیچر سے روبرو ہوتا ہے اور بہتر یکسوئی کے ساتھ درس سن سکتا ہے۔اگر کچھ چیز سمجھ نہ آئے تو وہ اسے اسی وقت ٹیچر سے پوچھ بھی سکتا ہے۔یہ تقریبا روایتی تدریس ہی کی طرح ہے۔اس طرح کی کلاسس web conferencing یا video chat کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔

اسناد مدارس کی بنیاد پر دستیاب مواقع

مدارس سے سند حاصل کرنے کے بعد اگر طلبہ علوم دین ہی میں اعلی تعلیم حاصل کرنا چاہیں یا مختلف میدانوں میں علم تخصص (تخصص فی القرآن، تخصص فی الحدیث، تخصص فی الفقہ، تخصص فی اللغۃ، تخصص فی الدعوۃ، تخصص فی الاقتصاد وغیرہ) ریسرچ اور تحقیق کر سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل اداروں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے:

۱۔دارالعلوم دیوبند(www.darululoom-deoband.com)

۲۔دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ(www.nadwatululama.org)

۳۔جامعۃ الفلاح، اعظم گڑھ(www.jamiatulfalah.org)

۴۔الجامعہ الاسلامیہ شانتاپورم کیرالا(www.aljamia.net)

۵۔جامعہ سلفیہ، بنارس(www.aljamiatussalafiah.org)

۶۔مظاہر العلوم، سہارنپور(www.mazahiruluoom.org)

۷۔انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، دہلی(www.islamiacademy.net)

۸۔ادارہ تحقیق وتصنیف، علی گڑھ(www.tahqeeqat.net)

۹۔دارالامور، کرناٹک (www.darulumoor.org)

۱۰۔المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد

۱۱۔امام ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، نیرل، مہاراشٹرا

۱۲۔المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ

۱۳۔المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء، پٹنہ

دینی تعلیم کے میدان میں مشہور عالمی ادارے

۱۔الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ، سعودی عرب(www.islamiconlineuniversity.com)

۲۔جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، سعودی عرب(www.imamu.edu.sa)

۳۔جامعۃ ام القری، سعودی عرب(www.uqu.edu.sa)

۴۔جامعۃ الملک سعود، سعودی عرب(www.ksu.edu.sa)

۵۔جامعہ الازہر، مصر(www.azhar.edu.eg)

۶۔جامعۃ ام درمان خرطوم، سوڈان(www.oiu.edu.sd)

۷۔جامعۃ الایمان، یمن(www.jameataleman.org)

۸۔جامعۃ قطر، قطر(www.qu.edu.qa)

۹۔انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی آف ملیشیا(www.iium.edu.my)

۱۰۔یونیورسٹی آف ملیشیا(www.um.edu.my)

کریئر کے مواقع

تدریسی خدمات:

ہمارے ملک کے علاوہ عالمی سطح پر ایسے بہت سارے ادارے موجود ہیں جہاں دینی تعلیمات کیلئے قابل اساتذہ کی ضرورت ہے۔طلبہ اپنی بہترین صلاحیت کی بنیاد پر اندرون اور بیرون ملک تدریسی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

خطابت:

مدارس کے طلباء سے اس بات کی بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ ایک عمدہ خطیب بنیں کیونکہ خطابت بہت ہی عمدہ صلاحیت اور کارآمد شئے ہے اور آپ عمدہ خطیب ومقرر ہیں تو مستقبل میں آپ اس سے بے شمار فائدے اٹھا سکتے ہیں۔نہ صرف یہ کہ یہ دعوت اور اصلاح قوم کے لیے ضروری ہے بلکہ ملت کی قیادت کے لیے بھی خطابت ایک بہت بڑا وسیلہ ہے۔

تصنیف:

طلبہ مدارس فراغت کے بعد تحریری امور میں کارنامے انجام دے کر اپنا کامیاب کیریئر بنا سکتے ہیں۔ہمارے ملک میں ایسے افراد کی کثیر تعداد موجود ہے جنھوں نے اپنے قلم کا استعمال کر کے سماج میں مثبت تبدیلیاں لائی ہیں۔دور جدید میں مختلف اہم موضوعات پر کتابیں، مقالات اور مضامین لکھنے والوں کی کمی طلبہ دور کر سکتے ہیں۔

صحافت:

اردو،عربی کے مختلف اخبارات میں شرکت کے لاتعداد مواقع ہیں۔اسلام کی صحافتی اقدار کو ملحوظ رکھ حق کی ترجمانی اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کے کام دور حاضر میں ایک صحافی بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ان مواقع کا استعمال بھی طلبہ کے لئے کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔

ترجمانی:

ہمارے ملک اور عالمی سطح پر موجود میڈیا اور تجارتی کمپنیاں اپنے کاروبار کی رسائی کے لیے ہر آن باصلاحیت مترجمین کی تاک میں رہتی ہیں،مثلاً گوگل،فیس بک اور یوٹیوب میں ایسے بہت سارے لوگ

برسر روزگار ہیں جنہیں عربی، اردو اور فارسی وغیرہ میں مہارت حاصل ہے ۔ترجمہ سے وابستہ علوم کی چند نمایاں درسگاہوں میں انگلش اینڈ فارین لینگویجس یونیورسٹی (حیدرآباد)، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کا نام اہم ہے۔ایک مترجم حسب ذیل حیثیتوں سے کام کرسکتا ہے؛

کانفرنس کے مترجم:

ان ماہرین کیلئے کئی علوم پر دسترس لازمی ہے۔غیر انگریزی مقررین اور ماہرین کے لیے اس قسم کے مترجم عالمی اور ملکی کانفرنسوں کے دوران مہیا کئے جاتے ہیں۔ان کی ضرورت ملکی قائدین کے بیچ ملاقات وغیرہ کے لئے بھی پڑتی ہے۔

قانونی مترجم:

قانونی معاملات، عدالتیں اور ان سے وابستہ کاموں کے لیے جو مترجم عربی، انگریزی اور علاقائی زبانوں میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں وہ قانونی مترجم کہلاتے ہیں۔ ملک کے دستور اور قوانین وضوابط کا علم اس میدان میں لازمی ہے۔

ادبی مترجم:

ایسے افراد جو کتابیں، مضامین، کہانیاں اور نظمیں وغیرہ ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا ہنر جانتے ہیں، ادبی مترجم کہلاتے ہیں۔ان سبھی مترجمین کیلئے مختلف میدانوں میں کریئر کے مواقع موجود ہیں، مثلاً علمی، سائنسی، تکنیکی، طبی، سماجی، علاقائی، ریاستی اور ملکی سطح کے مختلف شعبہ جات۔

مینجمنٹ:

دیگر بہت سارے اہم شعبہ جات کی طرح ایک مستقل شعبہ انتظام (مینجمنٹ) ہے، جس کی اہمیت و افادیت موجودہ دور میں مسلّم ہے۔ چنانچہ پوری دنیا میں جتنے بھی ادارے، انسٹی ٹیوٹ، کمپنیاں، اسکول، کالج، ہوٹل یا ریسٹورینٹ وغیرہ پائے جاتے ہیں ان سبھی کے نظم ونسق کی ذمہ داری مینیجر یا منتظم (Administrative Manager) کے سر ہوتی ہے۔ان تمام اداروں کو افراد فراہم کرنے کا کام H.R. Manager کا ہوتا ہے۔کمپنی کی مارکیٹنگ اور پروڈکٹس (سامان) کی زیادہ سے زیادہ عوام تک رسائی، کمپنی یا ادارے کا اثر رسوخ بڑھانے اور اس کی افادیت کو عام کرنے کا کام Marketing Manager انجام دیتا ہے۔اس طرح ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ان تمام اداروں اور کمپنیوں کا سارا دارومدار

انھیں منتظمین کے ذمہ ہوتا ہے۔اور یہ بھی سچ ہے کہ دوسرے طالب علموں کے بالمقابل فارغین مدارس انتظامی امور میں زیادہ صلاحیت مند ہوتے ہیں۔

رابطِ عامہ(Public Relations):

مختلف بڑی کمپنیوں میں رابطہء عامہ کیلئے ہزاروں افراد کام کرتے ہیں۔دوسری کمپنیوں،حکومت اور مؤثر افراد سے ربط پیدا کرنا اور انہیں برقرار رکھنا یہ PR کا کام ہے۔

تاریخ
(History)

علم تاریخ کی اہمیت مسلّم ہے۔ یہ انسان،انسانی سماج اور تہذیب کے عروج وزوال کے دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔اسلاف کے تجربات،ان کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ریکارڈ ہے جو زمانۂ حال میں انسان کی رہنمائی کا کام انجام دیتا ہے۔علم تاریخ کو آلۂ کار بنا کر اپنی بات تھوپنے کی کوشش کرنے والے ہر زمانے میں موجود رہے ہیں۔تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اور حقیقت کے نام پر افسانوں کا کاروبار کرنا نئی بات نہیں،اور اسی سبب ایماندار اور غیر متعصب مؤرخین کی اہمیت مسلم ہے۔طلبۂ مدارس کو چاہئے کہ وہ تاریخ کے میدان میں مہارت حاصل کریں۔اور تاریخ کو،پھر چاہے وہ عرب کی ہو یونان و یورپ کی یا ہندوستان کی،ان اغلاط سے پاک کریں۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

اگر کوئی شخص اپنا مستقبل تاریخ کے میدان میں بنانا چاہے تو اسے بارہویں میں آرٹس کے مضامین اختیار کرنے چاہئیں۔

گریجویشن:

بارہویں کے بعد امیدوار کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا داخلہ بی اے ہانرس تاریخ (.BA (Hons History میں ہو۔

پوسٹ گریجویشن:

گریجویشن کے بعد علم تاریخ میں ایم، اے کر کے پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کی جا سکتی ہے۔ پوسٹ گریجویشن میں داخلہ کے لئے امیدوار کو ایک داخلہ امتحان پاس کرنا پڑتا ہے جسے ملک کی تقریبا سبھی بڑی یونیورسٹیز منعقد کرتی ہیں۔ یہ تحریری امتحان معروضی اور وضاحتی (Subjective and Multiple-choice) دونوں قسم کے سوالات پر مبنی ہو سکتا ہے۔

ریسرچ:

پی ایچ ڈی کے لیے ضروری ہے کہ امیدوار اپنے ذہن میں ایک بہترین موضوع کا انتخاب کرے۔ ریسرچ اسکالر کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ ایسے موضوع پر کام کرے جس سے وہ بذات خود بھی تعلق رکھتا ہو یا کم از کم وہ اس میدان میں خدمتِ نوعِ انسانی کی ضرورت محسوس کرتا ہو۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ وہ موضوع اس شخص کی صلاحیت سے میل کھاتا ہو، نیز دور رس سماجی حقیقتوں اور ہندوستانی تاریخ کے نشیب و فراز سے متعلق ہو۔

کریئر کے مواقع

استاذ:

وہ کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری ادارے میں مدرس کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ اگر وہ کسی غیر سرکاری ادارے میں پڑھانا چاہتا ہے تو گریجویشن تک تدریسی خدمات انجام دے سکتا ہے۔ اگر کسی سرکاری اسکول میں پڑھانا چاہتا ہے تو دسویں تک تدریسی فرائض انجام دے سکتا ہے، سرکاری اسکول میں بارہویں میں پڑھانے کے لیے بی ایڈ کی ڈگری ضروری ہے۔

محفوظ شدہ دستاویزات (Archive):

صوبائی یا قومی سطح پر محفوظ شدہ دستاویزات کے شعبہ میں بھی کافی مواقع ہیں۔ وہ ملک بھر میں پھیلے

عجائب خانوں میں کام کرسکتا ہے۔

آثار قدیمہ:

وہ حکومت کی تنظیم Archaeological Survey of India میں بھی صوبائی یا قومی سطح پر بحیثیت Archaeological/ASI آفیسر کام کرسکتا ہے۔

سیاحتی رہنما(Tourist Guide):

وہ ایک سیاحتی رہنما بھی بن سکتا ہے خاص طور پر ایسے مقامات پر جہاں تاریخی یادگاریں موجود ہوں۔ یہ ایک بہت ہی نفع بخش اور ثمر آور کام ہے، اسے وہی شخص بخوبی ادا کرسکتا ہے جو سنجیدہ ہو، تاریخی مقامات کا گہرا علم رکھتا ہو۔لوگوں سے گھلنے ملنے اوراپنی باتوں سے لوگوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

صحافی:

وہ ایک صحافی بھی بن سکتا ہے اگر وہ مقامی یا قومی سطح پر مختلف اخباروں اور رسالوں میں علمِ تاریخ پر صحافتی مضامیں لکھتا ہے۔ وہ پورے ملک میں موجود اخباروں و رسائل کے اندر مختلف تاریخی پیش رفتوں کا بھی ذکر کرسکتا ہے۔

سرکاری مؤرخ(Official Historian):

صوبائی یا قومی سطح پر سرکاری مؤرخ بننے کے لیے ایک امتحان اور انٹرویو پاس کرنا ضروری ہے، علاوہ ازیں مشہور ہونے کے ساتھ عملی تجربہ بھی رکھتا ہو۔

معلم خصوصی(Tutor):

وہ کسی ایسی کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کا رکن بھی بن سکتا ہے جو طلبہ کوسول سروس اور دیگر مسابقاتی اداروں کیلئے تیار کرتی ہوں۔اس میدان میں ہمیشہ علم تاریخ کے اساتذہ کے لیے مانگ رہتی ہے۔

تاریخ نویسی:

تاریخ سے متعلق موضوعات پر مضامین و کتب لکھ سکتا ہے۔

سیاسیات

(Political Science)

علم سیاسیات میں انسان اور اس کی انتظامی صلاحیتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ریاست پر خصوصی توجہ ہوتی ہے۔ اس کی تشکیل اور ارتقاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ انسانی اجتماعیت کو بہتر بنانے کے لئے مختلف ادوار میں سیاسی مفکرین نے جو نظریات وتصورات دیے ہیں ان کا ناقدانہ تجزیہ بھی اس میں شامل ہے۔ جو طلبہ سیاسی مفکرین ان کے افکار کے مطالعہ اور اجتماعی تصورات ونظریات کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں انہیں اس شعبہ سے وابستہ ہوکر اپنی خدمات پیش کرنی چاہیے۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

اگر کوئی شخص اپنا مستقبل سیاسیات کے میدان میں سنوارنا چاہتا ہے تو اسے بارہویں آرٹس کے مضامین میں کرنا چاہیے۔

گریجویشن:

بارہویں کے بعد امیدوار کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا داخلہ BA (Hons.) Political Science میں ہو۔

پوسٹ گریجویشن:

گریجویشن کے بعد علم سیاست میں ایم، اے کر کے پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کی جاسکتی ہے۔ پوسٹ گریجویشن میں داخلہ کے لئے امیدوار کو ایک داخلہ امتحان پاس کرنا پڑتا ہے جسے ملک کی تقریبا سبھی بڑی یونیورسٹیز منعقد کرتی ہیں۔ یہ تحریری امتحان معروضی اور وضاحتی

(Multiple Choice and Subjective) دونوں قسم کے سوالات پر مبنی ہوسکتا ہے۔

ریسرچ:

پی ایچ ڈی کے لیے ضروری ہے کہ امیدوار اپنے ذہن میں ایک بہترین موضوع کا انتخاب کرے۔ ریسرچ اسکالر کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ایسے موضوع پر کام کرے جس سے وہ بذات خود بھی تعلق رکھتا ہو یا کم از کم وہ اس میدان میں خدمتِ نوعِ انسانی کی ضرورت محسوس کرتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ وہ موضوع اس شخص کی صلاحیت سے میل کھاتا ہو، نیز دوررس سماجی حقیقتوں اور ہندوستان کے سیاسی حقائق و حالات سے متعلق ہو۔

کریئر کے مواقع

سیاسی مشیر:

حکومتی افسران، سیاسی لیڈران بڑے فیصلے خود سے نہیں لیتے بلکہ کسی تجربہ کار سے مشورہ کرتے ہیں۔ وہ اپنی سیاسی سمجھ بوجھ سے سیاسی لیڈران کا مشیر بھی بن سکتا ہے۔

مدرس:

وہ کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری ادارے میں مدرس کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ اگر وہ کسی غیر سرکاری ادارے میں پڑھانا چاہتا ہے تو گریجویشن تک تدریسی خدمات انجام دے سکتا ہے۔ اگر کسی سرکاری اسکول میں پڑھانا چاہتا ہے تو دسویں تک تدریسی فرائض انجام دے سکتا ہے، سرکاری اسکول میں بارہویں میں پڑھانے کے لئے بی ایڈ کی ڈگری ضروری ہے۔ لیکچرار یا پرافیسر کے لئے پی ایچ ڈی کا ہونا ضروری ہے۔

صحافی:

علم صحافت سیاست کے میدان میں بھی مددگار رہے۔ نیشنل، انٹرنیشنل سطح کی وہ تمام خبریں جن کا تعلق سیاست سے ہوتا ہے انہیں صحافت کے ذریعہ پیش کرسکتا ہے۔

کالم نگار:

کسی رسالے یا اخبار وغیرہ میں مستقل کالم نگار کی حیثیت سے مختلف سیاسی خبروں پر تجزیاتی رپورٹ پیش کر سکتا ہے۔

سیاسی لیڈر:

علم سیاسیات سے وابستہ شخص اگر سیاست کی گہری سمجھ رکھتا ہو اور اس میدان میں محرک کردار ادا کرنے کا جذبہ اپنے اندر پاتا ہو اور سب سے اہم یہ کہ اپنے نظریات وفکر کو منوانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ سیاسی لیڈر بن سکتا ہے۔

عمرانیات

(Sociology)

علم عمرانیات سماجی علوم کی ایک اہم شاخ ہے جو دراصل سماج ، سماجی برتاؤ، سماج کا ارتقاء، سماجی اداروں اور تنظیموں کا رول اور سماجی محرکات وغیرہ کے منظم مطالعے پر توجہ دیتا ہے۔ سماج سے متعلق جتنے بھی موضوعات ہو سکتے ہیں یہ ان تمام پر محیط ہوتا ہے۔ چنانچہ مذہب اور سیاسیات سے لے کر معاشیات ،آبادی ،سوشل کنٹرول، سماجی تحریکیں ، اور سماجی نظریات وعلوم کا سماجی ارتقاء، اور سماجی بدلاؤ وغیرہ اس کا موضوع بحث بنتے ہیں۔ چونکہ عمرانیات اپنے آپ میں بہت ہی وسیع اور پھیلا ہوا میدان ہے اس لئے اس میں ذیلی عناوین کے تحت اختصاص کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ خصوصی طور پر جو ذیلی عناوین ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں؛

مذہب اور عمرانیات (Sociology of Religion)

عورت اور سماج (Women and Society)

سماجی کنٹرول اور عمرانیات(Sociology of Social Control)

آبادیات اور عمرانیات (Sociolgy of Demography)

سماجی تحریکات(Social Movements)

سماج اور معرفت(Sociology of Knowledge)

اس سے ملتا جلتا ایک مضمون انتھروپولوجی (Anthropology) بھی سماجی علوم کی ایک اہم شاخ ہے جس میں خاص طور پر قدیم آبادیوں اور تہذیبوں کا مطالعہ پیش نظر ہوتا ہے۔ کئی جامعات میں دونوں شاخوں کو ایک ہی ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ علم عمرانیات کے تعلق سے یہ بات جاننا اہم ہوگی کہ شروع سے اس بات میں ماہرین کے درمیان اختلاف رہا ہے کہ اس علم کو محض تجزیاتی اور تحلیلی ہونا چاہیے قطع نظر اس سے کہ درست اور بہتر کیا ہوگا یا(Normative) ہونا چاہیے؟ یعنی اس بات کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ سماج کو کیسے بہتر بنایا جاسکتا ہے اور کون سا سماجی نظریہ زیادہ درست اور مناسب ہے۔

اسلامیات کے طالب علم کے لئے یہ علوم غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ سماجی محرکات (Dynamics) اور سماجی نظریات کا جب تک گہرا علم نہ ہو اور ساتھ ہی سماج میں موجود رائج قدروں اور سماج کی تشکیل(Social Conditioning) سے واقفیت نہ ہو خود اسلام کی وقت کے ساتھ صحیح اور قابل عمل و قابل نفوذ تشریح کرنا مشکل ہوگی۔ اگر ایک اسلامیات پر نظر رکھنے والا طالب علم سماجیات کا مطالعہ کرے اور اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہے تو غالب تصورات کو چیلنج کرنا اور اس کا بدل پیش کرنا قدرے آسان ہوگا، مثال کے طور پر موجودہ جو بھی تصورات اور Orientation غالب ہیں سب ایک خاص قسم کی تاریخی اور نظریاتی صورتحال کی ترجمانی کرتے ہیں جو اصلاً استعماری اور مغربی تسلط اور تفوق کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔ چنانچہ Decolonization of Knowledge وقت کا اہم ترین تقاضا ہے جس میں علم عمرانیات کا ماہر بہترین کردار ادا کرسکتا ہے۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

بارہویں جماعت کی سطح پر عمرانیات کئی اسکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ خاص کر CBSE کے اسکولوں

میں۔

گریجویشن:

عمرانیات میں عام طور سے گریجویشن (.Hons) سے ہی تعلیم کا آغاز ہوتا ہے اور اس میں داخلے کے لئے بارہویں یا اس کے متوازی اہلیت کا ہونا ضروری ہے۔ مدرسہ بورڈ کی جو ڈگریاں بارہویں کے برابر منظور شدہ ہیں ان کی بنیاد پر بھی داخلہ کے لئے درخواست دی جا سکتی ہے۔

پوسٹ گریجویشن:

اگر کسی نے گریجویشن سماجی علوم کی کسی اور برانچ میں کیا ہو مثلاً معاشیات یا سیاسیات تو وہ بھی پوسٹ گریجویشن (.M.A) میں عمرانیات میں داخلہ لے سکتا ہے۔ ایم اے کرنے کے لئے کئی جامعات میں دو آپشن دیے جاتے ہیں ریسرچ کے ساتھ یا صرف کورس ورک۔

ریسرچ:

ایم اے کے بعد بعض یونیورسٹیز براہ راست پی ایچ ڈی میں داخلہ دے دیتی ہیں اور بعض کے یہاں ایم فل کرنے کا اختیاری یا لازمی انتظام بھی ہوتا ہے۔

کریئر کے مواقع

درس و تدریس:

کریئر کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو علم عمرانیات میں درس و تدریس کے ماہرین کے لئے کئی مواقع ہیں۔ جن جامعات اور کالجز میں پہلے سے عمرانیات کے شعبے ہیں وہاں بڑی تعداد میں اساتذہ کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی بڑی تعداد میں اس طرح کے شعبے کھولنے کا رجحان بھی بڑھا ہے۔

تحقیق:

سماجی علوم میں تحقیقات کی بڑی ضرورت ہے اور اسی لئے اس میدان میں ریسرچ کے مواقع بھی خوب ہیں۔ سماجی ایشوز اور مسائل کو لے کر بے شمار ملکی و عالمی ایجنسیاں اور ریسرچ ادارے ہیں جو ماہرین عمرانیات کی مدد سے ریسرچ اور تحقیق کے کام انجام دیتے ہیں۔

ادب وتصنیف:

اس لحاظ سے عمرانیات میں کریئر کے بہتر مواقع موجود ہیں۔خاص کر جب عمرانیات کے ماہرین دیگر زبانوں میں تراجم وغیرہ کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

حکومتی اداروں میں:

حکومت کی پالیسیوں کی تشکیل میں بھی ماہرین عمرانیات کا کردار اہم ہے۔

سماجی رضا کار:

ہندوستان میں عمرانیات اور کے ذریعہ پیشہ ورانہ سماجی رضا کار بن سکتے ہیں؛ یعنی Professional Social Worker وغیرہ۔

تعلیم

(Education)

تعلیم وتربیت بڑا محترم شعبہ ہے۔تعلیم گاہوں میں ملک وقوم کا مستقبل تیار ہوتا ہے۔استاد کو معاشرے میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔وہ اگر اچھی تعلیم اور اچھے اخلاق کا حامل ہے تو جو تبدیلی ہم چاہتے ہیں،وہ انتہائی آسان ہے۔موجودہ دور میں تعلیمی بیداری آئی ہے۔ہر شخص اپنے بچوں کو بہتر تعلیم دلانا چاہتا ہے۔لیکن تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق کا ہونا بھی ضروری ہے کہ اخلاق کے بغیر تعلیم ادھوری ہے۔اس راہ میں استاد کی ذمہ داری بہت زیادہ ہوتی ہے۔طلبہ کی خوابیدہ صلاحیت پروان چڑھانا،ان میں تخلیقی ذہن پیدا کرنا، نئے نئے افکار پیدا کرنا، یہ سب ایک استاد کے لیے آسان بھی ہے اور ضروری بھی۔طلبہ اپنے استاد کو ایک مثالی شخصیت مانتے ہیں۔معلم کی بات سے انکار ان کے لیے مشکل ہوتا ہے۔استاد اپنی

سوجھ بوجھ سے طلبہ کے درمیان پُرامن ماحول تشکیل دے سکتا ہے۔ ابتدائی سے لے کر اعلیٰ سطح تک اس کے پاس ہزاروں بچے آتے جاتے ہیں، پھر وہی کل کے شہری بنتے ہیں۔ لہٰذا جو اس شعبہ سے دلچسپی رکھتے ہیں، وہ اس شعبہ سے ضرور وابستہ ہوں اور بہتر سماج کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

تعلیم کے میدان میں جانے کے لیے آپ دسویں جماعت کے بعد سائنس، آرٹس یا کامرس کسی بھی برانچ میں اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان سبھی مضامین کی تدریس اسکولوں میں ہوتی ہے۔

گریجویشن:

☆اگر کوئی طالب علم انٹر یعنی بارہویں میں آرٹ کے مضامین کا طالب علم رہا ہے تو اسے B.A. تاریخ، جغرافیہ، معاشیات یا سیاسیات وغیرہ میں کرنا چاہیے۔

☆اگر کوئی طالب علم سائنس کے شعبہ میں رہا ہے تو اسے B.Sc. میں داخلہ لینا چاہیے۔ B.Sc. میں وہ ان مضامین کو پڑھ سکتا ہے: طبیعیات، ریاضی، کیمیا، کمپیوٹر سائنس، الیکٹرانکس، علمِ نباتات، علمِ حیوانات، وغیرہ۔

☆B.A./B.Sc. کی تکمیل کے بعد ۲ سالہ B.Ed. کورس میں داخلہ لینا مناسب ہے۔ انٹر یعنی بارہویں میں کامرس فیلڈ ہونے کی صورت میں طالب علم کو B.Com. کرنا چاہیے، اس کے بعد M.Com کر کے اس میدان میں مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ واضح رہے کہ کامرس کی تدریس کے لیے M.Com کے بعد ہی B.Ed. میں داخلہ ممکن ہے۔ بصورتِ دیگر ایک طالب علم Ph.D. اور NET کے بعد بطور پروفیسر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دے سکتا ہے۔

پوسٹ گریجویشن:

آرٹس کے فیلڈ میں گریجویشن کی تکمیل کے بعد مضمون میں مزید مہارت پیدا کرنے کے لیے اسی مضمون میں M.A. کرنا بہتر ہے۔ سائنس کا طالب علم ہونے کی صورت میں M.Sc. کی جانی چاہیے۔ اسی طرح کامرس کے طالب علم کو M.Com کر کے مزید مہارت پیدا کرنی چاہیے۔

ریسرچ:

شعبہ تعلیم کی کئی شاخوں میں سے آپ کی پسندیدہ برانچ یا متعلقہ مضمون میں Ph.D. کرنے کے بعد آپ انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ طلبہ کو پڑھانے کے اہل ہو سکتے ہیں اور اپنی تحقیقات سے بھی عمدہ تعلیمی تدابیر کے سجھاؤ دے سکتے ہیں۔

کریئر کے مواقع

مدرس برائے پرائمری اسکول:

یہ مدرسین پرائمری جماعتوں کو پڑھاتے ہیں۔ Common Teacher جو کہ پرائمری اسکول میں بحیثیت مدرس کام کرنا چاہتے ہیں وہ انٹر کے بعد D.Ed. کر سکتے ہیں۔

(۲) D.Ed. (Diploma in Education) دو سالہ کورس ہے، اس کورس کے پہلے حصے میں طالب علم کو تمام ہی مضامین پڑھنے ہوتے ہیں جبکہ دوسرے حصے میں آرٹس یا سائنس کے مضمون میں سے کسی ایک کو بحیثیت تدریسی مضمون چنا جا سکتا ہے۔ سرکاری نوکری کے لیے TET کا امتحان اچھے نمبرات سے پاس کرنا ضروری ہے۔ البتہ پرائیویٹ اداروں میں نوکری کے لیے اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہے۔

فیزیکل ایجوکیشن ٹیچر:

انٹر آرٹس/سائنس/کامرس کے بعد Diploma in Physical Education کیا جا سکتا ہے۔ D.PEd دو سالہ کورس ہے۔ سرکاری فیزیکل ایجوکیشن ٹیچر کے طور پر خدمات انجام دینے کے لیے TET کا امتحان پاس کرنا اور CET میں اچھے نمبرات حاصل کرنا ضروری ہے۔ البتہ پرائیویٹ نوکری کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔

ہائی اسکول مدرس:

(الف) سماجی علوم ٹیچر:

BA, B.Ed., CET

پرائیویٹ اسکول میں نوکری کے لیے CET ضروری نہیں ہے۔

گریجویشن میں سماجی علوم کے طالب علم کو تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات، سوشیولوجی میں سے

کوئی دو مضامین منتخب کرنے چاہئیں۔

یہ بہتر ہے کہ وہی زبان پڑھی جائے جو ہائی اسکول اور انٹر میں پڑھ چکے ہیں۔

یہ مناسب ہے کہ گریجویشن کے دوران انگریزی، اردو اور کوئی علاقائی زبان پڑھ لی جائے۔ اس سے سرکاری نوکری میں سہولت ہوگی۔

(ب) انگریزی ٹیچر:

BA, B.Ed., CET

CET اور TET پرائیویٹ اسکول کی نوکری کے لیے ضروری نہیں ہیں۔

انگریزی کا مدرس بننے کے لیے گریجویشن میں (Optional English) کو بحیثیت اختیاری مضمون پڑھنا ہوگا اور .B.Ed میں Pedagogy of English بحیثیت مضمون پڑھا جائے گا۔

(ج) اردو ٹیچر:

BA, B.Ed., CET

اردو ٹیچر کی پرائیویٹ نوکری کے لیے CET اور TET کے امتحان میں کامیاب ہونا ضروری نہیں ہے۔

اردو ٹیچر کے لیے گریجویشن میں اردو زبان optional بحیثیت مضمون پڑھنا ہوگی اور .B.Ed میں Pedagogy of Urdu پڑھنا ہوگی۔

(د) ہندی ٹیچر:

BA, B.Ed., CET

TET اور CET امتحانات میں کامیاب ہونا پرائیویٹ ہندی ٹیچر کی نوکری کے لیے ضروری نہیں ہے۔

بحیثیت ہندی ٹیچر خدمات انجام دینے کے لیے گریجویشن میں ہندی کو Optional Subject کی حیثیت سے پڑھنا ہوگا۔

.B.Ed کے دوران Pedagogy of Hindi بحیثیت Optional Subject پڑھی جائے گی۔

(ہ) ریاضی ٹیچر:

B.Sc.(PME/PCM/PMCs), B.Ed.,CET

ریاضی ٹیچر کی پرائیویٹ نوکری کے لیے TET اور CET کے امتحان میں کامیاب ہونا لازمی نہیں ہے۔

ریاضی کا ٹیچر بننے کے لیے گریجویشن میں ریاضی/طبیعیات کا اختیاری مضامین کی حیثیت سے انتخاب بہتر ہے۔

B.Ed. میں Pedagogy of Maths بحیثیت اختیاری مضمون پڑھنا ہوگا۔

(و) سائنس ٹیچر:

B.Sc. (CBZ/CZMB), B.Ed., CET

CET کے امتحان میں کامیاب ہونا پرائیویٹ نوکری کے لیے لازمی نہیں ہے۔

سرکاری اسکول میں نوکری کا اہل ہونے کے لیے کیمیا، حیاتیات اور مائیکروبایولوجی کا جوڑ مفید ہے۔

(ز) فیزیکل ایجوکیشن ٹیچر:

B.A., B.Sc. B.Com., B.P. Ed., TET

پرائیویٹ اسکول کی نوکری کے لیے TET,CET کے امتحان میں کامیاب ہونا ضروری نہیں ہے۔

(ح) ڈرائنگ ٹیچر:

دسویں جماعت کے بعد دوسالہ فاؤنڈیشن کورس کریں جو کہ انٹر کے مساوی ہے۔

اس کے بعد ۳ سالہ ڈپلومہ کورس کیا جاسکتا ہے جس کے بعد آپ دسویں جماعت تک بحیثیت استاد تدریسی فرائض انجام دے سکتے ہیں۔

ڈپلوما کی تکمیل کے بعد دوسالہ ماسٹر کورس Visual Arts میں کیا جاسکتا ہے۔

انٹر کے بعد B.F.A. کیا جاسکتا ہے جو کہ پانچ سالہ کورس ہے۔ اس کے بعد آپ دسویں جماعت تک بحیثیت ڈرائنگ استاد تدریسی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

(ط) ڈرامہ ٹیچر:

بحیثیت ڈرامہ ٹیچر اسکول میں تدریسی فرائض انجام دینے کے لیے امیدوار کو گریجویشن کی تکمیل کرنا چاہیئے۔ تاہم ہندوستان کے بعض صوبوں میں ماسٹر کی ڈگری ضروری قرار دی گئی ہے۔

گریجویشن کی ڈگری Theater Arts Education کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

استاد کی سند کی بھی ضرورت ہوسکتی ہے۔

(۳) مدرس (Pre University College):

پوسٹ گریجویشن یعنی M.A., M.Sc., M.Com., CET, B.Ed.

سرکاری ادارے میں تعلیمی خدمات بحیثیت مدرس انجام دینے کے لیے CET میں نمایاں نمبرات

حاصل کرنے ہوں گے۔

(۴) پروفیسر، ڈگری کالج/ یونیورسٹی:

پوسٹ گریجویشن NET, SET

سرکاری اداروں میں مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کے لیے اوپر دی گئی اہلیت ضروری ہے۔

پرائیویٹ اداروں میں تدریسی فرائض انجام دینے کے لیے پوسٹ گریجویشن کافی سمجھا جاتا ہے۔

(۵) ماہرِ تعلیم:

ماہرِ تعلیم بننے کے لیے طالب علم M.A تعلیمی نفسیات میں کرنا بہتر ہے۔ اس کے بعد اسی ڈسپلن میں Ph.D. کی جاسکتی ہے۔

(۶) ٹیچر ایجوکیٹر (Teacher Educator):

ٹیچر ایجوکیٹر بحیثیت ٹرینر (Trainer) ڈائٹ (DIET) یا ٹیچر ٹریننگ کالج میں خدمات انجام دے سکتا ہے۔

M.A., M.Sc., M.Com., B.Ed., M.Ed., Ph.D.

کسی اسکول میں تدریسی تجربہ بھی معاون ثابت ہوگا۔

(۷) Developer Curriculum / Instruction Designer:

Curriculum Developer کا بنیادی کام اسکولوں کی تعلیمی سرگرمیوں اور نصاب پر نظر رکھنا ہوتا ہے۔

اساتذہ کے لیے Institutional materials کی تیاری کرنا اور اسکولوں میں اساتذہ اور نگراں کی مدد سے اسے قابلِ استعمال بنانا۔

Teaching /Learing مواد کی تیاری کرنا۔

صحافت

(Journalism)

صحافت کو جمہوریت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ رائے عامہ کو ہموار کرنے میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا کردار کلیدی ہے۔ آج صحافت کا پیشہ اپنا اعتبار کھو رہا ہے اور اس سے صحیح تعمیری کام انجام دینے کی امیدیں کمزور ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ اہل مدارس پروفیشنل انداز میں اس کی طرف رخ کریں اور اس میدان میں اپنا دعوتی و خدماتی دائرہ کار وسیع تر بنائیں اس میدان میں اتر کر قلم کی طاقت کا استعمال کر کے سماج میں پنپ رہی برائیوں کا ازالہ کریں اور حقائق منظر عام پر لائیں۔ جو طلبہ میدان صحافت کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مطالعہ کا شوق، لکھنے اور بولنے کا جذبہ، خیالات کا بے جھجک اظہار اور لوگوں سے بے تکلف میل جول جس زبان میں صحافتی خدمات انجام دینی ہے اسکی مہارت، علاوہ ازیں انگریزی اور ہندی زبان سے بھی اخذ و استفادہ کی صلاحیتیں ہونی چاہئیں۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

جماعتِ دہم یا عالمیت کے بعد سائنس، کامرس آرٹس کسی بھی اسٹریم کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

گریجویشن:

B.A.Mass Media ہندی، اردو اور انگریزی وغیرہ میں کر سکتے ہیں۔ Print Media and Electronic Media and Mass Communication کی طرح Journalism بھی اس درجہ میں اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ اس میں ڈپلوما کورس بھی ہے جو کہ اردو، ہندی، انگریزی تینوں زبانوں میں Diploma in Mass Media (ڈپلوما ان ماس میڈیا) کہلاتا ہے۔

پوسٹ گریجویشن:

B.A. کی تکمیل کے ساتھ آپ ٹیلی ویژن وغیرہ کے پروگرامس میں یا Media M.A. Governance وغیرہ کا رخ کر سکتے ہیں۔

ریسرچ:

Media and Film Studies and Mass Communication, Journalism
ان تمام کورسس میں ماسٹرز کے بعد تحقیق اور اعلیٰ تعلیم کے لئے ریسرچ کے دروازے کھلے ہیں۔

کریئر کے مواقع

پرنٹ جرنلسٹ:

اخبارات، رسائل ومجلّات میں بطور صحافی کام کیا جاسکتا ہے۔

براڈ کاسٹ جرنلسٹ:

ریڈیو اسٹیشن اور ٹیلی وژن چینل میں صحافی کی حیثیت سے کام کیا جاسکتا ہے۔

آن لائن جرنلسٹ:

انٹرنیٹ کی دنیا کے خبروں کے ذرائع جیسے نیوز پورٹل وغیرہ کے لئے صحافت کی جاسکتی ہے۔

ٹیچر:

صحافت میں تدریسی خدمات انجام دی جاسکتی ہیں۔

ڈائرکٹر اور سنیماٹو گرافر:

فوٹو گرافی، شارٹ فلم اور ڈاکومینٹری وغیرہ کی تیاری کا کام کیا جاسکتا ہے۔

مینیجر رابطہ عامہ:

کسی تنظیم کے لئے مینیجر برائے رابطۂ عامہ کی حیثیت سے کام کیا جاسکتا ہے۔

قانون

(Law)

زمانۂ جدید میں قانون کی حکمرانی ایک مسلمہ اصول ہے۔ملکی قانون و دستور کا علم اور اس میں مہارت پیدا کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں اربوں انسان رہتے ہیں اور اب انکے مابین تنازعات کروڑوں مقدمات کی شکل میں عدالتوں میں موجود ہیں ۔ وکلاء اور جج بن کر سماج میں امن و انصاف پھیلانا ایک اہم خدمت ہے۔قانون کے میدان سے دلچسپی رکھنے والوں کو اسے اپنے عزائم کی جولانگاہ بنانا ہوگا۔فرد کو اپنی پڑھائی کے دوران زیادہ نمبرات حاصل کرنے کی جدوجہد کرنی چاہئے تاکہ وہ اچھے سے اچھے کالج میں داخلہ حاصل کرسکے۔

وکیل اور جج کے لئے زبان بہت اہمیت کی حامل ہے اس لئے اسے کتابیں لٹریچر اور اسکے ساتھ مختلف چیزیں پڑھنے کی عادت پروان چڑھانی چاہئے۔سیاست،تاریخ،فلسفہ اور مذہب وغیرہ پڑھنا مفید ہوگا۔ کیوں کہ یہ سب قانون سے جڑے ہوئے ہیں۔یہ قانون اور اس کی الجھن کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

دسویں جماعت کے بعد کوئی معینہ کورس نہیں ہے۔دسویں کے بعد کوئی بھی فیلڈ جیسے آرٹس کامرس یا سائنس لے سکتے ہیں۔ہر ایک فیلڈ کا اپنا ایک فائدہ ہے۔قانون پڑھتے وقت آرٹس کے طالب علم کے لئے آئین اور اصول قانون جیسے مضامین پڑھنے میں فائدہ ہے۔اسی طرح ایک کامرس کے طالب علم کے لئے معاشیات کی تعلیم میں فائدہ ہے۔اور اسی لئے طالب علم اپنی خواہش کے مطابق کوئی بھی میدان طے کرسکتا ہے۔

گریجویشن :

قانون کی تعلیم دوطریقے سے کی جاتی ہے۔

(۱) بارہویں جماعت کے بعد

(۲) گریجوشن کے بعد

جو طالب علم بارہویں کے بعد قانون کی پڑھائی کرنا چاہے اسے کسی بھی قانونی کالج میں پانچ سالہ کورس میں داخلہ لینا ہوگا جس میں اسے بی،ایس،ایل۔ایل،ایل،بی کی سند حاصل ہوگی۔کوئی فرد جو گریجویشن سائنس،کامرس،یا آرٹس سے جیسے بی اے،بی ای،بی کوم،بی ایس سی،اور ایم بی بی ایس کیا ہوتو اسے تین سالہ کورس میں داخلہ لینا ہوگا جو ایل ایل بی کہلاتا ہے۔

پوسٹ گریجویشن :

قانون میں اعلی تعلیم کے امیدوار ایل ایل بی کے اختتام پر یا پانچ سالہ کورس مکمل ہونے پر ایل ایل ایم میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ہمارے ملک میں ایل ایل ایم بنیادی طور پر دوسالہ ہوتا ہے لیکن ابھی چند اداروں نے ایک سالہ ایل ایل ایم کورس شروع کیا ہے۔ایک سالہ کورس کرنا بہتر ہوگا۔

ریسرچ:

ایل ایل ایم کے بعد طلباء پی ایچ ڈی کرسکتے ہیں۔جو طالب علم قانونی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے Common Law Admission Test (CLAT) دینا لازمی ہے۔(CLAT) کے ذریعے طلبہ ہمارے ملک کے ۱۷ نیشنل لاء اسکول میں سے کسی میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔تین سالہ یا پانچ سالہ کورس میں سے کیا چنیں، اس بات کا جواب طالب علم کو خود تلاش کرنا ہوگا،ہاں البتہ ایک چیز بتائی جاسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تین سالہ کورس کا معیار دن بدن ابتر ہوتا جارہا ہے۔حال ہی میں چند مخصوص کالجوں نے Law SChool Admission Test (LSAT) لینا شروع کیا ہے جس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ،کرائسٹ یونیورسٹی وغیرہ شامل ہیں۔ چند کالجز میرٹ کی بنا پر داخلے دیتے ہیں،جن کی کٹ آف لسٹ جنرل کیٹیگری میں ۹۳ فیصدی نمبرات سے زیادہ ہوتی ہے،جن میں جی ایل سی۔ممبئی،آئی ایل ایس۔پونہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرح چارمرحلے ہیں جن کی بنا پر قانونی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۱)LSAT لاء اسکول ایڈمیشن ٹیسٹ

۲)CLAT کامن لاء ایڈمیشن ٹیسٹ

۳)یونیورسٹی اور کالج داخلہ ٹیسٹ

۴)میرٹ پر مبنی داخلہ

تین اور پانچ سالہ کورس پیش کرنے والے ادارے:

تین سالہ کورس: گورنمنٹ لاء کالج،ممبئی، انڈین لاء سوسائٹی، پونہ، ڈاکٹر امبیڈکر گورنمنٹ لاء کالج، دہلی یونیورسٹی

پانچ سالہ کورس: گورنمنٹ لاء کالج ممبئی، انڈین لاء سوسائٹی پونہ، ڈاکٹر امبیڈکر لاء یونیورسٹی چنئی، جامیہ ملیہ اسلامیہ دہلی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، کرائسٹ یونیورسٹی بنگلور، سمبیوسس سوسائٹی لاء کالج پونہ۔

(**نوٹ**) صرف دہلی یونیورسٹی داخلہ امتحان لیتی ہے جبکہ دوسرے ادارے میرٹ کے اعتبار سے داخلہ لیتے ہیں۔

کریئر کے مواقع

قانون کا کورس کرنے کے بعد مواقع بہت ہیں۔ایک قانونی گریجویٹ وکیل، جج اور لیگل ایڈوائزر بن سکتا ہے۔اپنی قانونی کاروائیوں کے لئے ہر ایک کمپنی کو ایک وکیل کی ضرورت ہوتی ہے۔مندرجہ ذیل وہ پیشے ہیں جو ایک لاء گریجویٹ کر سکتا ہے۔

وکیل:

وکیل تمام پیشوں کا جوہر ہے۔ وکیل لوگوں کے مختلف معاملات عدالت میں پیش کرتا ہے اور انھیں قانونی طور پر سلجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

جج:

جج باوقار عہدے پر فائز ہوتا ہے۔وہ قانون کی تشریح کرتا ہے اور قانونی دائرے میں رہتے ہوئے معاملات کا باریک بینی سے جائزہ لیتا ہے۔اور پختہ ثبوتوں کی بنیاد پر کسی بھی معاملات میں اپنا فیصلہ سناتا

ہے۔عوام جج سے ایمانداری اور غیر جانبداری کی امید کرتے ہیں۔

لاء پروفیسر:

اساتذہ ہر معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔قانون پڑھنے کے بعد آپ طلباء کو قانون پڑھانے کی خدمت پر مامور ہو سکتے ہیں۔

لیگل اڈوائزر (قانونی مشیر):

یہ تجارتی کمپنیوں،حکومتی اداروں اور تنظیموں کی قانونی رہنمائی کرتا ہے۔

جغرافیہ
(Geography)

سائنس کی بہت سی شاخوں میں سے ایک شاخ جغرافیہ ہے۔یہ سائنس کا وہ حصہ ہے جس میں زمین اور اُس کی خصوصیات کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔شروعات میں جغرافیہ میں صرف نقشوں اور مقامات کے ناموں سے متعلق معلومات شامل تھیں،لیکن وقت کے ساتھ آہستہ آہستہ اور بھی بہت سے عنوانات اس میں شامل ہوتے گئے۔جغرافیہ میں زمین، اس کی خصوصیات، اس میں موجود اشیا اور بسنے والے جاندار ،قدرتی ماحول وغیرہ کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔

اِن سب کے علاوہ یہ چیز بھی اس میں شامل ہے کہ جاندار،مختلف اقسام کے موسم،مٹّی اور پانی وغیرہ کیسے وجود میں آتے ہیں اور کس طرح ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں۔ ویسے تو جغرافیہ کی بہت سی شاخیں ہیں،مگر عام طور پر اس کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(۱)طبیعی جغرافیہ(Physical Geography)

(۲)انسانی جغرافیہ(Human Geography)

ارضیات(Geology)

یہ وہ شاخ ہے جس میں زمین کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے؛ اس میں زمین کی تاریخ، اس کی ساخت اور یہ کن چیزوں سے بنی ہے، یہ سب شامل ہے۔ جتنی بھی بے جان چیزیں زمین پر پائی جاتی ہیں جیسے چٹانیں، پانی، معدنیات وغیرہ، ان سب کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

جیوسائنسز (Geosciences): یہ ایک اصطلاح ہے جس میں جیولوجی کی جتنی بھی شاخیں ہیں وہ سب شامل ہوتی ہیں۔ اِن تمام شاخوں سے متعلق جو لوگ کام کرتے ہیں، انھیں جیولوجیکل سائنسٹسٹ (Geological Scientist) کہا جاتا ہے۔

جیولوجی میں بہت سے عنوانات پڑھائے جاتے ہیں مثلاً:

جیوکیمسٹری (Geochemistry)

جیوفزکس (Geophysics)

جیوفزسسٹس (Geophysicists)

معاشی جیولوجی (Economic Geology)

انجینئرنگ جیولوجی (Engineering Geology)

تاریخی جیولوجی (Historical Geology)

بحریات(Oceanography):

اس کو آپ 'بحریات' یا 'بحری جغرافیہ' بھی کہہ سکتے ہیں۔ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قدرتی وسائل درکار ہیں اور اب ان قدرتی وسائل کی ضرورت بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اب انسان کا رجحان اُن وسائل کی طرف بھی ہوگیا ہے جو سمندروں کے اندر پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس میدان میں سمندر، ساحلِ سمندر، سمندر کے اندر پائی جانے والی اشیاء وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کام میں کمپیوٹر کے استعمال کے ساتھ ساتھ بہت سے سائنسی علم جیسے حیاتیات (Biology)، علم طبیعیات (Physics)، علم کیمیا (Chemistry)، جیولوجی (Geology) جیوفزکس (Geophysics)، علومِ ریاضی (Mathematics) اور انجینئرنگ سائنس (Engineering Science) وغیرہ شامل کئے جاتے

ہیں۔اوشنوگرافی پر کام کرنے والوں کو اوشنوگرافر (Oceanographer) کہا جاتا ہے۔

موسمیات(Meteorology):

جغرافیہ کی اس شاخ کے ذریعہ فضائی اور موسمی معاملات سے متعلق معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ایک ماہر موسمیات (Meteorologist) فضائی معاملات کا مطالعہ کرتا ہے، اس میں ہونے والے بدلاؤ کا مشاہدہ اور تجزیہ کرتا ہے اور آنے والے وقت میں موسم کیسا ہوگا، اس کے متعلق پیشین گوئی کرتا ہے۔موسم کے علاوہ بھی اس شاخ میں اور بہت سے کام ہوتے ہیں۔اس میں سمندری طوفانوں کی حرکات پر نظر رکھی جاتی ہے اور مشاہدات کئے جاتے ہیں۔اوزون لیئر (Ozone Layer) پر اور اس کی کمی و زیادتی پر نظر رکھی جاتی ہے۔اور ریڈیو، (Radio) ٹیلی ویژن (Television) کے ذریعہ عوام تک خبریں پہنچائی جاتی ہیں۔

جی آئی ایس(GIS):

GIS کے معنی ہیں Geographical Information System (جیوگرافیکل انفارمیشن سسٹم) جس کو آپ اردو میں ''جغرافیائی معلوماتی نظام'' بھی کہہ سکتے ہیں۔

ماہرینِ جغرافیہ طبیعی (Physical) اور ثقافتی (Cultural) مظاہر (Phenomena) کی تقسیم (Distribution) اور اُن کے محل وقوع (Location) کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ مقامی (local)، علاقائی (regional) اور عالمی (global) سطح پر ہوتا ہے۔ماہرین جغرافیہ کا دھیان اس طرف ہوتا ہے کہ معاشی یا بہت سے منصوبہ بند لائحہ کار (Programmes) کا زمین کے طبیعی (Physical) حالات پر اور انسانی زندگی اور اس کے رہن سہن پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جی آئی ایس کے ذریعہ جو بھی معلومات کسی علاقہ کے بارے میں حاصل ہوتی ہیں انھیں الیکٹرونک میپ (Electronic Map) سے جوڑ دیا جاتا ہے۔الیکٹرونک میپ وہ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ کسی بھی علاقہ کی ایک تصویر اسکرین پر بن کر آجاتی ہے۔ الیکٹرونک میپ کی ایک مثال گوگل میپ (Google Map) کو بھی کہا جا سکتا ہے جو ایک سمارٹ فون میں عام طور سے دستیاب ہوتا ہے۔ جی آئی

ایس کے ذریعہ سائنسی تحقیقات(Scientific Investigation)، وسائل کے انتظامات (Resource managements)اور ترقی کے لیے منصوبہ بندی میں مدد ملتی ہے۔

میدانِ جغرافیہ میں مہارتیں

شہری جغرافیہ(Urban Geography):

اس کے اندر شہری ترقیاتی اموراوران سے متعلق مسائل کے بارے میں معاملات شامل ہوتی ہیں۔ ماہرین شہری جغرافیہ، رہائشی علاقوں اور خریداری کے علاقوں یعنی بازاروں وغیرہ سے متعلق منصوبہ بندی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ آمدورفت سے متعلق منصوبہ بندی کی جاتی ہےاور ساتھ ہی ساتھ صنعتوں کے مناسب محل وقوع (Location) کے بارے میں بھی رائے یہ ماہرین دیتے ہیں تاکہ ان کی اہم ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

علاقائی جغرافیہ(Regional Geography):

اس میں گہرے مشاہدات کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ کسی بھی علاقے کے طبیعی (Physical)، ثقافتی(Cultural)، معاشی (Economic)اور سیاسی(Political) حقائق یا ڈیٹا(Data)کوقلم بند(Record) کیا جاتا ہے تاکہ اس علاقہ کی موجودہ صورتِ حال کا تجزیہ کیا جاسکے۔

معاشی جغرافیہ(Economic Geography):

اس کے اندر کسی علاقہ کی معاشی اور صنعتی سرگرمیوں سے متعلق حقائق کوقلم بند کیا جاتا ہے۔جیسے صنعتوں کا محل وقوع(Location)،کان کنی کے علاقے،کاشتکاری اور کھیتی باڑی سے متعلق سرگرمیاں،مواصلاتی نظام(Communication System)،تجارت اور بازاروں سے متعلق معاملات وغیرہ۔ یہ تمام حقائق منصوبہ سازوں اور کاروباراور نقل وحمل (Transport) کے ترقیاتی کاموں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔

سیاسی جغرافیہ(Political Geography):

اس میں قومی(National)اور بین الاقوامی(International)سرحدوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس کے علاوہ مقامی اور علاقائی امور پر قدرتی وسائل اور اس کی طبیعی

خصوصیات (Physical Features) کیا اثرات مرتب کرتی ہیں، ان معاملات کے بارے میں بھی سیاسی جغرافیہ کے اندر معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

جو طلبہ جغرافیہ کے میدان میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں انہیں مدرسہ میں دورانِ تعلیم دسویں اور بارہویں کے امتحانات پاس کرلینا چاہیئے۔ ان جماعتوں میں وہ جغرافیہ کا مضمون اختیار کریں تو بہتر ہے۔

گریجویشن:

گریجویشن کی سطح پر انہیں جغرافیہ میں داخلہ کے لئے داخلہ جاتی امتحان (Entrance Exam) پاس کرنا ہوگا۔

پوسٹ گریجویشن:

جغرافیہ میں .B.A./B.Sc کے بعد طلبہ .M.A./M.Sc کرتے ہیں۔ ماسٹرز کے لئے گریجویشن میں اس مضمون کو پڑھنا لازمی ہے۔ پھر اس بناء پر وہ NET/JRF کے امتحان دیں۔

ریسرچ:

.M.A./M.Sc کے بعد جغرافیہ میں .Ph.D بھی کرسکتے ہیں۔ یہ کئی نامور یونیورسٹیوں سے ممکن ہے۔

کریئر کے مواقع

جغرافیہ ایک ایسا مضمون ہے جو انسانی زندگی کے بہت سے اہم معاملات سے تعلق رکھتا ہے۔ آج کل مضمونِ جغرافیہ نئی نسل کے لیے کریئر کے بھی بہت سے مواقع فراہم کرتا ہے۔ یہاں آپ کے سامنے ایسے ہی کچھ کریئر کے مواقع کا ذکر کیا جارہا ہے۔

کچھ کام تو آپ کی سند (Degree) سے براہِ راست تعلق رکھتے ہیں جیسے:

☆ کارٹوگرافر (Cartographer): نقشوں (Maps) سے متعلق

☆ کمرشل/ ریزیڈینشیل سرویر (Commercial/Residential Serveyor): تجارتی

اور رہائشی امور سے متعلق۔

☆ انوائرنمنٹل کنسلٹنٹ (Environmental Consultant): ماحولیات سے متعلق۔

☆ جغرافیکل انفارمیشن سسٹم آفیسر (Geographical Information System Officer): تفصیل کا ذکر ہو چکا ہے۔

☆ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سرویر (Planning and Development Serveyor): ترقیاتی امور سے متعلق۔

☆ سیکنڈری اسکول ٹیچر (Secondary School Teacher)

☆ ٹاؤن پلانر (Town Planner): شہری منصوبہ بندی سے متعلق۔

اس کے علاوہ کچھ کام اور بھی ہیں جہاں آپ کی سند (Degree) کام آسکتی ہے، جیسے:

☆ انٹرنیشنل ایڈ/ ڈیولپمنٹ ورکر (International Aid/ Development Worker): بین الاقوامی سطح پر ترقیاتی امور سے متعلق۔

☆ لینڈ اسکیپ آرکیٹکٹ (Landscape Architect): کسی خاص جگہ کو سود مند انداز سے استعمال کرنے کی پلاننگ۔

☆ لاجسٹک اینڈ ڈسٹری بیوشن مینجر (Logistc and Distribution Manager): تجارتی معاملات سے متعلق۔

☆ مارکیٹ ریسرچر (Market Researcher): بازار سے متعلق۔

☆ نیچر کنزرویشن آفیسر (Nature Conservation Officer): ماحولیاتی تحفظ سے متعلق۔

☆ سسٹینیبلٹی کنسلٹینٹ (Sunstainability Consultant): ماحول اور قدرتی وسائل کو باقی رکھنے سے متعلق۔

☆ ٹورزم آفیسر (Tourism Officer): سفری معالات سے متعلق۔

☆ ٹرانسپورٹ پلانر (Transport Planner): نقل وحمل کے معاملات سے متعلق۔

☆ ایمرجنسی مینجمنٹ اسپیشلسٹ (Emergency Management Specialist): کسی بھی طرح کی آفات سے فوری نمٹنے کے معاملات سے متعلق۔

☆ جیو مارفولوجسٹ (Geomorphologist): زمین کی تاریخ، اس کا بننا وغیرہ سے متعلق تحقیق وغیرہ۔

☆ جیو اسپیشل انالسٹس (Geospatial Analyst): اس کے اندر کئی معاملات سے متعلق کریئر مل

سکتا ہے۔ جیسے: فوج، تجارت، جائدادی کام، ماحولیاتی اموراورشہری منصوبہ بندی وغیرہ۔

☆ ہائیڈرولوجسٹ(Hydrologist): پانی اور آبی وسائل کے انتظامات ونگرانی سے متعلق۔

☆ لوکیشن انالسٹس(Location Analysts): کاروباری معاملات سے متعلق۔

☆ میٹیورولوجسٹ(Meteorologist): موسمیات سے متعلق (تفصیل گزرچکی ہے)۔

☆ پالیوشن انالسٹس(Pollution Analysts): آلودگی اوراس پر قابو پانے کے معاملات سے متعلق۔

☆ ریموٹ سینسنگ انالسٹس(Remote Sensing Analysts): مختلف مقامات سے متعلق تفصیلات اکٹھا کرنا اورنقشوں پر دکھانا وغیرہ سے متعلق۔

☆ سائل کنزرویشنسٹ(Soil Conservationst): مٹی سے متعلق معلومات حاصل کرنا وغیرہ سے متعلق۔

☆ سرویر (Surveyorr): زمین، معدنیات، عمارتیں وغیرہ کا جائزہ لینا وغیرہ سے متعلق۔

☆ واٹر کنزرویشن آفیسر(Water Conservation Officer): اس میں ماحولیات اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے ذریعہ نوکریاں دی جاتی ہیں۔

☆ پولیس اورسرکاری نوکریاں وغیرہ بھی اس میں روزگار کے مواقع ہیں۔

معاشیات

(Economics)

معاشیات کوسماجی علوم میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گرچہ اصلاً اس کا موضوع دولت کی پیداوار، اس کی تقسیم اوراس سے متعلق جو اعمال ہیں مثلاً بینکنگ سسٹم، کرنسی سسٹم وغیرہ ہیں۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میدان کو بھی غیر معمولی وسعت حاصل ہوئی ہے۔ اب کسی قوم کی خوشحالی اور ترقی سے متعلق جو بھی موضوعات ہو سکتے ہیں وہ سب اس کے تحت پڑھے اور تحقیق کئے جانے لگے ہیں۔ ڈیولپمنٹ اسٹڈیز

باقاعدہ معاشیات کا ذیلی شعبہ قرار پایا ہے۔اس کی طرف اشارہ خود ابن خلدون نے بھی کیا تھا جب انہوں نے قوموں کے عروج اور ترقی کے دو اہم اسباب میں دولت کو دوسرا اہم سبب قرار دیا۔

اپنی طبیعت کے اعتبار سے علم معاشیات دونوں پہلوؤں سے دیکھا جاتا ہے،نظریاتی علم کے طور سے بھی اور تکنیکی طور سے بھی۔علم معاشیات اس طور سے بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں فکری اور علمی کام کرنے کے مواقع بے حساب ہیں اور ساتھ ہی کریئر کے لئے بھی بے شمار مواقع ہیں۔اگرچہ کہ ماہرین اسلامیات نے اس موضوع پر کئی دہائی پہلے توجہ دینی شروع کر دی تھی اور اس کے نتائج کے طور پہ کئی غیر معمولی اقدام بھی منظر عام پر آئے تھے اور آ رہے ہیں۔مثال کے طور پر اسلامی بینکنگ اور اسلامی فائنانس وغیرہ۔تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ابھی تک معاشیات کے جو بنیادی مسائل رہے ہیں اور معاشی آمدنیوں میں جو قابل ذکر استحصال اور عدم توازن کا مسئلہ رہا ہے وہ ہنوز حل کا طلب گار ہے۔معاملہ چاہے فلسفے کی سطح پر سرمایہ داری، اشتراکیت اور کمیونزم کا ہو یا پالیسیوں اور عملی سطح پر معاشی مسائل کا ہو دنیا ابھی بھی قابل عمل اور قابل فہم افکار کی منتظر ہے۔

اس میں مدارس کے طلباء کے لئے داخلہ بہت بڑا مسئلہ نہیں ہے۔کئی فارغین مدارس اس میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر کے مختلف اکیڈمک و نان اکیڈمک نوکریوں سے وابستہ ہیں۔بنیادی طور سے اس میں جس چیز کو اہل مدارس کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ حساب (Mathematics) ہے۔عام طور سے معاشیات کے کورسز انگریزی زبان میں لکھے اور پڑھائے جاتے ہیں۔چنانچہ انگریزی زبان پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔طلباء عالمیت یا فضیلت کے بعد گریجویشن کی سطح پر اس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔عام مضامین کی طرح اس میں گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور اس کے بعد ایم فل (حسب سہولت اور حسب ضرورت) اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی جاتی ہے۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

کسی بھی طالب علم کو گریجوشن کی سطح پر معاشیات میں اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بارہویں میں سائنس یا کامرس کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔کوئی بھی طالب علم سماجی علوم میں انٹر کرنے کے بعد اعلی تعلیم کے لئے معاشیات کا اختیار کر سکتا ہے لیکن زیادہ تر کالجوں نے انٹر میں ریاضی اور معاشیات کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔

گریجویشن:

انٹرمکمل کرنے کے بعد B.A میں داخلہ لینا ہوتا ہے۔ یونیورسٹیز معاشیات میں بی اے کراتی ہیں اور معاشیات میں کیرئیر بنانے کے بہترین مواقع فراہم کرتی ہیں۔ زیادہ تر آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایم ایک مشترکہ اقتصادی پروگرام بھی رکھتے ہیں ان سب کے علاوہ بہت ساری یونیورسٹیز ایسی بھی ہیں جو معاشیات میں گریجویشن کا پروگرام پیش کرتی ہیں۔

پوسٹ گریجویشن:

گریجویشن کے بعد بہت سارے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ یا تو آپ براہ راست کوئی نوکری کر سکتے ہیں یا انتظامی مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے تیاری کر سکتے ہیں یا پھر ایم اے برائے معاشیات کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ یا ایم بی اے کورسز کے لئے کیٹ (CAT) امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ معاشیات میں ایم اے اور ایم بی اے میں داخلے کے لئے رفتہ رفتہ ہر سال مقابلہ (Competition) بڑھتا جا رہا ہے۔ اگر آپ معاشیات میں ماسٹر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ کا مقصد بھی بڑا ہونا چاہئے اور اس کے لئے کسی معتبر ادارے میں داخلے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان اداروں میں داخلہ جاتی امتحانات کے لئے بہت اچھی تیاری اور کبھی کبھی کچھ معاملات میں انٹرویو کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ داخلہ کے ان تمام مراحل سے گزرنے کے لئے ریاضی اور اعداد و شمار میں اچھی پکڑ بنیادی شرط ہے۔

ریسرچ:

پی ایچ ڈی معاشیات میں کئی عناوین کی تحقیقات کا موقع کھول دیتی ہے۔

آپ اسلامک بینکنگ یا اسلامک فائنانس یا اسلامک اکنامکس یا پھر شریعہ ایڈوائزر، شریعہ آڈٹ یا فائنانشیل اینالسٹ میں سے کوئی کریئر منتخب کر سکتے ہیں۔

پی ایچ ڈی پانچ سالہ کورس گویا ایک معاہدہ ہے۔ اس میں بہت سی جگہوں پر دو سال ایم فل کا مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کو اسی وقت پی ایچ ڈی کرنا چاہئے جب کہ اس کو ریسرچ کرنے میں گہری دلچسپی ہو۔ اس میدان میں عملی طور پر کام کرنے کا ارادہ ہو۔

تجرباتی تحقیق و ریسرچ کے تحت آپ معاشیات کا ایک ایسے موضوع کا انتخاب کرتے ہیں جس کے لئے آپ کے پاس مناسب مواد ہوتا ہے اور آپ کچھ مفروضے بھی تیار کر لیتے ہیں، بعدازاں آپ ان کو یکے بعد دیگرے جانچتے ہیں۔نظریاتی تحقیق کے تحت کوئی بھی شخص ریاضیاتی (میتھامیٹکل) نمونے بناتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے اور جمع کردہ مواد کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ بھی لیتا ہے۔

کریئر کے مواقع :

اکیڈمکس:

اسکولوں، کالجز سے لے کر یونیورسٹیز تک تدریس کے مواقع ،مختلف ریسرچ اجنسیوں اور تھنک ٹینک میں ریسرچ کی خدمات۔

کارپوریشنز:

بزنس اور اس سے مختلف کمپنیوں اور اس کے ریسرچ کے مخصوص اداروں میں ریسرچ کی خدمات۔ سرکاری وانتظامی پالیسیوں میں ایڈوائزری کی خدمات۔ معاشیات میں گریجویشن مکمل کرنے کے بعد اور ریاضی میں مضبوط صلاحیت رکھنے والا بین الاقوامی فورم میں نوکری پاسکتا ہے۔

پروفیسر یا ٹیچر:

کوئی بھی شخص کسی سرکاری ادارے میں یا کسی پرائیویٹ ادارے میں ٹیچر بن سکتے ہیں۔اگر کوئی شخص کسی پرائیویٹ اسکول میں پڑھانا چاہتا ہے تو وہ گریجویشن تک پڑھاسکتا ہے۔اور اگر کوئی شخص سرکاری ادارے میں پڑھانا چاہتا ہے تو وہ دسویں تک پڑھاسکتا ہے۔اگر کوئی شخص بارہویں کے طلبہ کو پڑھانا چاہتا ہے تو اس کو بی ایڈ کرنا ہوگا۔ پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد یا نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد کوئی بھی شخص کسی کالج یا یونیورسٹی میں ایک اسسٹنٹ پروفیسر یا پروفیسر بن سکتا ہے۔

کنسلٹینٹ:

پرائیویٹ کمپنیوں یا سرکاری وزارتوں میں بحیثیت مشیر کام کرسکتا ہے۔

منتظم:

ریاستی اور مرکزی سطح پر جیسا کہ آئی ای ایس اور آئی اے ایس اور ریاستی سطح پر دوسری خدمات وغیرہ

صحافی:

بہت سے اقتصادی اخبارات، رسائل، ٹیلی ویژن چینل ہیں جو کہ اقتصادیات سے متعلق خبروں کو شائع کرتے ہیں؛ کوئی بھی شخص میڈیا کے ان اداروں میں ایک رپوٹر کی حیثیت سے کام کرسکتا ہے۔

ماہر اقتصادیات:

گریجویشن کے بعد کوئی بھی شخص کارپوریٹ میں ماہر اقتصادیات کے طور پر کام کرسکتا ہے۔

اقتصادی مشیر:

معاشیات میں ایم اے مکمل کرنے کے بعد اور ایک ماہر اقتصادیات کے طور پر پانچ سال کا تجربہ رکھنے کے بعد کوئی بھی شخص سرکاری یا غیر سرکاری اداروں میں ایک اقتصادی مشیر بن سکتا ہے۔

مالیاتی تجزیہ نگار:

معاشیات میں گریجویشن مکمل کرنے کے بعد کوئی بھی شخص کارپوریٹ، مالیاتی اداروں اور اسٹوک مارکیٹ میں ایک مالیاتی تجزیہ نگار کے طور پر نوکری کرسکتا ہے۔

ڈائرکٹر یا سی ای او:

معاشیات میں پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد اور اقتصادی مشیر کی حیثیت سے پانچ سال کا تجربہ رکھنے کے بعد کوئی کسی تنظیم کا سی ای او یا ڈائرکٹر بن سکتا ہے۔

کامرس
(Commerce)

کامرس یعنی کاروبار کی دنیا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ جب پرانے دور میں کرنسی کا وجود نہیں ہوا تھا، اس وقت لین دین میں چند اشیاء کے بدلے چند دوسری اشیاء کی مدد سے ضروریات کی لین دین ہوتی تھی۔ جن سامانوں کا استعمال اس وقت کیا جاتا تھا ان میں اناج کے بدلے کپڑے، پھلوں کے بدلے اناج اور جانوروں کے بدلے دوسری ضرورت کی اشیاء وغیرہ حاصل کی جاتی تھیں۔ جس وقت کامرس کے تصور کا وجود ہوا، اس وقت بڑے پیمانے پر کی جانے والی تجارت کو کامرس کا نام دیا گیا تھا۔ یہ ملک کی معیشت میں تبدیلی لانے میں بہت اہم پہل تھی۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

جو طالب علم کامرس میں اپنا کریئر بنانا چاہتا ہے ان کے لئے کئی راستے ہیں۔ دسویں جماعت میں انہیں معاشیات کا تعارف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بھی وہ اس مضمون کو دلچسپی سے درسی تعلیم میں جاری رکھیں تو آگے کی دقیق معاشیات آسان ہو سکتی ہے۔

گریجویشن:

کریئر بنانے کے لئے، سی اے کرلیں تو یہ کامرس میں سب سے بہترین پڑھائی کہی جاسکتی ہے۔ جو طالب علم سی اے کی حیثیت سے کریئر بنانا چاہے وہ ۱۲ ویں کے بعد سے سی اے کی پڑھائی شروع کر سکتے ہیں۔ سی پی ٹی (Common Proficiency Test) امتحان پاس کرنے کے بعد سیکینڈ اسٹیج میں جانا ممکن ہو جاتا ہے، یعنی آئی پی سی سی (Integrated Professional Competence Course)۔ اس میں کئی گروپ ہیں اور جو طالب علم گریجویشن کے بعد سی اے کرنا چاہتے ہیں وہ براہ

راست امتحان دے سکتے ہیں، گریجویشن کے بعد آئی پس سی سی، سی پی ٹی ضروری نہیں ہے۔

پوسٹ گریجویشن:

کامرس طلبہ کے لئے .M.Com کے علاوہ ایم بی اے ایک بہترین کورس ہے۔طلبہ گریجویشن مکمل کرنے کے بعد ہی ایم بی اے کے لئے تیاری کر سکتے ہیں۔ایم بی اے معاش کے کئی میدانوں میں کیا جاتا ہے: فائنانس، مارکیٹینگ، اشتہارات، درآمدات و برآمدات اور رٹیل وغیرہ۔ ۱۲ویں کے بعد ایم بی اے نہیں کیا جاسکتا ہے، گریجویشن ضروری ہے۔ایم بی اے کرنے کے لئے اور ایم بی اے میں امتحان لینے کے لئے طلبہ کو ایک داخلہ امتحان پاس کرنا ضروری ہے، تاکہ کسی اچھے ادارہ میں آپ کو داخلہ مل جائے۔

ریسرچ:

تمام بڑی کمپنیاں اس میدان کے تقریباً ہر زمرے میں آئے دن تحقیقات کی طلب میں رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں سرکاری دفاتر میں یہ تحقیقات اہم ہیں۔

نوٹ: آئی سی ڈبلیو اے میں ۲ مرحلے ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے، پہلا فاؤنڈیشن کورس اور دوسرا انٹرمیڈیٹ کورس۔ جو طلبہ آئی سی ڈبلیو اے (Institute of Cost and Works Accountants of India) سے اپنا کریئر بنانا چاہتے ہیں وہ ۱۲ویں اور گریجویشن کے بعد تیاری شروع کر سکتے ہیں۔ جو طلبہ ۱۲ویں کے بعد کریئر بنانا چاہتے ہیں ان کے لئے پہلا مرحلہ فاؤنڈیشن کورس ہے، وہ پاس کرنے کے بعد وہ انٹرمیڈیٹ کورس کے لائق ہوتے ہیں اور جو طلبہ گریجویشن کے بعد آئی سی ڈبلیو اے کرنا چاہتے ہیں وہ براہ راست انٹرمیڈیٹ کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں فاؤنڈیشن کورس ضروری نہیں ہے (گریجویٹ طلبہ کے لئے)۔سی ایس یعنی کمپنی سکریٹری، سافٹ ویئر انجینیئرنگ، انیمیشن اور پی ایچ ڈی ایسے کورسیس ہیں جو طالب علم ۱۲ویں یا گریجویشن کے بعد ان میں اپنا کریئر بنانے کے لئے اختیار کر سکتے ہیں۔

کریئر کے مواقع

کامرس ایک ایسا میدان جس میں بالمقابل سائنس اور آرٹ کے میدانوں کے، کریئر کے بہت مواقع ہیں۔

جو طالب علم سی اے کورس مکمل کر چکے ہیں وہ آڈیٹر کہلاتے ہیں اور ہر وہ کمپنی جو رجسٹرڈ ہے (انڈین کمپنی ایکٹ ۱۹۵۶ کے تحت)، اس کمپنی کے لئے آڈیٹر ہائر کرنا ضروری ہے۔

طالب علم کمپنی کے آڈیٹر کے لئے بھی درخواست دے سکتے ہیں اور طالب علم خود کی ایک آڈٹ فرم بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ آئی سی ڈبلیو اے سے کورس مکمل کرنے کے بعد طالب علم کوسٹنگ ڈپارٹمنٹ میں کریئر حاصل کر سکتے ہیں۔

ایم بی اے، یہ ایک ایسا میدان ہے جس میں کریئر کے کافی مواقع ہیں، ایم بی اے مکمل کرنے کے بعد طالب علم الگ الگ کمپنی میں کریئر طلب کر سکتے ہیں۔

وہ مینیجر اور سینیئر مینیجر اور دیگر کئی نوکریوں کے لئے اس علم کی دسترس سے کریئر پیدا کر سکتے ہیں۔

گریجویشن مکمل کرنے کے بعد طالب علم مختلف کریئر کے لئے درخواست دے سکتا ہے، جیسے ڈپارٹمنٹ مینیجر، ایگزیکیوٹو، ٹیم لیڈر۔

سی ایس یعنی کمپنی سیکریٹری: جو طالب علم سی ایس مکمل کر لے، تو اس کے بعد وہ بحیثیت سی ایس ملازمت کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ منتخب ہونے پر پہلے پہل یہ سی ایس کا لیگل ایڈوایزر کہلاتا ہے۔

اسلامی فائنانس (Islamic Finance)

روز اول سے تجارت میں سود، اور سودِ مرکب، ایک اہم ترین نزع کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ کسانوں اور قرض داروں کی خودکشیوں کے سلسلے کے بعد موجودہ سودی نظام کی تباہ کاریوں سے کون باخبر نہیں؟ چنانچہ عصر حاضر میں ایک ایسے معاشی نظام کی اشد ضرورت ہے جو مکمل طور پر غیر سودی ہو۔ اسی کی بہترین عملی صورت اسلامک بینکنگ اور فائنانس ہے جس میں بہترین کریئر کے مواقع بھی موجود ہیں۔

ریاضیات اور شماریات

(Mathematics and Statistics)

ریاضی دورِ جدید کا بنیادی مضمون سمجھا جاتا ہے۔ زندگی کے تمام ہی شعبوں میں اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسے تجارت، قرض کا لین دین، صنعت وحرفت وغیرہ۔ Statistics ریاضی کی ایک شاخ ہے جس میں عددی تجزیہ، اعداد وشمار کی پیش کش، عددی معلومات وغیرہ سے متعلق مسائل زیر بحث وزیرِ مطالعہ آتے ہیں۔ Statistics کی مدد سے ایک ماہر معاشیات کسی صنعت کی ہونے والی آمدنی کی شرح کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ بازار یا منڈی میں خام مال کی کھپت کا اندازہ اور پیشین گوئی کسی حد تک کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہر اعداد وشمار کی آج خاصی اہمیت ہے۔

ریاضی داں/ ماہرِ ریاضیات کے کام کی نوعیت:

☆ ماہرِ ریاضی حساب وکتاب کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

☆ ماہر ریاضی اعداد وشمار کا تجزیہ کرتا ہے۔

☆ ماہر ریاضی عددی تجزیہ کی بنیاد پر امکانات پیش کرتا ہے۔

☆ صنعت وحرفت کے شعبہ میں متوقع اور حقیقی فائدے اور نقصان کا حساب لگاتا ہے۔

☆ یہ سارے کام جدید آلات جیسے کمپیوٹر، کیلکو لیٹر وغیرہ کی مدد سے بھی کرتا ہے، وغیرہ۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں:

ریاضی کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ انٹر یعنی بارہویں درجے میں ریاضی ضرور پڑھیں۔ اس کے بعد درج ذیل کورسس میں داخلہ لے سکتے ہیں

گریجویشن:

☆بیچلر/ ماسٹر یا ڈپلومہ کا حصول ان موضوعات میں ممکن ہے:ریاضیاتی اعداد و شمار (Mathematical Statistics)،اطلاقی ریاضی(Applied Maths)،شماریاتی طریقہ کار Statistical Methodsاورخالص ریاضیMathematics Pure۔

پوسٹ گریجویشن:

اس سطح پر درج ذیل کورسیز کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ ماسٹرآفStatistics ۲ سال

☆ ایم ایس سی سائنس(Maths) معStatistics

☆ پی جی ڈپلومہ(Statistics Methods)

ریسرچ:

ریاضی میں پی ایچ ڈی Ph.D.کے بھی خوب مواقع ہیں۔اوراس کے بعد روزگار کے مواقع بھی کئی ہیں۔

کریئر کے مواقع

باصلاحیت اور قابل افراد کے لیے اس میدان میں بہت سے مواقع موجود ہیں۔جیسے، پیشہ وارانہ ماہرین کے لیے اس میدان میں مالیاتی اداروں، پبلک سیکٹر میں کریئر کے مواقع موجود ہیں۔ پبلک سیکٹر کے لئے ریاضی کے ماہرین مشیر (Consultant) کا کام بھی کرسکتے ہیں۔

پرائیویٹ فرم میں نوکری بھی ایک امکان (اچھا آپشن) ہے۔

علاوہ ازیں اس میدان کے ماہرین درس وتدریس اور ریسرچ میں بھی مصروف ہوسکتے ہیں۔

☆ ریاضی کی ضرورت سائنس اور سماجیات کے تمام شعبوں میں پیش آتی ہے چنانچہ سائنس اور سماجیات کے کسی بھی مضمون سے متعلق تحقیقی ادارے میں ماہرین ریاضیات کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

☆ ہر سطح پر ریاضی کی تدریس کے لیے نجی انتظامات یعنی کوچنگ مراکز بھی موجود ہیں۔ریاضی کو مشکل مضمون سمجھا جاتا ہے اس لئے اچھے اساتذہ کی خدمات کے لئے وسیع امکانات موجود ہیں۔

☆ ہر سطح اور ہر زبان میں ریاضی کی اچھی کتابوں کی ضرورت ہے۔ ان کتابوں کے لکھنے والوں کی خدمات، نجی اور حکومتی ادارے حاصل کر سکتے ہیں۔

کیمیاء
(Chemistry)

کیمیاء مختلف اشیا کی خصوصیات خصوصاً ان کے کیمیاوی اوصاف، اشیاء کا باہمی ربط، اور ان کی ترتیب میں تغیر کے قوانین کے مطالعے کا نام ہے۔ کیمیاداں کے کام کی نوعیت کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس کا تخصص کیمیا کے کس شعبہ میں ہے۔ مثلاً راست کیمیائی تجزیہ، مرکبات کا مطالعہ، ریسرچ اور منتخب مشاہدہ (Sampling)، کیمیاوی وطبعی تغیرات پر تحقیق وغیرہ۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں درجے کی تعلیم:

دسویں درجے میں علمِ کیمیاء کی تعلیم اسکولوں میں دی جاتی ہے۔ اس کی بناء پر بارہویں درجے میں اس مضمون کو اختیار کیا جائے تو اعلیٰ تعلیم کے لیے مزید آسانی اگلی جماعتوں میں ہوسکتی ہے۔

گریجویشن:

بارہویں کلاس کے بعد B.Sc.(H)Chemistry میں داخلہ لیا جاسکتا ہے یا دیگر کورسیز بھی ممکن ہیں مثلاً ۴ سالہ B. Tech. Chemical Engineering، یا Dimploma Chemical Engineering ۳ سالہ۔ یہ دوسرے دروازے ہیں جو علمِ کیمیاء میں مہارت کے لئے دستیاب ہیں۔

پوسٹ گریجویشن:

B.Sc. (H) Chemistry کے بعد M.Sc. (Chemistry) میں داخلہ جاتی امتحان کے ذریعہ داخلہ ملتا ہے۔

ریسرچ:

علمِ کیمیاء میں تحقیق کے کئی مواقع ہیں۔ ماحولیاتی کیمیاء، حیاتیاتی کیمیاء اور غیر حیاتیاتی علمِ کیمیاء اس مضمون کی اہم شاخیں ہیں۔ تحقیق کے لحاظ سے مقبول ہیں اور ان کے انطباق کا دائرہ وسیع ہے۔

کریئر کے مواقع

صنعت مثلاً ڈرگ انڈسٹری، فوڈ انڈسٹری اور پلاسٹک انڈسٹری

مختلف کیمائی شعبوں بحیثیت آرگنک، ان آرگنک، فیزیکل اور کیمیکل کے تجزیہ نگار

کیمیکل انجینئرنگ ٹیکنیشین

کیمیکل ٹیکنیشین (Chemical Technician)

نان پروڈکشن جاب (Non-Production Job) یعنی انطباق و استعمال

حیاتیات
(Biology)

ماہرِ حیاتیات حیوانات، نباتات، حشریات، اور انسانوں کے مزاج اور جسمانی ہیئت کا گہرائی سے مطالعہ کرتا ہے۔ اسی کے ساتھ وہ ان اشیاء کا بھی مطالعہ کرتا ہے جو ان زندہ اجسام کے لیے مفید یا مضر ہیں۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں درجے کی تعلیم:

کسی بھی منظور شدہ اسکول یا بورڈ کے ذریعہ حیاتیات کا مضمون اختیار کرتے ہوئے بارہویں کے امتحان میں کامیاب ہونا ضروری ہے۔

گریجوشن :

B.Sc. (H) Bioscience میں داخلہ کے لئے بارہویں درجے کی سائنس کے مطالعے کی بنیاد پر داخلہ کے لئے درخواست دی جاتی ہے، جس میں حیاتیات کا مضمون شامل ہونا چاہئے۔

پوسٹ گریجوشن :

اب دو امکانات آپ کا انتظار کرتے ہیں: Bioscience M.Sc. اور M.Tech Bio-Technology ان میں سے انتخاب کرسکتے ہیں۔

ریسرچ:

تحقیق واعلیٰ تعلیم کے لئے اس میدان میں ہندوستان کے علاوہ بیرونِ ملک کی راہیں بھی کھلی ہیں۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بہتر کا انتخاب کرنا چاہئے۔

خوردبینی حیاتیات
(Microbiology)

یہ علم حیاتیات Biology کی ایک شاخ ہے۔ یہ مضمون ان جاندار جرثوموں کا مطالعہ ہے جن کی جسامت نہایت چھوٹی ہوتی ہے اور جنھیں ہم اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ مثلاً بیکٹر یا، فنگس ، وائرس وغیرہ۔ ماہرِ مائکرو بایولوجسٹ ان چھوٹے جرثوموں کی بڑھوتری اوران کی تعداد کو کنٹرول کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مائیکروبایولوجسٹ کی ضرورت بہت سے شعبوں میں پیش آتی ہے۔ تقریباً غذا، زراعت، ادویہ، صحت، اور بایوٹیکنالوجی۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں درجے کی تعلیم :

کسی بھی منظور شدہ اسکول یا بورڈ میں حیاتیات کا مضمون اختیار کیا جاسکتا ہے۔ بارہویں کا امتحان میں

کامیاب ہونے کے بعد اعلیٰ تعلیم کی طرف رخ کیا جا سکتا ہے۔

گریجویشن:

بارہویں درجے کی سائنس کی بنیاد پر B.Sc.(Gen) Microbiology میں داخلہ مل جاتا ہے۔اس کے علاوہ B.Sc. Medical Microbiology اور B.Sc.Industional Microbiology بھی دوسرے متبادل کورسیز ہیں۔ان میں سے ہر ایک تین سالہ مدت کا کورس ہے۔

پوسٹ گریجویشن:

انہی مضامین کی ترتیب اور مناسبت سے بیچلر کی ڈگری رکھنے والے طلبہ کو داخلہ جاتی امتحان کے ذریعہ M.Sc. میں داخلہ مل سکتا ہے۔مثلاً: M.Sc. Microbiology, M.Sc. Medcical Microbiology, M. Sc. Industrial Microbiology, M.Sc. Applied Micro Biology.۔ایک اور کورس M.D. Microbiology ہے۔اس میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے MBBS ضروری ہے۔یہ تمام دو سالہ کورس ہیں۔

ریسرچ:

بیماریوں کے سلسلے میں نئی تحقیقات کی ضرورت مستقل ہے۔ان پر قابو پانے کی کوششوں میں اس میدان کی تحقیقات کی معنویت واضح ہے۔علاوہ ازیں بے کار اشیاء کو دوبارہ کام میں لانا اور جرثوموں کی مدد سے ایندھن کی تیاری وغیرہ بھی تحقیقات کے اہم مقاصد ہیں اور اس مضمون کا حصہ ہیں۔اس بنا پر یہ مشہور اور مقبول مضمون بن گیا ہے۔

کریئر کے مواقع

درج ذیل سیکٹر میں کریئر کے مواقع موجود ہیں:

☆ سرکاری تعلیمی ادارے (میڈیکل موضوعات سے متعلق)

☆ ادویہ سازی کے ادارے

☆ بایوٹیک لیب

☆ غذا اور اناج سے متعلق ادارے

☆ بایوٹیک انڈسٹری

جینیٹکس

(Genetics)

جینیٹکس حیاتیات کی شاخ ہے۔ یہ ان اوصاف کا مطالعہ ہے جو اولاد کو اپنے والدین سے ورثے میں ملتی ہیں۔ اوصاف کی منتقلی کا یہ عمل تمام جانداروں میں ہوتا ہے مثلاً بشمول پیڑ پودوں، حیوانات وغیرہ میں یہ عمل دیکھا گیا ہے۔ جینیٹکس کا ماہر بننے کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے اعلیٰ تعلیم کا حصول ضروری ہے۔ یہ مضمون ریاضی اور عددی تجزیہ جیسے مضامین میں مہارت کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں درجے کی تعلیم:

سائنس کے مضامین اختیار کر کے بارہویں جماعت کی تعلیم پوری کریں۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کا منصوبہ بنائیں۔

گریجویشن:

بیچلر آف سائنس (B.Sc.) میں بارہویں درجے کی سائنس کی بنیاد پر داخلہ ملتا ہے۔ بہتر ادارے کا انتخاب کریں۔

پوسٹ گریجویشن:

ماسٹر آف جینیٹکس (M.Sc.) میں سائنس کی بیچلر ڈگری اور عموماً تحریری امتحان کے ذریعہ داخلہ ملتا ہے۔ حیاتیات کی تعلیمی سند اس کے لئے ضروری ہے۔

ریسرچ:

Ph.D/M.Phil. یہ ممکن تحقیقی سندیں ہیں اور بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان ڈگریوں کے حصول کے بعد صلاحیت کا اچھا استعمال ممکن ہے۔

کریئر کے مواقع

ماہرینِ جینیٹکس کا زیادہ وقت تجربہ گاہوں میں گزرتا ہے۔ وہ مائیکرواسکوپ، کمپیوٹر وغیرہ کے ذریعہ مشاہدات میں مصروف ہوتے ہیں۔ یہ کیریئر عمدہ آمدنی کا ذریعہ بھی ہے۔

طبعیات
(Physics)

طبیعیات سائنس کا ایک اہم اور بنیادی مضمون ہے۔ سائنس پڑھنے والے ہر طالب علم کو اس مضمون سے کم و بیش سابقہ پیش آتا ہی ہے۔ کیمیا، حیاتیات، انجینئرنگ، ادویہ کے مضامین میں مہارت کے لیے فزکس کی بنیادی تعلیم ضروری سمجھی جاتی ہے۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں درجے کی تعلیم:

ریاضی اور طبیعیات میں خصوصی تعلق ہے۔ اس نسبت سے نہایت ضروری ہے کہ بارہویں جماعت میں طبیعیات کے ساتھ ریاضی کا مضمون اختیار کریں۔

گریجویشن:

B.Sc. Physics (H) و بارہویں درجے کی سائنس کے بعد کی ڈگری ہے۔ اچھے ادارے کا انتخاب کرنا چاہئے۔

پوسٹ گریجویشن:

M.Sc.Physics میں داخلہ B.Sc.Physics کی بناء پر ممکن ہے۔ اس کے علاوہ (M.Tech Electronics) بھی آگے بڑھنے کے لئے اچھا کورس ہے۔

ریسرچ:

M. Phil/Ph.D. کی ڈگریوں کے حصول کے لئے طبیعیات میں M.Sc. لازمی ہے۔

کریئر کے مواقع

ماہرِ طبیعیات اس مضمون میں مہارت حاصل کر کے تکنیکی میدان میں کریئر کے مواقع تلاش کر سکتا ہے۔ مثلاً الیکٹرانکس، انجینیئرنگ کے مختلف شعبوں میں طبع آزمائی بآسانی کر سکتا ہے۔

اسی طرح درس وتدریس کے میدان میں بھی اس مضمون کے ماہرین کی خاصی ضرورت ہے۔ اچھی صلاحیت ہو تو کریئر کے امکانات وسیع ہیں۔

نیوکلیئر، ہائڈرو پاور اسٹیشن وغیرہ میں بھی ماہرِ طبیعیات کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اب تو ادویہ بھی براہِ راست ماہرینِ طبیعیات کی نگرانی میں تیار کی جا رہی ہیں۔

طب

(Medicine)

علمِ طب نہایت ہی قدیم اور سودمند علوم میں سے ایک ہے۔ موجودہ دور میں مختلف ذیلی شعبوں میں تخصص کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک پیشے کے لحاظ سے علم طب میں بہت سے مواقع موجود ہیں جو طلبہ مدارس سے فراغت حاصل کرتے ہیں۔ وہ بھی طب کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ طب کے ماہر کو سائنس کا بخوبی علم ہونا چاہئے۔

علمِ اسنان (DENTISTRY)

Dentist دانتوں کے ڈاکٹر کو کہا جاتا ہے۔ یہ ڈاکٹر دانتوں کی صحت سے واقفیت اور ان سے متعلق امراض کی تفتیش کرتا ہے۔ جانکاری اور علاج ضروری میں مہارت رکھتا ہے۔ علم اسنان میں عام امراض کا

اچھا علاج ہوتا ہے مثلاً دانتوں کا خراب ہو جانا۔ یا ان کا سڑ جانا، مسوڑھوں کا خراب ہو جانا، دانتوں میں پانی لگنے لگنا یا ان میں سوراخ ہو جانا۔ امراض کے تدارک کا علاج کے لیے اس کے ادارے موجود ہیں۔

آیوروید (AYURVEDA)

آیوروید اعلاج کا ایک ہی قدیم ہندوستانی طریقہ ہے جو تقریباً ۵۰۰۰ برس پرانا ہے۔ لغوی اعتبار سے آیوروید اکے معنی علمِ حیات کے آتے ہیں۔ آیوروید اکا علم ویدوں سے اخذ کیا جاتا ہے اور ماہرین کی زبانی تحریری روایات میں بھی موجود ہے۔

یونانی (UNANI)

Unani Medicine ایک روایتی طریقہ علاج ہے۔ اس کا استعمال مغلیہ دور کے ہندوستان میں اور اسلامی ثقافت والے جنوبی ایشیا کے خطے میں ہوتا تھا۔ لفظ یونانی، یونان (Greece) سے ماخوذ ہے یونانی علاج عام طور سے یونانی ماہرین طب کی تعلیمات اور ان کے اصول وقواعد پر منحصر ہے۔

طبِ یونانی چار چیزوں کے احوال وکوائف سے بحث کرتا ہے۔

(۱) Phelgm (بلغم)

(۲) Blood (دم)

(۳) Yellow Bile (صفراء)

(۴) Black Bile (سوداء)

ہومیوپیتھی (HOMEOPATHY)

ہومیوپیتھک طریقہ بھی علاج کی ایک متبادل شکل ہے اس میں امراض کے علاج کے لیے (لوہا لوہے کو کاٹ سکتا ہے) کے اصول concept کو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی دو یونانی لفظ Homeo جس کے معنی Similar (یکساں) اور Pathos جس کے معنی Treatment (علاج) کے ہوتے ہیں، سے ماخوذ ہے۔

ہومیوپیتھک علاج کا بنیادی مقصد علاج کا ایک موثر محفوظ طریقہ مہیا کرنا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج عموماً ان امراض کے لیے زیادہ مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے جن کے کنٹرول کے لیے ایک طویل عرصہ تک کا

علاج درکار رہو۔مثلاً Flu Viruses (فلو کے جراثیم)، Coughs (کھانسی)، Cold (سردی یا زکام) کا علاج وغیرہ۔

فارمیسی (PHARMACY)

Pharmacy کا تعلق علوم صحت و ادویہ سے ہے۔ فارمیسی ایک ایسا پروفیشن (پیشہ) ہے جس کا بنیادی مقصد دوائیاں تیار کرنا، ان کو تقسیم کرنا اور دوائیوں کے صحیح استعمال کے متعلق لوگوں کو آمادہ کرنا ہے۔

مویشیوں کا علاج (Veterinary Science)

مویشیوں سے متعلق علم طب، طب سائنس کی اہم شاخ ہے۔ جانوروں اور پرندوں کے امراض و علاج کے متعلق ہے۔اس خصوصی موضوع کی بنیادیں اور اصول طب انسانی سے ملتے جلتے ہیں۔مویشیوں کے معالج جانوروں اور پرندوں سے انسیت اور ہمدردی رکھتے ہیں۔ یہ صفت علاج کے لیے ضروری ہے۔ جانور اور پرندے ہماری طرح اپنی پریشانیاں بیان نہیں کر سکتے۔

تعلیم کا دورانیہ

بارہویں درجے کی تعلیم:

باہویں جماعت میں سائنس کے مضامین (مع حیاتیات، یعنی بائیولوجی) پاس کرنے کے بعد یونانی، ہومیوپیتھی اور دیگر طب کے شعبوں کے داخلے کے لئے امتحان ہوتے ہیں۔انہیں پاس کر کے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ البتہ یونانی طب کے لئے بارہویں جماعت میں حیاتیات کی سائنس پڑھنی ضروری نہیں، بس اردو مضمون کی تعلیم کو بارہویں جماعت تک لازماً حاصل کرنی چاہیئے۔

گریجویشن:

NEET امتحان طبی علوم میں داخلوں کے لئے مشترکہ امتحان ہے۔اس میں کامیاب طلبہ کا علمِ طب کے کورسیز میں جدید تعلیم کے لئے انتخاب ہوتا ہے جو ان کی کارکردگی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

پوسٹ گریجویشن:

طب میں M.D. کرنے کے لئے دوبارہ داخلہ جاتی امتحانات ہوتے ہیں۔طلبہ کو NEET-PG کی

تیاری پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

ریسرچ:

علمِ طب ہر آن ترقی پذیر ہے۔ اسی طرح اس علم میں مزید تحقیقات کی ضرورت بھی بڑھ رہی ہے۔ D.M. کی ڈگری کے حصول کے لیے اندرونِ ملک و بیرونِ ملک کئی مواقع ہیں۔

کریئر کے مواقع

نجی کلینک: نجی کلینک پر ڈاکٹر اپنی خدمات پیش کرسکتا ہے۔ بہر حال علاج و معالجے کے لئے طبی اسناد اور مہارت کا ہونا لازمی ہے۔ یہ خاطر خواہ آمدنی کا ذریعہ ہے۔

طبیب یا ڈاکٹر: مختلف ماہر ڈاکٹروں کے کریئر کا مشاہدہ کریں تو اچھے کریئر کے وسیع امکانات ہیں۔ شعبے کے ڈاکٹر درکار ہیں۔ دانتوں کے Dentist، آنکھوں کے Opthalmologist زچگی کے ماہرین، دماغ، اعصاب اور دمویات کے ماہرین وغیرہ۔

پروفیسر: طبیہ کالج، میڈیکل کالج اور بڑے سرکاری اسپتالوں میں طبی تعلیم و تدریس اور تحقیق کے کاموں کے لئے افراد درکار ہیں۔ یہ کریئر کے اچھے مواقع ثابت ہو سکتے ہیں ان کے ذریعہ دعوت و تبلیغ بھی ممکن ہے مریضوں کو صحت اور شفاء کے بارے میں اسلام کی تعلیمات سے روشناس بھی کرایا جا سکتا ہے۔

کنسلٹنٹ: تمام بڑے اسپتالوں میں طبی کنسلٹنٹ یعنی طبی مشیر کی حیثیت سے کام کی گنجائش ہوتی ہے۔

سینئر ریسیڈنٹ آفیسر: یہ کریئر گورنمنٹ میڈیکل کالجس میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔

جانوروں اور پرندوں کے معالج: یہ ماہرین پالتو جانوروں اور پرندوں کی دیکھ ریکھ کرتے ہیں اور امراض سے انکی حفاظت میں مدد کرتے ہیں۔

انجینئرنگ اور ٹکنالوجی

(Engineering and Technology)

انجینئرنگ، سائنسی و تکنیکی علوم کو عمل میں لانے اور فطری قوانین و مادی وسائل (مثلاً مادے، عمارت کے ساخت، مشین، ڈیوائس سسٹم اور ان کے طریقہ عمل) کو استعمال میں لانے کے پیشے (Profession) کا نام ہے جو محفوظ طور پر ایک خاص مقصد کی طرف عمل پذیر ہوتا ہے اور ایک واضح معیار کا سامنا کراتا ہے۔

میدان ہندسیات کے لئے درکار صلاحیتیں:

ہوانوردی انجینئرس (Aeronautical Engineers) کے پاس تفصیلی معلومات جمع کرنے اور مسائل کو حل کرنے (Problem Solving) کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔ ان کو حساب (Mathematics)، ڈیزائن (Design)، کمپیوٹر (Computer) اور فن گفتگو (Cummunication Skills) میں اچھا ہونے کی ضرورت ہے۔ ان کے اندر علم طبیعی (Physics) کا گہرا علم ہونا چاہیئے۔ یہ ملازمت جسمانی، تکنیکی اور ساتھ ہی ساتھ میکانیکی لیاقت کی بھی متقاضی ہے۔ ایک ہوانوردی انجینئر کو مذکورہ بالا صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ بہترین جسمانی و بصارتی صحت کا حامل ہونا چاہیئے۔

ایک اچھے ماہر معمار (Architect) کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس ڈیزائن کرنے کی مہارت و تجارتی لیاقت (Business Aptitude) سماجی آگاہی (Social Awareness) اور عمدہ معلومات کا مجموعہ (General Knowledge) وغیرہ کی صلاحیت ہو۔ فنِ گفتگو (Communication Skills) تصویر آرائی (Drawing Skills)، باریکی سے مشاہدہ کرنے (Keen Observation)، وسیع تصوری خاکہ آرائی (Vivid Imagination)، تخلیق آرائی (Creativity)، ذہنی تصور کرنے کی طریقہ جیسی صلاحیتیں اس کے پاس ہونا ضروری ہے۔ دیگر

صلاحیتیں مثلاً قائدانہ صلاحیت(Leadership)، انتظامی صلاحیت، ذرائع حاصل کرنے اور مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہو۔ دو تین طرفہ ضخامتی دستاویز(Three Dimensional Drafting)، مالی انتظامی صلاحیت (Financial Management)، اور Computer Added Design and Drafting (CADD) کی معلومات اس شعبے کے لیے ضروری ہے۔

ایک کامیاب کیمیائی انجینئر کو لازماً مضبوط تکنیکی اہلیت اور بہترین ترغیب کا قابل ہونا ناگزیر ہے۔ بہترین تجزیہ نگاری(Analytics)، فن گفتگو(Communication Skills)اور مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت مشروط ہے۔ ساتھ ساتھ امیدوار کے اندر محنتی و معاملے کو سلجھانے اور حل کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو اوزاروں سے کام کرنا، سلسلہ وار اشیاء کو ڈیزائننگ اور ان کو استعمال کرنا آتا ہو۔ اشیاء کو تصور (میں لانا) اور ڈھانچہ کی شکل میں لانا پسند ہو۔ کمپیوٹر کی بہترین مہارت بھی اس شعبے کے لیے درکار ہے۔

ایک کامیاب سول انجینئر ہونے کے لیے تیز، تجزیاتی اور عملی ذہن ہونا چاہئے اور ذہن کو تفصیلات کی طرف مرکوز رکھنا بھی ضروری ہے۔ فن گفتگو اس شعبہ کا اہم حصہ ہے۔ اور ٹیم کا رکن ہونے کے ناطے سارے معاملات میں آگے ہونا چاہئے۔ مشکلات سلجھانے اور حل کرنے کی مہارت، کام دباؤ کے تحت کرنے کی، اور مشکلات میں صبر و تحمل سے کام لینے کی قابلیت ہو۔

ایک کامیاب کمپیوٹر انجینئر کے لیے اشیا کو تخلیق کرنے کی صلاحیت اور ایجاد کرنے کی قابلیت و تکنیکی و حسابی دلچسپی رکھنا ضروری ہے۔ اسے پروگرامنگ اور Computer Hardware/ Software سے واقف ہونا چاہئے۔ اچھی تجزیاتی مہارت، تفصیلی نگاہ، مسلسل اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اس شعبے کا اہم ترین حصہ ہیں۔ مواصلات کی مہارت، تجربہ و اعداد و شمار کا اندازہ کرنے، تحریری و زبانی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے، قوتِ فیصلہ وغیرہ جیسی اہلیت بہت ضروری ہے۔

ایک اچھا برقی انجینئر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ علم طبعیات (Physics) و حساب (Mathematics) اور مسائل کو حل کرنے میں مہارت ہو۔ دوسری طرف اچھی تجزیاتی مہارت، موضوع پر گہری نظر و توجہ مرکوز کرنے اور ٹیم ورک میں کام کرنے کی قابلیت اور فن گفتگو ہو۔

فرد کے پاس تخلیقی، تجسسی، تجزیاتی، تفصیلی موقوف متعین کرنے و ٹیم کے ساتھ کام کرنے اور زبانی و تحریری فن گفتگو کرنے کی مہارت ہونی چاہئے۔ ساتھ ساتھ کمپیوٹر کا مضبوط بنیادی علم اس کورس کا اہم جزء

ہے۔جو اجزاء کی پیداوار،طریق عمل کی پلاننگ اور پیداوار کی پلاننگ میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

طلباء جو میکانیکی انجینئر نگ میں جانا چاہتے ہوں ان کے لیے بہترین میکانیکی صلاحیت ساتھ ہی ساتھ میکانیکی ڈرائنگ(Machincal Drawing)، اور مشین اور اسلحہ کی ڈیزائننگ کے لیے کمپیوٹر کی بہترین صلاحیت وغیرہ درکار ہے۔ان کے اندر حساب کو اچھی اہلیت/ قابلیت اور(Mathematics)، تصورات اور مقبوضہ مجردی خیالات (Abstract Concepts)، کے مابین تعلق استوار کرنے کے لیے متجسس(Inquistive)اور منطقی (Logical) ذہن درکار ہے۔

تعلیم کا دورانیہ

طلبہ مدارس جو انجینئر نگ یا تکنیکی علوم میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں(B.Tech.Dip/Eng.) انہیں مدرسہ میں دورانِ تعلیم نجی طریقہ سے (بحیثیت پرائیوٹ طالبِ علم) یا ریاستی تعلیمی بورڈ یا NIOS سے دسویں اور بارہویں لازماً کرلینا چاہیئے۔ انہیں بارہویں میں لازمی طور پر ریاضی Maths اور فزکس Physics مضامین اختیار کرنے چاہئیں۔اس سے انہیں آئندہ انجینئر نگ اور تکنیکی علوم میں ڈگری یا ڈپلوما کرنے کا راستہ کھل جائے گا۔اس کی تفصیلات درجِ ذیل ہیں۔

وہ طلباء جنھوں نے انٹرمیڈیٹ یا ڈپلومہ (Diploma) مکمل کرلیا ہے، داخلہ جاتی امتحانات (Enterance Test) مثلاً جے ای ای مین (JEE-Main)،جے ای ای اڈوانس (JEE-Advance)، ای اے ایم سی ای ٹی (EAMCET)، کے سی ای ٹی (KCET)، ایم ایچ سی ای ٹی(MHCET)، ڈبلیو بی جے ای ای (WBJEE) وغیرہ کے ذریعے انجینئر نگ میں جاسکتے ہیں۔ شرکتی امتحانات مکمل ہونے کے بعد(ان میں سے) منتخب طلباء کو آگے کالج اور مختلف شعبوں کے انتخابات کے لیے کاؤنسلنگ میں بلایا جاتا ہے۔(اب) وہ جس شعبہ کا انتخاب کریں گے وہ شعبہ ان کا مستقبل طے کرے گا۔اس لیے طلباء کو ہوش مندی اور شعوری طور پر اپنے فطری رجحان اور ذوق کے مطابق شعبہ کا انتخاب کرنا چاہیئے۔شعبے کا انتخاب کرتے وقت طلباء کے پیشِ نظر ذاتی مہارتیں، ملازمتی مواقع اور سب سے اہم وہ موضوع ومضامین جو کورس میں مطالعہ کرے گا، رہنی چاہیئے۔

انجینئر نگ کے کچھ اہم شعبہ جات سمیت، ان کے لیے ضروری ذاتی صلاحیتوں اور کریئر کے مواقع کی تفصیلمندرجہ ذیل ہے۔جو طلباء کو انجینئر نگ کے اہم شعبے جات، (جو) ان کے لیے بہتر ہیں اس کا انتخاب

کرنے میں مدد کریں گے۔

ہوانوردی ہندسیات (Aeronautical Engineering)

یہ شعبہ جہاز رانی کے میدان میں ترقی اور خلائی تحقیق (Space Research and Development) اور دفاعی نظام (Defence System) سے منسلک ہے۔ یہ طلباء کو ڈیزائننگ (Designing)، تعمیر (Construction) و ترقیاتی (Development) ٹیسٹنگ (Testing)، آپریشن (Operation) اور تجارتی وفوجی طیارے، اسپیس کرافٹ اوران کے اجزاء، سیٹلائٹس (Satellites) اور میزائلوں (Missiles) کی دیکھ بھال وغیرہ جیسی صلاحیتوں کا حامل بناتا ہے۔

کیریئر کے مواقع

اس شعبے میں ملازمت ملکی وغیر ملکی اور پرائیویٹ ایئر لائنس (Private Airlines) کے ساتھ ساتھ ہوائی صنعتی ادارے میں فراہم کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں ہوانوردی انجینئرس کے لیے ملازمت مندرجہ ذیل اداروں میں مل سکتی ہے:

☆ ایئرانڈیا

☆ انڈین ایئرلائنس (Indian Airlines)

☆ ہیلی کاپٹر کارپوریشن برائے ہند (Helicopter Corporation of India) اور فلائنگ کلبز (Flying Clubs)۔

حکومتی وغیر حکومتی ملکیت کی ہوائی خدمات اور صنعتی ادارے مثلاً:

☆ Hindustan Aeronautical Ltd.

☆ (Defence Research and Development Laborateries)

☆ (National Aeronautical Lab)

☆ (Aeronautical Development Establishment)

☆ (Civil Aviation Department)

موجودہ دور میں دفاعی سروسز (The Defence Services) اور ادارۂ ہند برائے خلائی تحقیق (Indian Space Reaserch Organisation) بھی یہ دو بڑے ملازمت کے ذرائع واقع ہوئے ہیں۔

تعمیری ہندسیات(Architecture Engineering)

یہ ایک ایسا شعبہ ہے جو ڈیزائننگ اورعمارت کی پلاننگ اوران کے بیچ موجودہ علوم سے تعلق رکھتا ہے اورایک ایسی فیلڈ بھی ہے جواورالگ الگ شعبہ جات کا احاطہ کرتی ہے۔مثلاً مکانی ڈیزائن(Spatial Design)،مطالعہ جمالیات(Aesthetics)،محفوظ انتظام(Safe Management)،مادی انتظام(Material Management)وغیرہ۔

کریئر کے مواقع

اس شعبہ کی ملازمتی صورت حال میں Site Selection،میدانی تحقیق اوراس کی دیکھ بھال (Field research and supervision)، انتظامیہ برائے حفاظت (Safety Management)،وصفی قدرت(Quality Control)،ماحولیاتی پلاننگ(Enviromental Planning)، قیمت اورلاگت کاتخمینہ لگانا(Estimating and Costing)،تعمیری کام کی دیکھ بھال (Supervision of Construction Work)، اندرونی سجاوٹ(Interior Decoration)وغیرہ۔

کیمیائی ہندسیاتChemical Engineering

انجینئرنگ کے اس شعبے میں کیمیائی پلانٹس(Chemical Plants) کی ڈیزائنگ اوراس کی مرمت، مادوں/کیمیکل کو کچا مال سے مطلوبہ سانچے میں ڈھالنے کا کام کیا جاتا ہے۔ یہ(دراصل) ایک الگ نوعیت کا میدان عمل ہے۔ جو خصوصاً بایوٹیکنالوجی (Biotechnology)اور نینوٹیکنالوجی(Nanotechnology)سے معدنی عمل(Mineral Process) تک احاطہ کرتی ہے۔یہ کیمیائی تکنیک کے مختلف میدانوں کا بھی احاطہ کرتی ہے۔مثلاً:Mineral Based Industries، Synthetic Fibres، Pharmaceutical Plants،Petrochemicals، Petroleum Refining Plantsوغیرہ۔کیمیائی انجینئرز(Chemical Engineers، کیمیکل پلانٹ کی ڈیزائن اوراس کی تصحیح بھی کرتے ہیں۔اوران کے طریقہ پیداوار(Methods of Production) کی اصلاح بھی کرتے ہیں۔

کریئر کے مواقع

☆ کیمیائی انجینئر خصوصاً صنعتی میدانوں میں اپنا کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ مثلاً: Food Coal Preperation and ، Petrochemical،Petroleum ،Processing Exploisve Manufacturing،Processing وغیرہ۔

☆ کیمیائی عمل پر مبنی صنعتی ادارے مثلاً فرٹیلائزرس انڈسٹری (Fertilisers Industries) جیسے ہربیسائڈ، پیسٹیسائڈ، کاسٹک سوڈا، Glass and Speculty Chemicals، ڈائز اینڈ ڈائز اسٹف (Dyes and dyes Stuff)، پینٹ (Paint)، لوبریکینٹ ، اسٹیل اور المونیم وغیرہ۔

☆ حکومتی اداروں میں یہ لوگ ماحولیاتی پریشانیوں کو حل کرنے مثلاً کوڑے اور گندے پانی کا علاج کرنے، ماحولیاتی ریگولیٹنگ اور ریسائکلنگ کرنے اور صحت سے متعلق تحقیقی پروجیکٹ بنانے وغیرہ میں بھی روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔

سول انجینئرنگ (Civil Engineerinng)

سول انجینئرنگ شعبہ تعمیرات کے ضابطوں میں سے قدیم ترین ضابطہ ہے۔ اس شعبہ میں پلاننگ، ڈیزائننگ اور تعمیراتی کام کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ یہ وسیع ٹاسک (Wide Task) سے مربوط ہے۔ ڈیزائننگ، عوامی کام کی دیکھ بھال اور تعمیراتی امور مثلاً سڑک، پل، سرنگیں، عمارتیں، ایئرپورٹ، باندھ، پانی سے متعلق کام (بحری امور)، سیوریج سسٹم، بندرگاہوں کی تعمیر وغیرہ ایک سول انجینئر کے پاس غیر معمولی صلاحیت اور معلومات ہی نہیں بلکہ دیکھ بھال اور انتظامیہ کی صلاحیت بھی موجود ہو۔

کریئر کے مواقع

سول انجینئر حکومتی اداروں میں اپنی ملازمت پا سکتے ہیں۔ مثلاً: شعبہ افواج، Engservices، ریلوے وغیرہ۔ غیر حکومتی ادارے، تحقیق و تدریسی ادارے وغیرہ۔ تعمیری صنعت میں اتار چڑھاؤ لازمی طور پر ہوتا ہے۔ B.Tech مکمل کرنے کے بعد روڈ پروجیکٹ، بلڈنگ ورک Quality Testing اور Consultancy Firm,Laboratry Housing Societies میں طلباء ملازمت تلاش کر سکتے ہیں۔ سول انجینئرنگ کے گریجویٹ طلباء (Graduated students) تحقیق کے لیے بھی

جاسکتے ہیں۔ یا اپنی وہ خودمختاری مشاورت(Private Consultency Firm) بھی کھول سکتے ہیں۔

کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ(Computer Science and Engineering)

کمپیوٹر انجینئر زکمپیوٹر کے اجزاء کی جانچ پڑتال اوران کی ڈیزائننگ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں برقی انجینئرنگ(Electrical Engineering)اور کمپیوٹر سائنس دونوں زوایوں سے عناصر کا مطالعہ کیا جاتا ہے اوران دونوں کے اصولوں اور تکنیکوں کو Computerاوراس کے نظام کو ترقی کے لیے پڑھایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس طرح کے کورس سے تعلق رکھتے ہیں وہ Computer Hardware Engineer کے طور پر کہلاتے ہیں اور جو لوگ کمپیوٹر پروگرام سے تعلق رکھتے ہیں وہ سافٹ ویئر انجینئر کہلاتے ہیں۔ جو ریسرچ ڈیزائننگ، ٹیسٹنگ، Manufacturingاور کمپیوٹر ہارڈ ویئر کی تنصیف میں اعلیٰ Advanced ہارڈویئر انجینئرنگ جیسے Computer Chips، سرکٹ بورڈ(Circuit Boards)، کمپیوٹر کے سازوسامان سے متعلقہ سازوسامان وغیرہ میں مدد کرتے ہیں ان کے امور برقی انجینئر سے ملتے جلتے ہیں۔لیکن ان کا کام خاص طور پر کمپیوٹر اوراس کے سازوسامان تک محدود ہے۔

کریئر کے مواقع

☆ کمپیوٹر انجینئر پروگرام، ویب ڈیولپرز(Web Developer)اور ای کامرس اسپیشلسٹ جو انڈسٹری میں کمپیوٹر پر مبنی امور ادا کرتے ہیں، مثلاً ٹیلی کمیونیکیشن،آٹو موٹیو(Automotive Aerosprace)وغیرہ۔

☆ ملکی وغیرملکی کمپیوٹر بنانے والی انڈسٹری مثلاً: کمپیوٹر ہارڈ ویئر ڈیزائن، ڈیولپمنٹ کمپنی، کمپیوٹر نیٹ ورکنگ کمپنی،سوفٹ ویئر ڈیولپمنٹ کمپنی۔

☆ ہارڈویئر بنانے والی کمپنی،ڈاٹا پروسسنگ ڈیپارٹمنٹ،غرض ہر وہ جگہ جہاں کمپیوٹر پر مبنی نظام ہو، وہاں طلباءملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔

علم البرق وبرقیاتی انجینئرنگ(Electrical and Electronic Engineering)

یہ شعبہ انجینئرنگ کے اس شعبہ سے تعلق رکھتا ہے جس میں بجلی توانائی، برقیاتی اور برقی مقناطیسیت

(ELECTROMAGNETISM) کا مطالعہ ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں اس شعبہ کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ کسی شعبے/ میدان میں کام کرنے کا تصور ہو ہی نہیں سکتا اگر وہاں بجلی موجود نہ ہو۔ یہ کورس برق سے چلنے والے آلات مثلاً جنریٹرس، ٹرانسفارمرس، سوچ گیئر، مائیکرو پروسیسرس، آئی سی وغیرہ کے ارتقاء، پیداوار اور ان کی جانچ پڑتال تصفیہ کرتا ہے۔

کریئر کے مواقع

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ای ای ای (EEE) برقیاتی انجینئرنگ کا امتحان ہے۔ اس شعبہ جات کے لیے اب آپ کو دو اہم شعبہ جات کے طور پر مہارت حاصل کرنے کے لیے انتخاب کرنا ہوگا۔ وہ ہیں Electricals and Electronics۔ شعبہ الیکٹریکلس میں کیریئر کے مواقع برقیاتی مصنوعات و اشیا (Electrical Product)، پاور پلانٹس (Power Plants) اور وہ کمپنیاں جو پاور پلانٹس کی ذمہ دار ہوتی ہیں، وغیرہ میں ملیں گے۔ (اور) ایک برقیاتی انجینئر (Electrical Engineer) حکومتی اداروں مثلاً پاور گرڈ کارپوریشن آف انڈیا (Power Grid Corporation of India) واین ٹی پی سی (NTPC)، اور دوسری ریاستوں کو ٹرانسمیشن اور جنریشن کمپنیاں وغیرہ میں ملازمت حاصل کر سکتا ہے۔ شعبہ الیکٹرانکس (Electronic Dept.) کی طرف سے آپ کے پاس VLSI ہے، جو خود ایک اچھا میدان عمل اور انجینئر کو بڑی تعداد میں ڈیمانڈ کرتا ہے۔ اور بے شک نہیں تو اس کے علاوہ Software Field بھی موجود ہے۔

برقیاتی و مواصلاتی انجینئرنگ

(Electronics and Communication Engineering)

یہ شعبہ موجودہ دور کے تیزی سے ترقی کرتے ہوئے شعبوں میں سے ایک ہے۔ مثلاً وہ چیزیں جو ہم روزانہ استعمال کرتے ہیں اور جن کی وجہ سے ہماری زندگی آسان اور مزیدار ہوگئی ہے جیسے ٹی وی، ریڈیو، کمپیوٹر Telecommunication وغیرہ کا مطالعہ اس شعبہ کے تحت کیا جاتا ہے۔ الیکٹرانکس (Electronics) صنعت وحرفت میں ایک بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ مثلاً تیل و اینرجی، کھیتی باڑی، اسٹیل، پیٹرولیم، کیمیکل اور طبی صنعات وغیرہ۔ یہ برابر بدلتا اور وسیع تر ہوتا ہوا انجینئرنگ کا پیشہ ہے۔ برقیاتی صنعت (Electronics Industry) ایک مزدور پیشہ سے متعلق صنعت ہے جو بڑی تعداد میں لوگوں کو ملازمت فراہم کرتی ہے۔

کریئر کے مواقع

ایک برقی انجینئر مرکزی اور ریاستی حکومت اوران کی اسپانسر کی ہوئی کمپنیاں اور غیر حکومتی ادارے مثلاً اے آئی آر(All India Radio)، انڈین ٹیلیفون انڈسٹری(Indian Telephone Industry)، ایم ٹی این ایل(MTNL)،قومی طبیعاتی معاملات (National Physical Laboratories)،فوجی جہاز رانی ادارے(Civil Aviation Department)، پوسٹ اور ٹیلی گراف ڈیپارٹمنٹ(Post and Telegraph Deptt.)، National Physical Laboratory، Coordination Dept، Indian Rlys، BEL، CEL، Atomic Energy Commission، HAL، وزارت برائے فوجی جہاز رانی (Ministry of Civil Aviation)، Directorate General Post and Telegraph Department، صنعت برائے ایصال تفریح (Entertainment Transmission Industry)، تحقیقی ادارے Estrablishment Research، اور دفاعی تجربہ گاہیں (Defence Laboratories)وغیرہ میں ملازمت حاصل کرسکتا ہے۔

صنعتی انجینئرنگ (Industrial Engineering)

یہ شعبہ انجینئرنگ کے اس شعبے سے تعلق رکھتا ہے جولوگوں کے مکمل نظام تعلیم واسلحہ وقوت و مادیت اور طریقِ عمل کوترقی دینے،سدھارنے، نافذ کرنے اور ارتقاء کرنے پر مرکوز ہوتا ہے۔ یہ شعبہ انجینئری تجزیہ اور تالیف کے بنیادی اصول اور طریقہ کار پر مشتمل ہے۔انڈسٹریل انجینئرنگ کوManufacturing Engineering,Production Engineering, Operation Management اور Manufacturingکے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

کریئر کے مواقع

ایک صنعتی انجینئر تقریباً ہر صنعتی ادارے میں اپنی ملازمت حاصل کرسکتا ہے ہے۔نہیں تو وہ خود مختار مشاورتی فرم(Private Consultancy Firms)، بڑی کمپنیوں کے آر اینڈ ڈی ادارے یا انجینئر اور تکنیکی سیلس منیجرز(Technical Sale Manager)،کی خریدوفروخت کرسکتے ہیں۔وہ شعبہ جات جو انڈسٹریل انجینئرنگ کا احاطہ کرتے مثلاً تحقیق و مطالعہ (Work-Study)، اعمال جراحی و

کفالت(Operation and Maintenance)، پیداوار کی پلاننگ اور کنٹرول(Production Contrcol and Planning)، مادیاتی انتظام(Materials Mamagement)، اوصافی انجینئرنگ(Value Engineering)، نیٹ ورک ماڈلس(Network Models) مثلاً: پی ای آر ٹی(Programe Evalvation and Review Technique)یا سی پی ایم (Critical Path Method)، تحقیق اعمال جراحی(Oepration Research)، کمپیوٹر سائنس(Computer Science)، مالی انتظام (Financial Managment)،شماریاتی وصفی کنٹرول(Statiscal Quality Control) وغیرہ قابلِ قدر ہیں۔

اوزار وآلاتی انجینئرنگ(Instrumentation Engineering)

اس شعبہ سے جڑے ہوئے ڈیزائن، تعمیر(Construction)، اور Maintenance اوزار و آلات اور اس کے کل اوزاری وآلاتی نظام(Entire Instrumentation System) کو صنعتی ضمانت/ ذمہ داری کی آنکھ اور کان تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ آلات واوزار جن کو اشیاء کی بہتر خوبی اور آخر تک استعمال ہونے کی صلاحیت والا بنانے کے لیے ضرورت ہوتی ، یہ سب اوزار و آلاتی انجینئر(Instrumentation Engineer) کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں۔

کریئر کے مواقع

عام طور پر مذکورہ بالا انجینئرس کو حکومتی وغیر حکومتی سیکٹر(Private and Public Sectors) کی آر اینڈ ڈی یونٹس(R&D Units)، ثقیل صنعتی ادارے(Heavy Industries) مثلاً تھرمل پاور اسٹیشن(Thermal Power Station) ، اسٹیل پلانٹس(Steel Plants)، ریفنریس(Refeneries)، سیمنٹ اور فرٹیلائزرس پلانٹس(Cement and Fertilizers Plants) وغیرہ میں ملازمت مل سکتی ہے۔

مکانیکی انجینئرنگ(Mechanical Engineering)

میکانیکی انجینئرنگ تمام انجینئرنگ ضابطوں کا نشریہ (Broadcast) ہے۔ جو آلات و

اوزار(Tools)، مشین (Machine)، اور بقیہ میکانیکی اسلحہ کی ڈیزائننگ اوران کی پیداوار کے ساتھ تصفیہ کرتا ہے جو صنعتی اداروں (Industries) میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ میکانیکی انجینئرنگ تمام صنعتی مشینوں اور ان کے تمام میکانیکی ساخت(Mechanism)اور طریقہ کار کے پہلو (Aspects)، ڈیزائن(Design)، ارتقاء(Development)، تعمیر (Construction)، پیداوار(Production)، تنفیذ (Installation)، جانچ پڑتال اور کفالت(Operation and Maintenance) مثلاً: گیس کے ذریعے چلنے والی مشین(Large Steam and Gasturbines)، تھرمل توانائی اسٹیشن(Thermal Power Station)، اندرونی شعلی انجن (Internal Combustion Engines)، جیٹ انجن(Jet Engines)، مشینی اوزار(Machince Tools)، اے سی (A/C)، اور ایچ سی (H/C)، فریج وغیرہ پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

کریئر کے مواقع

میکانیکی انجینئرنگ تمام تکنیکی اداروں سے درخواستیں موصول کرتا ہے۔ یہ لوگ شعبہ آٹوموبائل(Automobile)، شعبہ کیمیکل(of Chemical.Dept)، شعبۂ برق(of.Dept Electronics)، اسٹیل پلانٹس(Steel Plants)، تیل کی کھوج اور ریفائننگ(Exploration of oil and refining)، افواج کا تکنیکی شعبہ(Armed forces technical wings)، ادارہ برائے خلائی تحقیق (Space Reaserch Organisation)، پوسٹ اور تار(Post and Telegraph)، شعبہ دفاعیات(Defence)، شعبہ عوامی سہولیات(Public Work Department)، مرکزی شعبہ برائے عوامی سہولیات(Central Public Work Dept.)، ہوانوردی(Aeronautical)، زراعتی (Agricultural)، ریلوے(Railways)، وغیرہ میں ملازمت حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء پوسٹ گریجویٹ(Postgraduate) کی ڈگری کے ساتھ حکومت کے تنظیمی عہدوں وحکومتی یا غیرحکومتی صنعتی اداروں(Public and Private Sector Ind.) میں ملازمت حاصل کرسکتے ہیں یا تحقیق وتدریسی اداروں(Research and Teaching Institute) میں تحقیق(Research) یا تدریس(Teaching) کے لیے جاسکتے ہیں۔

تکنیک کے مندرجہ ذیل میدانوں میں بھی بہت مواقع موجود ہیں جن سے استفادہ کر کے ایک بہتر مستقبل بنایا جاسکتا ہے۔

ٹکنالوجی کی انتظامیہ

تکنیکی مینجمنٹ میں تحقیق وفروغ،نظم ونسق، تکنیکی منصوبہ بندی،اور تکنیک کی انتظامی حکمت عملی اس میں شامل ہیں۔

کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹکنالوجی

اس میں ڈزائن، تجزیہ، جانچ اور کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور سوفٹ ویئر کی مرمت شامل ہیں۔اس میں طالب علم کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ مسائل کی نشاندہی اور انکی تحلیل کیسے کی جاتی ہے۔اس کے کچھ کورسیز میں پروجیکٹ اور ٹیم ورک شامل ہیں۔

کمپیوٹر نیٹ ورکنگ

ایک نیٹ ورک بنیادی طور پر دو یا دو سے زیادہ کمپیوٹر کا سیٹ ہوتا ہے، جو آپس میں اس طرح سے جڑے ہوتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے مختلف وسائل جیسے پرنٹر،سوفٹ ویئر،اور انٹرنیٹ کنکشن وغیرہ،کوساجھا کر سکتے ہیں۔کسی تنظیم کے نیٹ ورک کی روز کی کاروائی کے ذمہ دار کمپیوٹر سسٹم کے ناظم اور نیٹورکرز ہوتے ہیں۔ان کا کام کسی تنظیم کے کمپیوٹر سسٹم کو منظم کرنا،انسٹال کرنا اور اس کے نظم میں معاونت کرنا ہوتا ہے۔

ڈیری ٹکنالوجی

ڈیری ٹکنالوجی مکمل طور پر دودھ کی ہینڈلنگ سے متعلق ہے،جس میں دودھ کی پیداوار اور کھپت سے لے کر اس کے لیے انتظامی طریقہ عمل ،پیکیجنگ ،رکھ رکھاؤ ،ٹرانسپورٹ اور تقسیم جیسے عمل شامل ہیں۔یہ میدان حیاتیاتی ، کیمیاوی ، جرثومیات،اور غذائیات کے اصولوں کو استعمال کرتا ہے۔اس کا اصل مقصد دودھ میں آنے والی خرابیوں کو روکنا،اس کی خصلتوں کو بہتر بنانا ،اسے زیادہ سے زیادہ کھانے کے لیے مستعمل اور محفوظ بنانا ہے۔

اینی میشن

ماہرفن اینیمیشن زندگی میں تصویر و داستاں لاتے ہیں ٹیلیویژن کے لیے نظری تاثیر ڈرائن کرتے ہیں، کچھ پیشہ ورافراد خصوصی سوفٹ ویئر کے ساتھ کام کرتے ہیں، جو کمپیوٹر سے بنے ہوے عکس پیش کرتے ہیں۔ کچھ ماہرفن ہاتھوں سے عکس کھینچتے ہیں اور گرافکس کو فکس کرنے کے لیے اسٹوری بورڈ کا استعمال کرتے ہیں۔ دو جہتی

(2D) اور تین جہتی (3D) اینیمیشن سوفٹ ویر پروگرامس کے ساتھ اس کورس میں کمپیوٹر سائنس، پروگرامنگ، ڈرائنگ اور فلم شامل ہوتے ہیں۔

جہاز انڈسٹری

شپنگ (جہاز) انڈسٹری کو تین طرح کے کاموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

☆ پہلی سطح جہاز کے کمپنیوں کی ہوتی ہے، جن کام انتظامی ہوتا ہے اور یہ اپنے اہلکاروں کے ساتھ تعینات ہوتے ہیں جو لوجسٹک اور انڈسٹری کے لیے ضروری دستاویزوں کا خیال رکھتے ہیں۔

☆ بحری جہاز کے ملاح وہاں بورڈ پر ہوتے ہیں جو طے شدہ راستوں پر اس کے چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاز کی نگرانی اور بندرگاہوں پر مال لادنے اور اتارنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

☆ تیسری سطح کے کام میں جہاز میں مال لادنے اور اتارنے کے باقی سارے دستاویزی کام شامل ہیں۔

لیدر ٹکنالوجی

لیدر ٹکنالوجی کے دو اہم میدان ہیں، ایک کچے مال کی پروسیسنگ کر کے اسے اس قابل بنانا کہ وہ کارخانے میں جانے اور ڈزائن کے لیے تیار ہو، اور دوسرا لیدر سے بنے ہوئے سامانون کی مارکیٹنگ ہے۔ لیدر ٹکنالوجسٹ جانوروں کے چمڑوں کے معالجے میں تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔

چمڑے کے تکنیک کار دباغت کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں، اگر کارخانے جدید قسم کے نا ہوں تو ایک قسم کی مضر بو آسکتی ہے۔

مکانوں کی بیرونی اور اندرونی

انٹیریر ڈیزائنرس مختلف ماحول میں کام کرتے ہیں اور اپنی مہارتیں دکانوں، گھروں، تجارتی کمپلیکس ،اور ہوٹلوں وغیرہ کو مزین کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

کمپیوٹر گرافکس

کمپیوٹر گرافکس تصاویر اور فلم ہیں جو کمپیوٹر کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں، عام طور پر یہ اصطلاح مخصوص گرافکل سوفٹ ویر اور ہارڈ ویر کی مدد سے کسی خاص کمپیوٹر کے ذریعہ تخلیق کردہ تصویر کے اعداد وشمار مراد ہیں، کمپیوٹرس گرافکس کے اثرات کو کسی چیز کو چھپانے کے لیے بھی کیا جاتا ہے جو ننگی آنکھوں سے دیکھی جاسکتیں ہیں، کمپیوٹر گرافکس کو جسمانی دنیا سے موصول ہوئی تصویر کے اعداد وشمار کی پروسیسنگ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مسابقاتی امتحانات:
تعارف، اہلیت، مواقع

مختلف حکومتی ادارے اور یونیورسٹیز اپنے یہاں صلاحیت مند افراد کے انتخاب کے لئے مسابقاتی امتحانات منعقد کرتے ہیں جس کے ذریعہ گریڈ یا نمبرات کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے مواقع آسان ہو جاتے ہیں۔لہذا طلبہ کو اپنی شخصیت طالب علمی کے زمانے ہی سے بہتر بنانے پر دھیان دینا چاہئے۔اور کچھ معاون صفات اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے تا کہ امتحانات کو کامیاب کرنے اور عملی میدان میں کامیابی کے ساتھ سفر کرنے میں آسانی ہو۔

طلبہ سے مطلوب ذاتی اوصاف:

آپ اپنے اندر مندرجہ ذیل صلاحیتیں پیدا کریں

☆ صبر و قوت برداشت

☆ انگریزی زبان کی صلاحیت

☆ تبادلہ خیال کی بہترین صلاحیت

☆ احساسِ ذمہ داری

☆ وقت کی پابندی

☆ تخلیقی اور تخیلاتی صلاحیت

☆ کام کرنے کی رغبت

☆ تجزیاتی قوت

☆ جنرل نالج یا عام معلومات

☆ حالات حاضرہ سے گہری واقفیت

☆ منطقی استدلال

☆ کسی مجرد (Abstract) مسئلے کو مثالوں کے ذریعہ سمجھانے کی صلاحیت

☆ ٹیم ورک (Team Work) میں دلچسپی

☆ وفاشعاری (Commitment)

☆ سامعین کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت

☆ مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت

☆ قائدانہ اوصاف

☆ محنت اور جفاکشی

☆ گہرے مشاہدے اور مطالعہ کا ذوق

☆ منظم طرزِ عمل Systematic Approach

☆ اپنے مضمون میں بھرپور مہارت

☆ خارجی دباؤ کے میں بھی کام کرنے کی صلاحیت

☆ لوگوں کو مینیج کرنے کی استعداد
☆ نتائج کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانے کی صلاحیت
☆ قومی و بین الاقوامی اخبارات ورسائل کے مطالعہ کا شوق
☆ سنجیدگی و باریک بینی کے ساتھ غور وفکر کی عادت
☆ حصول علم کی تڑپ اور لگن
☆ انتظامی امور میں مہارت
☆ تحریر اور تقریر کے ذریعہ اظہار خیال کی قدرت
☆ فیصلہ سازی اور اصابت رائے کی صلاحیت
☆ وقت کا بہترین استعمال
☆ اعداد و شمار اور تحریری معلومات کی ترجمانی کا ملکہ
☆ کمپیوٹر کی اچھی معلومات

داخلہ جاتی امتحانات کی تیاری کیسے کریں

☆ کسی ایک بڑی شخصیت سے مسلسل ربط میں رہیں۔
☆ گزشتہ سال کے داخلہ جاتی امتحان کے سوالیہ پرچے حاصل کریں اور انہیں حل کریں۔
☆ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی یونیورسٹی یا جواہر لعل یونیورسٹی جیسی یونیورسٹیز کے کسی ایسے شخص یا طالب علم سے رابطہ قائم کریں جو صحیح رہنمائی کرسکے۔
☆ دہلی میں بہت سے کوچنگ ادارے ہیں جو طلبہ کو ان داخلہ جاتی امتحانات کے لئے تیار کرتے ہیں۔ آپ یا تو وہاں پڑھ سکتے ہیں یا ان کا تیار کردہ مواد (Material) خرید سکتے ہیں۔ ان اداروں میں تیاری کے لئے منظم رہنمائی بہت بنیادی چیز ہے۔

آپ کو داخلہ جاتی امتحانات کے لئے اطلاعات کیسے ملیں گی اور امتحانات کب ہونگے :

☆ آپ جن یونیورسٹیز میں داخلہ لینا چاہتے ہوں ان سے مسلسل ربط میں رہیں۔

☆ مزید تفصیلات کے لئے آپ ان معتبر اداروں کی ویب سائٹس کا جائزہ لیتے رہیں۔

☆ فارم جمع کرنے ،داخلہ جاتی امتحانات کے منعقد ہونے اور انٹرویوز کی تاریخوں کے بارے میں حساس رہیں۔

Union Public Service Commission (UPSC)

ویب سائٹ:www.upsc.gov.in

یہ ہندوستانی دستور کے ذریعہ قائم کردہ ایک آئینی باڈی ہے جس کا کام ملکی سطح پر اعلی حکومتی افسران کے انتخاب کے لئے امتحانات کا انعقاد کرنا ہے۔ چونکہ عہدوں کے لیے نمائندوں کا انتخاب مسابقتی امتحانات کے ذریعے ہوتا ہے، اور امتحان میں قسمت آزمائی کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے، ہر ایک طالبِ علم کے پاس اس امتحان میں شامل ہونے کے گنے چنے ہی مواقع ہوتے ہیں ۔کم عمری سے اس امتحان کی تیاری شروع کرنے والے طلباء بہت امتیاز رکھتے ہیں۔شہری انتظامیہ کی خدمات میں داخلوں کے لیے سول سروس امتحان کا مرکزی سطح پر انعقاد Union Public Service Commission–(UPSC) کرتی ہے۔جبکہ ریاستی سطح پر یہی کام مختلف State Public Service Comission (SPSCs) انجام دیتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک ہندوستان کا سب سے باوقار امتحان شمار کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد پر چنے گئے افسران A اور B زمروں کے نہایت اعلیٰ ترین مناصب پر فائز کئے جاتے ہیں۔ یہ ہندوستان میں سرکاری عہدوں کی نمایاں ترین اکائیاں ہیں۔ان مناصب کی جو سول سروسس کی بنیاد پر حاصل کئے جاتے ہیں، آسان سی درجہ بندی ہے۔عمومی طور پر سرکاری نوکریوں کے چار زمرے ہیں: گروپ A,B,C,D

اہلیت(Eligibility):

☆ وہ طالب علم جو کسی بھی مستند ادارے سے گریجویشن کر چکا ہو، یہ امتحان دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔

☆ اس امتحان کے لیے عمر کی قید عموماً ۲۱ سے ۳۲ سال۔ OBC کے لئے ۳۵ سال اور ST/SC کے لئے ۳۷ سال ہے۔

طریقہ کار: سول سروس امتحان دو ادوار میں پورا ہوتا ہے۔

Preliminary Examination (1)

Main Examination, including Personality test or Interview (2)

کب ہوتا ہے UPSC کا یہ امتحان؟

یہ امتحان ہر سال منعقد ہوتا ہے۔اس کا منصوبہ بہت پہلے ہی سے کمیشن کی ویب سائٹ پر مہیا ہوتا ہے۔(تفصیلات کے لئے دیکھیں ویب سائٹ۔)

امتحان میں شامل ہونے کے لئے مواقع کی تعداد:

☆ General Category سے تعلق رکھنے والے طالب علم کے پاس ۶ مواقع ہوتے ہیں۔

☆ OBC کے لئے ۹ مواقع ہیں۔

☆ SC/ST کے لئے لاتعداد مواقع ہیں۔

SPSC: ریاستی سطح پر انتظامیہ کے لئے امتحانات:

مندرجہ بالا تفصیلات مرکزی انتظامیہ اور اس کے ڈھانچے اور عہدوں کے متعلق ہیں۔ یہی درجہ بندی اور ترتیب تقریباً ہر ریاست کی سطح پر بھی پائی جاتی ہے۔اسے ریاستی عوامی خدمات کے کمیشن تعین کرتے ہیں۔ بطور مثال چند ریاستی عوامی خدمات کمیشن (State Public Services Commission) کے نام BPSC (ریاست بہار کے لیے)، UPPSC (ریاست اتر پردیش کے لیے)، KPSC (کرناٹک میں) اور MPSC (برائے مہاراشٹر) ہیں۔

ریاسی سطح پر انتظامیہ کے لیے افراد کا انتخاب اور تقرر SPSCs کرتے ہیں۔ان امتحانات کے لیے بھی ڈگری یعنی گریجویشن کی بنیادی شرط ہے۔گریجویشن کسی بھی یونیورسٹی سے یا فاصلاتی تعلیم سے ہوسکتا

ہے۔امتحانات کا سلسلہ دو ادوار میں منقسم ہوتا ہے:

(1) Preliminary Stage

(2) Main Examination, including Personality Test or Interview

UPSC کے لئے مشہور مفت اقامتی کوچنگ سینٹرس میں درج ذیل شامل ہیں:

(۱) جامعہ ہمدرد۔ ہمدرد اسٹڈی سینٹر، نئی دہلی

(۲) جامعہ ملیہ اسلامیہ–Residential Coaching Academy, JMI، نئی دہلی

(۳) زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا، ZFI، ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی

(۴) MANUU، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، (RCA)، گچی باؤلی، حیدرآباد

(۵) شاہین سول سروسز کوچنگ اکیڈمی، آرم اسٹرانگ روڈ، بنگلور

(۶) حج کمیٹی آف انڈیا سول سروسز اکیڈمی، حج ہاؤس، ممبئی

کریئر کے مواقع

ریاستی سطح کے مسابقتی امتحانات کو کامیاب کرکے طلبہ عموماً ضلع یا بلاک یا تعلقہ کی سطح کے نمایاں عہدوں کو پاسکتے ہیں۔مثلاً:

بلاک آفیسر (BLO)،

چیف ایکزیکٹیو آفیسر (CEO)،

جوائنٹ اسسٹنٹ وغیرہ۔

سِوِل سروِس (Civil Services)

یہ محکمہ مرکزی وریاستی حکومت کی اعلیٰ بیوروکریسی سے متعلق ہے۔یہ انتظامی مشینری کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔عوام کی جانب سے منتخب کردہ نمائندے تعداد میں کم اور غیر ماہر ہوتے ہیں۔وہ نوکرشاہی کے بغیر حکومت کا کاروبار نہیں چلاسکتے۔گوکہ تعمیل قانون کی سربراہی سیاسی لیڈران ہی کرتے ہیں، لیکن وہ مشورے، پالیسی بنانے، فیصلہ لینے اوراس کے نفاذ کے لیے مکمل طور سے بیوروکریسی پر منحصر ہوتے ہیں۔

شہری انتظامیہ کا نظام ملک وقوم کی انتظامی مشینری کی ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتا ہے۔آپ نے کسی چھت کے بنائے جانے پر غور کیا ہوگا تو دیکھا ہوگا کہ ہر مضبوط چھت، لوہے کی سلاخوں کے ایک مضبوط جال کے سہارے ٹکی ہوتی ہے جسے اسٹیل فریم کہتے ہیں۔منتظمہ اور نظم ونسقِ عامہ بھی ملک کی در و دیوار پر قائم اس حفاظتی چھت یا اسٹیل فریم کی مانند ہے، کیونکہ ایک میقات کے لئے منتخب چند مٹھی بھر وزراء اور سیاست دان ذاتی طور پر زندگی کے پیچیدہ مسائل کو ساری ملکی آبادی کے لیے حل کرلیں یہ توقع کے خلاف ہے۔اسی لیے حکومتی پالیسی کے لحاظ سے اصول بنانے اور پالیسیوں کا نفاذ کرنے کے لیے انتظامی افسران (Civil Servants) ہوتے ہیں جو حکومت کی منشاء کے مطابق اصول وضوابط کا عملی جامہ تیار کرتے ہیں اور اسے زمینی سطح پر عمل میں لاتے ہیں۔ یہ خالصتاً عوامی فلاح وبہبود وخدمتِ خلق کے کام ہیں۔

حکومت کی پالیسیاں امن پسند، غیر متعصب اور سماج کے ہر طبقہ کے لئے مفید ہوں اور ان میں کسی قسم کی جانبداری، ناانصافی، کرپشن یا زیادتی نہ ہو، اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ سنجیدہ اور باکردار طلبہ اس میدان میں اپنا کریئر بنائیں۔

کریئر کے مواقع

☆Indian Administrative Service

☆Indian Foreign Service

☆Indian Police Service

☆Indian Post & Telecom Accounts & Finance Service گروپ A

☆Indian Audit and Accounts Service گروپ A

☆Indian Revenue Service (Customs and Central Excise) گروپ A

☆Indian Defence Accounts Service گروپ A

☆Indian Revenue Service (IT) گروپ A

☆Indian Ordnance Factories Service, (Non-technical) گروپ A

☆Indian Postal Service گروپ A

☆Indian Civil Accounts Service گروپ A

☆Indian Railway Traffic Service گروپ A

☆Indian Railway Accounts Service گروپ A

☆Indian Railway Personnel Service گروپ A

☆Assistant Security Commissioners in Railway Protection Force گروپ A

☆Indian Defence Estates Service گروپ A

☆ ndian Information Service (Junior Grade) گروپ A

☆Indian Trade Service (ITrS) گروپ A(Gr. III)

☆Indian Corporate Law Service (ICLS) گروپ A

☆Armed Forces Headquarters Civil Service (AFHCS) گروپ B

☆Delhi, Andaman and Nicobar Islands Civil Service (DANICS) گروپ B

☆Delhi, Andaman and Nicobar Islands Police Service (DANIPS) گروپ B

☆Pondicherry Civil Service گروپ B

☆Pondicherry Police Service گروپ B

سول سروسس سے طلبہ کیا بن سکتے ہیں؟

IAS:

Sub Divisional Magistrate

District Magistrate

Head of A Dept. of Govt.

Under Secretary

Secretary

Chief Secretary

IPS:

Assistant Commissioner of Police/ Assistant Sub Inspector

Deputy Superintendent of Police

Deputy Inspector General of Polic

Inspector General of Police

Director General of Police (State Police Supremo)

IFS:

Third Secretary (ثالث سکریٹری)

Second Secretary (ثانی سکریٹری)

Ambassador (سفیر)

Mission Head (UN, WTO) (نمائندہ)

اسٹاف سلیکشن کمیشن (SSC)

ویب سائٹ: www.ssc.nic.in

اسٹاف سلیکشن کمیشن (Staff Selection Commission) حکومت ہند کا ایک ایسا ادارہ ہے جو حکومت کے مختلف شعبوں، وزارتوں اور ضمنی دفاتر میں ملازمین کا تعین کرتا ہے۔ یہ ادارہ ہر سال نئے ملازمین کے لئے ایک داخلہ امتحان کا انعقاد کرتا ہے اور کامیاب ہونے والے طلبہ کو مختلف شعبوں میں اوسط درجے کے کریئر فراہم کرتا ہے۔

امتحان کے اعلانات تقریباً سبھی معروف اخباروں میں شائع ہوتے ہیں۔ داخلہ فارم ملک کے سبھی ڈاک خانوں پر دستیاب ہوتے ہیں، خواہشمند فرد فارم وہاں سے حاصل کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ایس ایس سی کی سرکاری ویب سائٹ www.ssc.nic.in سے بھی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے، بلکہ آج کے اس جدید دور میں زیادہ تر فارم آن لائن ہی پر کئے جاتے ہیں۔ امیدوار کو چاہئے کہ فارم پر کرنے کے بعد اسے

اہم دستاویزات کے ساتھ متعلقہ پتے پر ارسال کردے۔

امیدوار کے لیے یہ بات بے حد ضروری ہے کہ وہ ایس ایس سی امتحانات میں داخلہ لینے کے لئے فارم کو صحیح پر کرے۔ فارم نامکمل ہونے کی صورت میں کمیشن امیدوار کی عرضی رد کرسکتا ہے۔

اہلیت (Eligibility):

امیدوار اسی وقت ان امتحانات میں شامل ہوسکتا ہے جب وہ اس کا اہل ہو، مثلاً گریجویٹ سطح کے امتحانات (Graduate Level Examination) کے لیے امیدوار کا انتظامی کورس میں گریجویٹ یا اس کے مساوی ہونا ضروری ہے، مشترک میٹرک سطح کے امتحانات (Combined Metric Level Examination) کے لیے اسی وقت وہ اہل ہوسکتا ہے جب وہ میٹرک پاس ہو۔ مشترک اعلیٰ سطح کے امتحانات (Combined Higher Secondary Level Examination) کے لیے امیدوار کے پاس کسی بھی انتظامی کورس میں بارہویں یا اس کے مساوی ڈگری کا ہونا ضروری ہے۔ اسسٹنٹ آڈٹ آفسر کے عہدے کے لئے طالبِ علم کے پاس پوسٹ گریجویشن کی سند بھی ہونی چاہئے یا وہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہو۔

ایس ایس سی کے مختلف شعبوں میں عمر کی حد عہدوں کے لحاظ سے مختلف ہے (امیدوار مکمل تفصیل نیٹ پر موجود ویب سائٹ روزگار سماچار سے حاصل کرسکتا ہے)۔ البتہ عمومی طور پر اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ SSC امتحانات میں حصہ لینے کے لیے امیدوار کا ۱۸ / سے ۲۷ / سال کے درمیان ہونا لازمی ہے۔ مخصوص امیدوار Reserved Candidates اس سے مستثنیٰ ہیں ان کو عمر میں مزید چھوٹ فراہم کی جاتی ہے، جو درجِ ذیل ہے۔

۱) OBC یعنی دیگر پسماندہ طبقہ کے لئے ۳ سال

۲) ST/SC کے لئے ۵ سال

۳) Physically Handicapped GEN کے لئے ۱۰ سال

۴) PH OBC کے لئے ۱۳ سال

۵) PH ST/SC کے لئے ۱۵ سال

طریقہ کار

ذیل میں داخلہ امتحان کی وہ فہرست ذکر کی جارہی ہے جو ایس ایس سی کے ذریعہ منعقد ہوتے ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ اس میدان میں داخلہ ممکن ہے۔

(۱) Delhi Subordinate Services Selection Board (دہلی سلیکشن بورڈ برائے ضمنی خدمات)

(۲) Special class Railway Apprentices SCRA Examination

(۳) SSC Central Police Organization CPO Exam

(۴) SSC Combined Graduate Level Examination

(۵) SSC Combined Matric Level Examination

(۶) SSC Data Entry Operator(DEO)

(۷) SSC Junior Engineer Exam

(۸) SSC Junior Translators (CSOLs)

(۹) SSC Tax Assistant Exam

(۱۰) Staff Selection Commission Section Officer Audit Examination

(۱۱) Section Officer Commercial Audit Examination

(۱۲) SSC Statistical Investigator Examination

(۱۳) Staff Selection Commission Central Police organisation (Sub-Inspectors) Exam

(۱۴) SSC Combined Graduate Level Exam (گریجویٹ سطح کے مشترک امتحانات)

(۱۵) SSC Combined Matric Level Examination (میٹرک سطح کے مشترک امتحانات)

کریئر کے مواقع

دفتری معاون (Secretarial Assistant)، ریلوے معاون، مرکزی پولس افسر، ڈیٹا انٹری آپریٹر، جونئر انجینئر، جونئر مترجم، ٹیکس (محصول) معاون، سیکشن آفیسر، محقق شماریات وغیرہ۔

National Eligibility Test (NET)

NET کے امتحان کا بنیادی مقصد کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر تدریس اور ریسرچ کے لیے ہندوستانی شہریوں کو تیار کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص پی ایچ ڈی میں داخلہ لینے کے لیے یکسو ہے، تو اسے JRF/MANF/RJNF یا اس جیسی کسی فیلوشپ کو اپنے لیے یقینی بنانا چاہئے۔ فیلوشپ کے ساتھ ریسرچ مکمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ ایک طالب علم JRF کو الیفائی کرنے کے بعد وظیفہ کا مستحق ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں Ph.D. کے لیے اس کا داخلہ بھی آسان ہوجاتا ہے اور انہیں اولیت دی جاتی ہے۔

NET امتحان میں حصہ لینے کے لئے اہلیت:

امیدواران جنھوں نے ماسٹر ڈگری میں کم از کم ۵۵ فیصد نمبرات حاصل کئے ہوں (سماجی علوم، سائنس یا کامرس کے مضامین میں) وہ NET امتحان دینے کے اہل ہیں۔ وہ امیدواران جن کا تعلق ST,SC , OBC یا دیگر درج ذیل قبائل سے ہے ان کے لیے ماسٹرس میں کم از کم ۵۰ فیصد نمبر لانا ضروری ہے تاکہ وہ NET امتحان کے لیے اہل قرار پائیں۔

ڈگری کالج میں تدریس کا اہل ہونے کے لیے NET کا امتحان پاس کرنا لازمی ہے۔

طریقہ کار:

اس امتحان میں داخلہ لینے کے لئے www.cbse.nic.in ویب سائٹ پر رجوع کرنا ہوتا ہے۔ پچھلے سال تک یہ امتحان سال میں دو مرتبہ ہوا کرتا تھا (یعنی جون اور دسمبر کا آخری اتوار)؛ لیکن رواں سال

سے یہ امتحان سال میں صرف ایک مرتبہ لئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔اس فیصلہ کی طلبہ پر زور مخالفت کررہے ہیں اور یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ پھر سے اس امتحان کو سال میں دو مرتبہ منعقد کیا جائے۔

کریئر کے مواقع

UGC (یونیورسٹی گرانٹس کمیشن) نے سال ۲۰۱۳ء میں یہ اعلان کیا تھا کہ جو امیدواران (NET) میں کامیابی درج کراتے ہیں تو وہ Public Sector Undertaking (PSU's) کی نوکریوں کے لیے اہل قرار دیے جائیں گے۔ PSU's اپنے NET کے حاصل شدہ اسکورس کو انتظامیہ کی نوکریوں میں استعمال کرسکتے ہیں۔ مضامین جیسے سائنس، مینجمنٹ، فروغ انسانی وسائل، فائنانس وغیرہ کے طلباء کے لیے اس میں کافی مواقع ہیں۔ یو جی سی کے ذریعے اٹھائے گئے اس مفید قدم کے بعد اب NET امتحان کے امیدواروں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر تدریس اور ریسرچ کے مواقع اس امتحان کے پاس کرنے والوں کے لئے کھلے ہیں۔ڈگری کالجس میں لکچرر اور اسسٹنٹ پروفیسر کی ملازمتوں کے لئے NET کا امتحان کامیاب کرنا لازمی ہے۔

State Eligibility Test(SET)

یہ امتحان NET کی طرح ہوتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ SET کا امتحان ریاستی سطح پر ہوتا ہے اور NET کا امتحان ملکی سطح پر ہوتا ہے۔سیٹ امتحان پاس کرنے والے طلبہ صرف ان یونیورسٹیوں/کالجز میں اسسٹنٹ پروفیسر کے لئے درخواست کرسکتے ہیں جس ریاست کا سیٹ امتحان انہوں نے پاس کیا ہو۔ ایسے امیدوار جو سیٹ پاس کرتے ہیں وہ صرف اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر منتخب کئے جاسکتے ہیں نہ کہ جونیئر تحقیقی فلوشپ (JRF) کے اعزاز کے لئے۔ریاست بھر میں ڈگری کالج میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے State Eligibility Test ضروری ہے۔

Graduate Aptitude Test(GATE) in Engineering

Graduate Aptitude Test in Engineering یا GATE، ایک امتحان ہے جو بنیادی طور پر انجینئرنگ اور سائنس میں مختلف انڈر گریجویٹ مضامین کی جامع تفہیم کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔اس امتحان کے اسکور کو مختلف انجینئرنگ کے گریجویٹ تعلیم کے پروگراموں کے داخلے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ گیٹ ہی کی بنیاد پر بھارتی اعلی تعلیماتی اداروں میں، ایم ایچ آر ڈی اور دیگر سرکاری اداروں کی طرف سے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ حال ہی میں، گیٹ کے اسکور کو کئی بھارتی عوامی شعبے گریجویٹ انجینئرز کو داخلے کی سطح کے عہدوں میں بھرتی کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

اہلیت(Eligibility):

☆ انجینئرنگ/ ٹیکنالوجی/فن تعمیر میں بیچلر کی ڈگری ہولڈرز (بارہویں/ پوسٹ بی ایس سی/ پوسٹ ڈپلومہ)اور جو لوگ ایسے پروگراموں کے آخری سال میں ہیں،اس امتحان کے اہل ہیں۔

☆ سائنس/ ریاضی/اسٹیٹسٹکس /کمپیوٹر اپلی کیشنز کے یا ان کے مساوی کسی بھی مضمون میں ماسٹر ڈگری ہولڈرز اور جو ایسے کورس کے آخری سال میں ہیں۔

☆ انجینئرنگ/ ٹیکنالوجی میں چار سالہ مربوط ماسٹر ڈگری (پوسٹ بی ایس سی) پروگراموں کے دوسرے یا اس سے آگے کے سالوں میں پڑھ رہے ہوں۔

☆ انجینئرنگ/ٹیکنالوجی میں پانچ سالہ مربوط ماسٹر ڈگری پروگرام یا دوہری ڈگری پروگراموں کے چوتھے یا اس سے آگے کے سالوں میں پڑھ رہے ہوں۔

Central Teaching Eligibility Test (CTET)

ملک بھر میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لئے یہ ایک اہلیتی امتحان ہے۔ درجہ ۱ تا ۸ تک تدریسی فرائض انجام دینے کے لیے ہندوستان میں اس امتحان کو پاس کرنا ۲۰۱۱ سے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ملکی و مرکزی سطح پر سرکاری اسکول میں بحیثیت استاذ ملازمت کا اہل ہونے کے لیے اس امتحان میں کامیاب ہونا پڑتا ہے۔ یہ امتحان وزارتِ فروغِ انسانی وسائل کی ایما پر National Council for Secondary Education (CBSE) کے ذریعہ منعقد ہوتا ہے۔ دراصل یہ امتحان Right to Education (RTE) کی دفعہ کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جو طلبہ B.A., B.Sc./B.Com. کر چکے ہوں وہ B.Ed. یا D.Ed. کی تعلیم کے دوران اس امتحان کو پاس کر سکتے ہیں۔

Teacher Eligibility Test(TET)

TET ریاستی سطح پر ایک اہلیتی امتحان ہے جو درجہ ۱ تا ۸ تک تدریسی فرائض انجام دینے کے لیے ضروری ہے۔ سرکاری اسکول میں بحیثیت استاذ ملازمت کا اہل ہونے کے لیے اس امتحان میں کامیابی ناگزیر ہے۔ یہ امتحان ریاستی اور مرکزی حکومت کی ایما پر مرکزی کاؤنسل برائے تعلیمِ اساتذہ National Council for Teacher Education (NCTE) کے ذریعہ منعقد ہوتا ہے۔ دراصل یہ امتحان Right to Education (RTE) کی دفعہ کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جو طلبہ B.A./B.Sc./B.Com. کر چکے ہوں وہ B.Ed. یا D.Ed. کی تعلیم کے دوران اس امتحان کو پاس کر سکتے ہیں۔ اس امتحان میں کم از کم ۶۰ فیصد نمبرات کا حاصل کرنا تدریسی اہلیت کا ضامن

سمجھا جاتا ہے۔ اس امتحان میں دو پرچے ہوتے ہیں اور کامیابی کی شرح بلند نشانات حاصل کرنے پر منحصر ہے۔یعنی امتحان دینے والے کل افراد میں سے مجموعی تعداد کا تقریباً ۱۴ فیصد امیدوار ساٹھ فیصد تک نمبرات حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور آٹھویں جماعت تک کی تدریسی خدمات کے لئے اہل کہلاتے ہیں۔

National Eligibility cum Enterance Test (NEET)

NEET (این ای ای ٹی) ملکی سطح کا ایک معروف میڈیکل داخلہ امتحان ہے جو سینٹرل بورڈ سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ اس امتحان کے ذریعے طالب علموں کو ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس (MMBS/BDS) کورس میں داخل دیا جاتا ہے۔

اہلیت(Eligibility):

طلباء کو طبیعیات، کیمسٹری اور علمِ حیاتیات مضامین سے 12 ویں یا اس کا متوازن امتحان پاس کرنا ہوگا۔ NEET کے لئے اب زائد از صرف 3 بار کوششیں کی جاسکتی ہیں۔ سال 2017 سے یہ کوششیں شمار کی جائیں گی۔ بھارتی شہری اور او سی آئی / پی سی آئی / غیر ملکی قومی امیدوار اس امتحان کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔درخواست فارم انٹرنیٹ پر بھرے جاتے ہیں، جس کا پتہ ہے:

www.cbseneet.nic.in

کونسلنگ:

اس سے مراد وہ مشاورت کا انتظام ہے جو میڈیکل کونسلنگ کمیٹی (ایم سی سی)، ہیلتھ سروسز ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کی طرف سے 15 فیصد کل ہندنشستوں کو پورا کرنے کے لئے منعقد کیا جائے گا۔ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں مشاورت کے ذریعے مختص کی جائیں گی۔صرف این ای ای ٹی سے چنے

گئے طلباء کو اس مشاورت یا کاؤنسلنگ میں بیٹھنے کے قابل مانا جائے گا۔ طلبہ مشاورت کے لئے متبادل کالجوں کی فہرست میں سے اپنا قریب تر کالج اختیار کر سکتے ہیں۔علاقائی زبانوں میں انگریزی، تامل، ہندی، آسامی، بنگالی، گجراتی، مرہٹی، کناڈا، اوریا، تیلگو اور اردو سمیت کئی زبانوں میں یہ امتحان لکھا جائے گا۔

این ای ای ٹی پوسٹ گریجویٹ امتحان کے بعد، NEET PG کے نتائج کی بناء پر طلبہ اعلیٰ طبی مہارت کے لئے ملک بھر کے میڈیکل کالجوں میں سے اپنا انتخاب کر سکتے ہیں، جہاں انہیں کافی ماہانہ مشاہرہ اور Stipend وغیرہ دیا جاتا ہے، تاہم یہ صورت حال کالج کے معیار اور کالج کی تعلیمی مانگ کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔

Joint Enterance Examination (JEE)

یہ امتحانات انجینئرنگ میں پڑھائی کے لئے درکار داخلوں کی خاطر منعقد ہوتے ہیں۔ یہ دو طرح کے امتحانات ہیں:

جے ای ای مین اور جے ای ای اڈوانس۔ دونوں طرح کے امتحانوں کا نصاب اور اہلیت کی شرائط مختلف ہیں۔ جے ای ای مین امتحان کے لئے طلبہ لگاتار تین مرتبہ کوشش کر سکتے ہیں، جب کہ جے ای ای اڈوانس کے لئے صرف دو مرتبہ۔ دونوں میں مقابلہ آرائی کا معیار بھی مختلف ہے۔ البتہ بہت بنیادی فرق یہ ہے کہ جے ای ای مین امتحان خود جے ای ای اڈوانس امتحان کی اہلیت کے لئے لازمی ہے۔ مزید برآں، جو طلبہ IITs اور Indian Institute of Mines میں داخلہ چاہتے ہیں انہیں جے ای ای اڈوانس کی اہلیت ضروری ہے۔ صرف جے ای ای مین کی کامیابی کی بناء پر طلبہ انجینئرنگ کے اعلیٰ اداروں میں داخلہ لے سکتے ہیں؛ جیسے: NITs and Centrally Funded Technical,IITs Institutes وغیرہ۔ جے ای ای اڈوانس کی مدد سے طلبہ آئی آئی ٹی کے Architecture Aptitude Test میں بھی حاضر ہو سکتے ہیں۔

Common Eligibility Test / Common Entrance Test (CET)

مشترکہ اہلیتی امتحان یا مشترکہ داخلہ جاتی امتحان Common Entrance Test or Common Eligibility Test کئی اداروں اور کورسس کے داخلوں کے لئے عام ہیں۔ بھارت کی مختلف ریاستوں میں فل ٹائم میڈیکل، اسنان (ڈینٹل) اور انجینئرنگ کورسس کے پہلے سال یا پہلے سیمسٹر کے داخلے کے لئے یہ امتحانات لئے جاتے ہیں۔ ان کی بنیاد پر جن جگھوں پر پڑھائی کی جاسکتی ہے ان میں کئی جامعات، کورسس اور میڈیکل کالجس شامل ہیں۔ البتہ کئی اداروں یا کورس کی سی ای ٹی مشترک ہوسکتی ہے۔ طلبہ داخلوں کے لئے ان امتحانات کی تواریخ اور مقامات سے باخبر رہیں۔ مزید معلومات کے لئے مطلوبہ سی ای ٹی کے متعلق سرچ کرکے تفصیلات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اس ٹیسٹ کے لئے لازمی ہے کہ امیدوار کو جس ریاست کا امتحان دینا ہو وہ اس کی ویب سائٹ دیکھ لے۔ یہ امتحان بارہویں کے بعد دے سکتے ہیں، جب کہ B.Ed. میں داخلہ کی سی ای ٹی گریجویشن کے بعد ہوتی ہے۔

اسکالرشپس فراہم کرنے والے ادارے

اعلی تعلیم کے حصول میں اخراجات کا نہ اٹھا پانا ایک بڑی رکاوٹ ہے۔جس کے سبب طلبہ اپنی تعلیم مکمل نہیں کر پاتے۔اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ملکی ،غیر ملکی حکومتیں اور مختلف سماجی ادارے اسکالرشپ کا اہتمام کرتے ہیں تا کہ طلبہ کو مالی مدد فراہم کی جا سکے۔

اسکالرشپس فراہم کرنے والے کچھ اداروں کے تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

Scholarship for higher study in Islamic Studies Only
http://scholarship-positions.com/muslim-scholarships-2014/2014/03/03/

M.Phil & Ph.D. Fellowship For Minority Students

Organisation : Karnataka Minority Welfare Department

Scholarship Name : M.Phil & Ph.D. Fellowship For Minority Students 2017-18

Applicable For : Minority Students

Applicable State : Karnataka

Application Deadline : June

Website : http://gokdom.kar.nic.in/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13481 Ph.D.pdf

Apply Online : https://docs.google.com/forms/d/e/ 1FAIpQLSc8CFNAdplhdfrvIgbP4QXkvDPi1zNUBSyP9 sjJkwP eOpzLQ/viewform

Download Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13481-Offline.pdf

Jamaat e Islami Hind Scholarship Application

Organisation : Jamaat e Islami Hind

Scholarship Name : Scholarship Application

Applicable For : Students Pursuing Post Graduation in Law, Islamic Finance, Islamic Banking, Media, Journalism, Sanskrit and Civil Services

Application Deadline : June

Website : http://jamaateislamihind.org/eng/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13643-Noty.pdf

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13643-Form.pdf

MET Delhi IDB Scholarship

Program : metdelhi.org

Organisation : MET Muslim Education Trust

Scholarship Name : IDB Scholarship Program

Application Deadline : Aug

Website : http://metdelhi.org/scholarships

Maulana Azad National Scholarship Scheme for Minority Community Girls

Purpose- Scholarship Schemes for Muslims, Christians, Buddhists, Sikhs, Parsis Girls studying in class 11 & 12

Award- Cash scholarship of Rs 12,000

Eligibility- Class 11th and 12th girls

Application Mode : Online

Apply online : September

Source: http://maef.nic.in/

SHDF Scholarship Minority Students

Purpose- Scholarship scheme for students pursuing Professional Course like B.Tech, Medical, Nursing, CA etc

Award- Cash Rs 30,000/- per Student

Eligibility- 60% marks in the previous year's / Semester's examination, family income should be less than 1,50,000 per annum

Application Mode – Online

Apply online: July

Website: http://www.careerafter.com/shdf-scholarship-sikh-minority-students

Human Welfare Foundation

For the needy students only

For more details please visit: http://hwfindia.org

Jawaharlal Nehru Fellowship

Purpose:- Fellowship scheme for students doing research in M-Tech / PhD

Award:- Rs.1,00,000/-

Eligibility:-First Class PG degree with minimum 60% marks in aggregate both in Graduation and Post Graduation.

Application Mode:- Online

Application Form: www.careerafter.com/jawaharlal-nehru-fellowships

Official Website: www.jnmf.in

Loreal India – For Young Women in Science Scholarships

Purpose:- Scholarship scheme for girls pursuing degree course in science/medical/ engineering/ biotechnology or any other scientific field

Award- Cash Rs 2.5 lakh to each girl.

Eligibility- 85% PCM/PCB, family income should be less than 4 lakh per annum

Application Mode – Online, By Post

Apply online: June, July month

Official Link: www.foryoungwomeninscience.com

AICTE Scholarship Scheme for Girl Child

Award: 4000 Scholarships of up to Rs 50000 per year

Purpose: To promote technical education among girls

Eligibility: One girl per family, Class 12 (PCM/B) Passed

Application Mode: By Post, Email

Official Link: www.aicte-india.org

Indian Oil Academic Scholarship for 10th, 12th passed Students

Total: 2600 Scholarships

Award: Rs 1000 per month

Course: 10th/12th/ITI, Engineering & MBBS, MBA

Application Mode: Online

Apply online: August, September

Website : www.iocl.com

LIC India Scholarship Scheme

LIC India providing the scholarship for completing its golden jubilee. Post matric scholarship will be awarded to the students who passed the examination with at least 60% marks and the annual family income, not more than 1 lakh. The online application will be started after publishing board examination result.

Website: www.licindia.in

Central Sector Scheme

Purpose: Scholarship for Class 12 passed students of Science, Commerce & Arts subjects

Total– 84000 Scholarships (50% for girls and boys each)

Award- Graduation course: Rs 10,000 per year for 3 years, Master

course: Rs 20,000 per year for next 2 years Application Mode- Online, Post Apply online- August, September

Official website: http://ayush.gov.in/schemes/central-sector-scheme

G.P. Birla Educational Scholarship Schemes

Award : Rs 50000 per year

Eligibility- 12th passed, 80% + marks in state board, or 85% in central board, or must have secured rank in top 150000 in AIEEE/JEE/AIPMT

Courses- Science, Humanities, Engineering, Medicine, Architecture, Commerce or Law

Application Mode- By post

Apply- June, July Website: www.gpbirlafoundation.com

Sahu Jain Trust- Loan Scholarship

Purpose- Non Refundable scholarship for pursuing graduation and post

graduation

Award- Financial Aid, certificates

Eligibility- Graduation / Post Graduation in Engineering, Medical, MBA

Application Mode : By post

Apply- July

Source: http://sahujaintrust.timesofindia.com/

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13312-form.pdf

Trust Fund Scholarship Schemes for Disables

Purpose- To provide financial aid to the differently abled students to enable them to pursue higher courses

Award- 2500 scholarships of Rs 25,000 to Rs 30,000 per year and other benefits

Eligibility- Family income should be less than Rs 3 Lakh per year.

Application Mode: Online

Apply- Year long application

Source: www.nhfdc.nic.in/schemes

Swami Vivekananda Scholarship

This scholarship is formally known as 'Merit cum Means' scholarship provided by West Bengal state govt. Students who were passed their last examination with at least 75% marks are eligible for this scholarship. The scholarship amount depends on the course. For Madhyamik passed students the scholarship amount is ₹6000/-. From last year the application for this scholarship was started online. Online application for Swami Vivekananda Scholarship scheme will start from June 2017. The minimum family annual income must not exceed ₹80,000/- for receiving this scholarship.

Website : http://mcmscholarship.wb.gov.in

Priyamvada Birla Scholarship Scheme

This scholarship will be only for West Bengal students. Priyamvada Birla Scholarship providing by South point school, Kolkata. Students with more than 60% marks on Higher Secondary (10+2) examination and take

admission on any graduation course on West Bengal, are eligible for this scholarship. Download the application form and send it to the mentioned address. The application process starts from June to July.The annual family income, not more than ₹75,000/- applying for this scholarship.

Website : http://pbs.southpoint.edu.in

Sitaram Jindal Scholarship Programme

Sitaram Jindal Foundation providing post matric scholarship for students who are studying on Higher Secondary, Graduation Degree, Engine+ering, MBA, MBBS etc. For applying these scholarship students must have to score 75% on the last examination. The application is done through the offline method. Download the application form and send it to the mentioned address.The application process will start from July to August.

Website : www.sitaramjindalfoundation.org

INSPIRE scholarship programme

This scholarship will be provided by Central Government to the 1% students of each State board who score highest marks. For apply this scholarship candidate must have to score 80% marks on last board exam.

Website: http://inspire-dst.gov.in

ACCA India Simpson Scholarship:

Organisation : ACCA India Scholarship

Name : Simpson Scholarship 2017

Applicable For : ACCA Students

Application Deadline : June

Website : http://www.accaglobal.com/in/en/scholarships.html

Chief Minister Relief Fund Scholarship

West Bengal Chief Minister Relief Fund providing the scholarship for economically weaker students. For applying this scholarship candidate must have scored more than 60% marks in the last examination. Annual

family income does not exceed ₹60,000/-. The awarded scholarship amount is ₹10,000/-. There is no last date to apply.

Website: http://www.webexam.in/2016/06/wb-chief-minister-relief-fund.html

GHCI 17 Student Scholarship Grace Hopper Celebration of Women in Computing

Organisation : Anita Borg Institute for Women in Technology

Scholarship Name : GHCI 17 Student Scholarship Grace Hopper Celebration of Women in Computing

Applicable For : Women Students **Only**

Application Deadline : Jun

Website : https://ghcindia.anitaborg.org/ghci-17-student-scholarships/

Apply Online : https://ssl.linklings.net/conferences/ghcindia/

Bighelp National Merit Scholarships

Organisation : Bighelp For Education

Scholarship Name : National Merit Scholarships

Applicable For : 1oth Passed Municipal/Govt. School Students

Application Deadline : June

Website : http://bighelp.org/bhp/site/scholarships

Application Form: http://www.scholarships.net.in/uploads/13579-form.pdf

Director General's Scholarship Exclusively for Wards of Martyrs: Central Industrial Security Force

Organisation : Central Industrial Security Force

Scholarship Name : Director General's Scholarship Exclusively for Wards of Martyrs

Applicable For : Wards of the CISF personnel

Application Deadline : July

Website: http://www.cisf.gov.in/

Application Form: http://www.scholarships.net.in/ uploads/

13565-Welfare.pdf

Colgate-Scholarship

Organisation : Colgate-Palmolive (India) Ltd

Scholarship Name : Colgate Dental Cream Scholarship Offer 2017

Applicable For : Individuals, having a child/ children below the age of 21 years

Application Deadline : July

Website http://www.colgate.co.in/app/Colgate/IN/Scholarship/terms-and condition.cvsp

Kanyashree Prokolpo Scheme

West Bengal state government recently awarded the scholarship to girls students for continuing her study. The application will be done through school/college/university. An amount of ₹10,000/- will be awarded on this scheme. For more details visit the website.

Website: http://wbkanyashree.gov.in

Women Scientists Scheme WOS-A Scholarship : Department of Science & Technology

Organization : Department of Science & Technology

Scholarship Name : Women Scientists Scheme (WOS-A) Scholarship

Applicable For : Women Scientists

Applicable States : All India

Website : http://dst.gov.in/scientific-programme/women scientists. htm

Online Submission : http://onlinewosa.gov.in:8080 /wosa/ public/ doWelcome.action

Post Matric Scholarship (for SC/ST/OBC) This scholarship provided by West Bengal State Govt. to the SC, ST and OBC candidates for their higher study. Students who are score at least 50%, in last final exam are eligible for this scholarship. The application is done through online. **Website :** http://oasis.gov.in

FAEA Scholarship:

Organisation : Foundation for Academic Excellence and Access (FAEA)

Scholarship Name : FAEA Scholarship

Applicable For : Class XII Passed & 1st year UG Students

Application Deadline : June

Website : http://www.faeaindia.org/

Apply Online: http://www.faeaindia.org/Registration 2017/Default.aspx

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13608scholar.pdf

Gaurav Foundation Scholarship

Organization : Gaurav Foundation

Scholarship Name : Scholarship

Applicable For : 12th Passed Students Applicable States/UTs : All Over India

Application Deadline : November

Website : http://www.gauravfoundation.org/scholarship.html

National Overseas Scholarship

Organisation : Karnataka Directorate of Minorities

Scholarship Name : National Overseas Scholarship For Minority Community Students 2017-18

Applicable For : Minority Community Students

Applicable State : Karnataka

Application Deadline : June

Website : http://gokdom.kar.nic.in/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13700-NOS.pdf

GSB Scholarship League Saraswat Community Financial Assistance

Organisation : The G.S.B. Scholarship League

Scholarship Name : Saraswat Community Financial Assistance

Applicable For : School/College/Diploma Students
Application Deadline : October
Website : http://www.gsbscholarshipleague.org/
Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13362-form.pdf

SC Scholarship For Achievements : Haryana Sports & Youth Affairs

Organisation : Haryana Department of Sports and Youth Affairs

Scholarship Name : SC Scholarship For The Achievements

Applicable For : Sports Persons

Applicable State : Haryana

Application Deadline : Jun

Website : http://www.haryanasports.gov.in/

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13686-Form.pdf

Cash Award For Achievements: Haryana Sports

Organisation : Haryana Department of Sports and Youth Affairs

Scholarship Name : Cash Award For The Achievements

Applicable For : Sports Persons

Applicable State : Haryana

Application Deadline : June

Website : http://www.haryanasports.gov.in/

Application Form: http://www.scholarships.net.in/uploads/13691-Cash.pdf

BHIM Awards & Cash Prize: Haryana Sports

Organisation : Haryana Department of Sports and Youth Affairs

Scholarship Name : BHIM Awards & Cash Prize

Applicable For : Sports Persons

Applicable State : Haryana Application Deadline : June

Website : http://www.haryanasports.gov.in/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13689 Note.pdf

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13689-Form.pdf

MEDHAVI National Swawlamban-II Scholarship

Organisation : Human Resources & Development Mission

Scholarship Name : MEDHAVI National Swawlamban-II Scholarship

Applicable For : 10th Passed Students

Application Deadline : June

Website : https://www.medhavionline.org/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13401-Form.pdf

JBNSTS Senior Scholarship Test West Bengal : Jagadis Bose National Science Talent Search

Organisation : Jagadis Bose National Science Talent Search

Scholarship Name : JBNSTS Senior Talent Search Scholarship Test

Applicable For : Students who have passed 10 + 2 examination

Applicable State : West Bengal

Application Deadline : July

JBNSTS Exam Schedule : August

Website : https://www.jbnsts.org/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13705-Noty.PDF

Download Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13705-Senior.pdf

Apply Online : https://www.jbnsts.org/Examination/STST2017/registrationmain.php

KCMET MAITS Mahindra All India Talent Scholarship

Organization : K. C. Mahindra Education Trust

Scholarship Name : MAITS Mahindra All India Talent Scholarship

Applicable For : 10th/12th Passed Students

Applicable States/UTs : All Over India

Application Start Date: Last week of July

Application End Date: 31 st October

Website : http://www.kcmet.org/what-we-do-Scholarship-Grants.aspx

Post Matric Scholarship National Portal Fresh & Renewal : Ministry of Minority Affairs

Organisation : Ministry of Minority Affairs

Scholarship Name : Post Matric Scholarships Scheme For Minorities Fresh & Renewal

Applicable For : Minority Community Students (Muslim/Christian/Sikh/Buddhist/Jain/Parsi)

Application Deadline : August (Fresh) | July (Renewal)

Website : http://minorityaffairs.gov.in/schemesperformance/scholarship-schemes

Apply Online : http://www.scholarships.gov.in/#

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13675-Time.PDF

Guidelines : http://www.scholarships.net.in/uploads/13675-Guide.p

N.E.C Scholarship/Stipend Online Application & Renewal : Department of University & Higher Education

Organization : Department of University & Higher Education

Scholarship Name : N.E.C Scholarship/Stipend Online Application & Renewal

Applicable State : Manipur

Website : http://highereducationmanipur.gov.in/ViewScholars.aspx

Apply Online : http://highereducationmanipur.gov.in/c andidate_signin _NEC.aspx

Metropolitan Scholarship India & Abroad : Education Group

Organization : Metropolitan Education Group

Scholarship Name : Metropolitan Scholarship India & Abroad Applicable State : All India

Application Deadline : June

Website : http://www.met.edu.in/scholarship.html

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/3885scholarshipform.pdf

Pre Matric Scholarship National Portal Fresh & Renewal : Ministry of Minority Affairs

Organisation : Ministry of Minority Affairs

Scholarship Name : Pre Matric Scholarships Scheme For Minorities Fresh & Renewal

Applicable For : Minority Community Students Studying in Classes I to X

Application Deadline : August (Fresh)| July (Renewal)

Website : http://minorityaffairs.gov.in/schemesperformance/scholarship schemes

Apply Online : http://www.scholarships.gov.in/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13672Time.PDF

Guidelines : http://www.scholarships.net.in/uploads/13672-Guide.pdf

Merit Cum Means Scholarship National Portal Fresh & Renewal : Ministry of Minority Affairs

Organisation : Ministry of Minority Affairs Scholarship

Name : Merit Cum Means Scholarship Fresh & Renewal

Applicable For : Minority Community Students Studying in Classes I to X

Applicable States/UTs : All Over India

Application Deadline : August (Fresh)| July (Renewal)

Website : http://minorityaffairs.gov.in/schemesperformance/scholarship Schemes

Apply Online : http://www.scholarships.gov.in/

Notification : http://www.scholarships.net.in/uploads/13676-Time.PDF

Guidelines: http://www.scholarships.net.in/uploads/13676-guidelines.pdf

Late Smt. Sunita Devi Suresh Kumar Agrawal Scholarship : Nagpur Branch of WIRC of ICAI

Organization : Nagpur Branch of WIRC of ICAI Scholarship

Name : Late Smt. Sunita Devi Suresh Kumar Agrawal Scholarship

Applicable For : CA Final Students

Application Deadline : August For May Examination & February For November Examination

Website : http://www.nagpuricai.org/

Application Form: http://www.scholarships.net.in/uploads/3659 Nagpur.pdf

Nirankari Mandal Baba Gurbachan Singh Scholarship Scheme

Organisation : Sant Nirankari Mandal

Scholarship Name : Baba Gurbachan Singh Scholarship Scheme

Applicable For : Class X & XII Passed Students

Application Deadline : September

Website : https://www.nirankari.org/

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13269-Form.pdf

Padala Charitable Trust PCT Educational Scholarships

Organisation : Padala Charitable Trust Scholarship Name : Educational Scholarships

Application Deadline : June

Website : http://padalacharitabletrust.org/educational scholarship-program/

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13534-PCT.pdf

Schoolguru SNDT's Women's University Scholarship Maharashtra

Organization : Schoolguru

Scholarship Name : SNDT's Women's University Scholarship

Applicable For : Female Students Interested in Graduate and Post

Graduate Courses

Applicable State : Maharashtra

Application Deadline : June

Website : http://www.schoolguru.in/scholarships.html

Apply Now : http://ums.cdesndtonline.ac.in/web/checklistform.aspx?token= jBLVDVI

Shanti Foundation Jyoti Scholarship

Organization : Shanti Foundation

Scholarship Name : Jyoti Scholarship

Application Starts On : October Each Year

Application Deadline : December Each Year

Website: http://www.shantifoundation.in/Jyotischolarship/scholarship.pp

Application For General Scholarship : Shri Mahavira Jaina Vidyalaya

Organization : Shri Mahavira Jaina Vidyalaya

Scholarship Name : Application For General Scholarship

Location : Mumbai

Application Deadline : July

Website : http://www.smjv.org/Index.aspx

Application Form: http://www.scholarships.net.in/uploads/3974-General.pdf

SKB Trust Higher Education Scholarship: Sarada Kalyan Bhandar

Organisation : Sarada Kalyan Bhandar

Scholarship Name : Higher Education Scholarship

Applicable For : Higher Secondary Students

Application Deadline : June,

Website : http://www.skbtrust.org/

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13631-Form.pdf

SOF World GCSS Girl Child Scholarship Scheme : Science Olympiad Foundation

Organisation : SOF Science Olympiad Foundation

Scholarship Name : GCSS Girl Child Scholarship Scheme

Applicable For : Girl Students

Application Deadline : Oct

Website : http://www.sofworld.org/girl-child-scholarship-scheme-gcss

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13447-Scheme.pdf

SOF World SEE Scholarship For Excellence in English : Science Olympiad Foundation

Organisation : SOF Science Olympiad Foundation & British Council

Scholarship Name : SEE Scholarship For Excellence In English

Applicable For : School Students

Application Deadline : Dec

Website : http://www.sofworld.org/scholarship-for-excellence-in-english-see

Nomination Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13443-Form.pdf

SIES SEAT Scholarship Application: South Indian Education Society

Organization : The South Indian Education Society

Scholarship Name : SEAT Scholarship Application

Applicable For : Deserving Candidates

Application Deadline : No Deadline

Website : http://www.siesedu.net

Application Form: http://www.scholarships.net.in/uploads/4165 form.pdf

Brochure: http://www.scholarships.net.in/uploads/4165-brochure.pdf

Swansea University Science Scholarships For Indian Students

Organisation : Swansea University

Scholarship Name : Science Scholarships For Indian Students

Applicable For : Indian Students

Application Deadline : July

Website : http://www.swansea.ac.uk/science/international scholarships/science-scholarships-for-indian-students/

Application Form : http://www.scholarships.net.in/uploads/13508-China.doc

Next Genius Foundation Scholarship Program

Scholarship Name : The Next Genius Scholarship Program

Applicable For : Indian Students Application Deadline : Nov

Website : http://www.next-genius.com/index.html

VV-VE Veda Vyasa Scheme For Vedic Education : Andhra Pradesh Brahmin Welfare

Organisation : Andhra Pradesh Brahmin Welfare Corporation Limited

Scholarship Name : VV-VE Veda Vyasa Scheme For Vedic Education

Applicable For : Brahmin Community Students

Applicable State : Andhra Pradesh

Application Deadline : Aug

Website : https://www.andhrabrahmin.ap.gov.in/vedavyasa/vedavya sa.apx

Guidelines : http://www.scholarships.net.in/uploads/13764-Guide.pdf

AE- Gayathri Scheme For Academic Excellence : Andhra Pradesh Brahmin

Organisation : Andhra Pradesh Brahmin Welfare Corporation Limited

Scholarship Name : AE-GS Gayathri Scheme For Academic Excellence

Applicable For : Brahmin Community Students

Applicable State : Andhra Pradesh

Application Deadline : Sept.

Website : https://www.andhrabrahmin.ap.gov.in/gayathri /gayathri.aspx#

Guidelines : http://www.scholarships.net.in/uploads/13766-gayathri.pdf

Scholarship for studies Abroad

Scholarships & Education Loan

The Ministry of Human Resource Development, Department of Higher Education offers National Scholarship and also facilitates in the nomination process for the External Scholarships offered by various countries, to the meritorious and eligible students.

The National Scholarships are

Central Sector Scheme of Scholarship for College and University Students

Special Scholarship Scheme for Jammu & Kashmir

Scheme for Scholarship to Students from Non-Hindi Speaking States for Post Matric Studies in Hindi

The External Scholarships are :

Commonwealth Scholarships for United Kingdom and New Zealand

Scholarships offered by China, South Korea, Israel, Japan, Italy, Mexico, and Sri Lanka.

Agatha Harrison Memorial Fellowship

The Ministry also issue No Obligation to Return to India (NORI) Certificate required by Indian Immigrants in Canada, USA, Singapore, etc.

In addition, the Ministry also implements Central Scheme of Interest Subsidy for Education Loans (CSIS).

Website: http://mhrd.gov.in/scholarships

Some of the states and central government offers scholarships to the students. Here's a list of scholarship for Indian students:

1. Dr Manmohan Singh Scholarships

Application Form: http://www.joh.cam.ac.uk/dr-manmohan-singh-scholarships-2015-college-preliminary-application-form

Website: http://www.joh.cam.ac.uk/dr-manmohan-singh-scholarships

2. Oxford and Cambridge Society of India Scholarship

Guidelines: http://www.oxbridgeindia.com/wp-content/uploads/2017/05/OCSI_Scholarships_2017_Guidelines.pdf

Application form: http://www.oxbridgeindia.com/scholarships/ocsi-scholarships-forms-and-dates/

Website: http://www.oxbridgeindia.com

3. USIEF Fulbright-Nehru Fellowships

Website: http://www.usief.org.in/index.aspx

Guidelines: http://www.usief.org.in/Fulbright-Nehru-Fellowships.aspx

Online Application https://apply.embark.com/student/fulbright/international/20/

4. Chinese Government Scholarship

Guidelines: http://www.csc.edu.cn/studyinchina/newsdetailen.aspx?cid=66&id=3074

5. International PG Research Scholarship by Australia

Websites: http://www.scholars4dev.com/4950/australia-scholarships/

Guidelines: https://www.education.gov.au/research-training-program

6. Raman-Charpak Fellowship for Indian and French Ph.D students

Website: http://www.cefipra.org/Raman_Charpak.aspx

Guidelines: http://www.cefipra.org/proposal/document/Updated%20guildlines%20For%20Raman%20Charpak%20Fellowship%202017%20for%20PhD%20students.pdf

Online Apply: http://www.cefipra.org/raman-charpak-2017/

7. Tata Scholarship for Cornell University

Website: https://admissions.cornell.edu/apply/international-students/tata-scholarship

Online Apply: https://student.collegeboard.org/css-financial-aid-profile

Application Timelines: https://admissions.cornell.edu/app

ly/application-timelines

8. US UCD UG scholarship

Website: http://www.ucd.ie/international/study-at-ucd-global/coming-to-ireland/scholarships-and-funding/ug-scholarships-and-funding/

9. Oxford University's Rhodes Scholarship

How to Apply: https://www.rhodeshouse.ox.ac.uk/scholarship/how-to-apply-for-a-rhodes-scholarship/

Website: https://www.rhodeshouse.ox.ac.uk/scholarship/what-is-the-rhodes-scholarship/

10. University of Sheffield's Scholarship

Website: https://www.sheffield.ac.uk/international/enquiry/money/scholarships

Guidelines: https://www.sheffield.ac.uk/international/countries/asia/south-asia/india/scholarships

11. India4EU II Scholarship to study in Europe

Guidelines: http://www.india4eu.eu/scholarships

Website: http://www.india4eu.eu/

12. Commonwealth Scholarship and Fellowship

Website http://cscuk.dfid.gov.uk/apply/

13. Inlaks Scholarship

Website: http://www.inlaksfoundation.org/inlaks-scholarship.aspx

14. Hornby Scholarship to study in the UK

Website: https://www.teachingenglish.org.uk/hornby-educational-trust-scholarships

Guidelines: https://www.teachingenglish.org.uk/sites/teacheng/files/Hornby%20Scholarship%20applicant%20information%202017.pdf

Apply Online: https://apply.gmt.britishcouncil.org/outreach/Hornby_Application_2017.ofml

15. University of Sessex Scholarship

Website: http://www.sussex.ac.uk/study/masters/fees-and-scholarships/scholarships/browse

For more information, you may visit

http://www.scholarships.net.in/list-of-scholarships-in-india

http://www.webexam.in/2016/02/list-of-post-matric-scholarships-for.html

http://www.careerafter.com/scholarship-schemes-india/

http://www.scholarships.net.in/list-of-scholarships-in-india

For More details information about Abroad Scholarships

http://scholarship-positions.com/india-scholarships/2012/07/18/

http://scholarship-positions.com/category/india-scholarships/

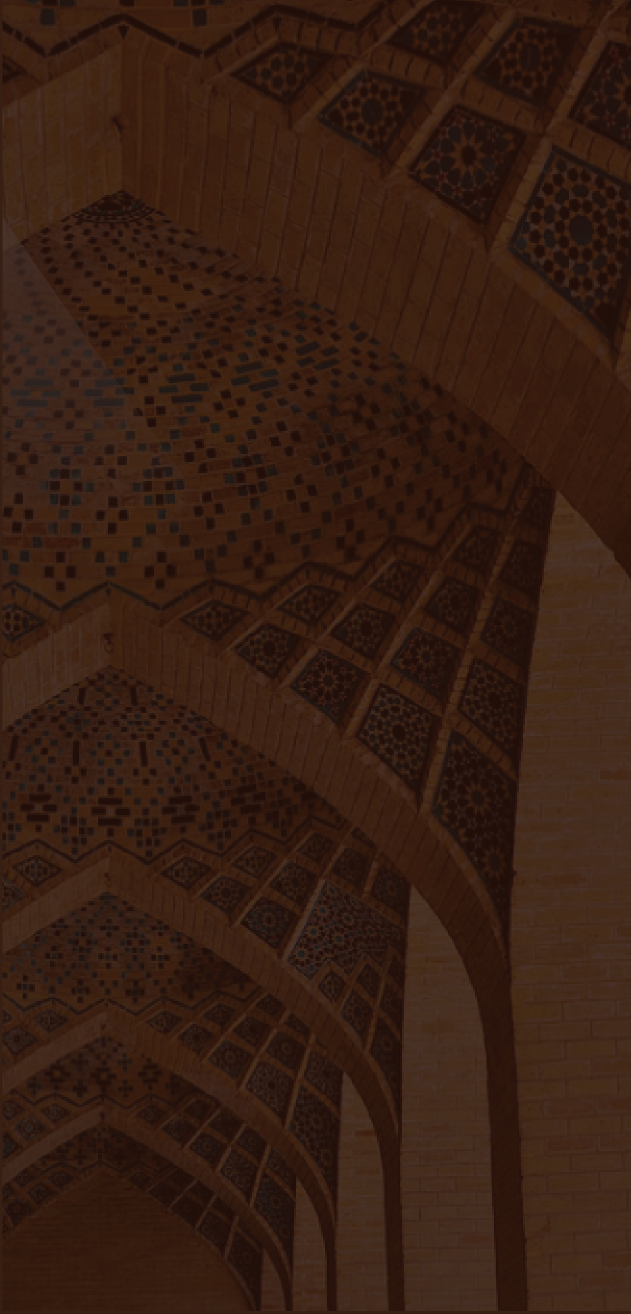

sio

Students Islamic Organisation of India
D-300, Abul Fazl Enclave, Jamia Nagar, Okhla. New Delhi - 25
Ph: 011 - 26949817 | Email: contact@sio-india.org